عنوان	شجرِ عشق
لکھاری	سویرا انصاری
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

شجرِ عشق

سویرا انصاری کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

"ماماااااآخر کیوں کر رہی ہیں آپ میرے ساتھ ایسا۔۔؟مجھے بتائیں۔۔۔۔۔۔"وہ چھوٹے قد کی پتلی سی نازک سی لڑکی ہزیانی انداز میں چیخ رہی تھی۔

اس گھرانے کے لوگ اسے بے بسی سے دیکھ رہے تھے۔۔

"کیوں چپ ہیں بتائیں نااااا؟آخر میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ماااا؟
وہ بے دردی سے آنسوں پوچھنے لگی۔دونوں ہنوز خاموش تھے کسی کے پاس اس کے سوال کا جواب نہ تھا۔۔سب سر جھکائے ہوئے تھے۔۔

"آپ؟آپ کیوں ایسے بیٹھے ہیں جانتے بھی ہیں آپ نے میرے ساتھ کیا کیا ہے۔۔۔۔۔میں پسند نہیں کرتی انھیں۔۔۔۔آپ لوگ کیوں نہیں سمجھ رہے۔۔"وہ پاگلوں کی طرح اس چھوٹے سے لاؤنج میں کھڑے مکینوں کے پاس جا جا کر اپنی بے بسی بیان کر رہی تھی۔۔

"بابا آپ۔۔۔۔۔آپ نے بھی یہ سب کیا نا میرے ساتھ اپنی اکلوتی بیٹی کے ساتھ۔۔۔۔۔۔آپ لوگوں نے ایک بار بھی نہیں سوچا۔۔۔وہ مجھ سے کتنے بڑے ہیں۔۔۔میں کیسے۔۔۔۔میں کیسے رہوں گی ان کے ساتھ۔۔۔۔وہ بھائی ہیں میرے۔۔۔۔"۔اس کی چیخ وپکار گھر میں گونج رہی تھی۔۔۔مگر کوئی بھی اسے سمجھا نہیں پا رہا تھا۔۔

"خدا کے لیئے حرمین خاموش ہو جاؤ۔۔۔میں تمہیں اس تکلیف سے گزرتے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔"جوان مگر چہرے سے تھکاوٹ زدہ عورت اٹھ کر اس کے پاس آئیں۔۔۔

"ماما۔۔۔۔نہیں ماما پلیز کہہ دیں کہ یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔"اس کے بہتے آنسوؤں میں روانی آگئی۔۔وہ ان سے لپٹ گئی۔۔۔

"نہیں میرا بچہ یہ سب سچ ہے۔۔۔اور وہ اب بھائی نہیں ہے تمہارا۔۔۔بلکہ ہمیشہ سے ہی نہیں تھا۔" وہ اسے خود سے لگائے نڈھال سی لے کر صوفے پر بیٹھیں۔۔

وہ جانتی تھیں کہ اب وہ کسی اور کو نہیں سوچ سکتی۔۔۔کچھ حقیقتیں چیز ہی ایسی ہوتی ہیں۔۔۔جب کسی پر عیاں ہوتی ہیں، تو در و دیوار تک ہلا دینے کی طاقت رکھتی ہیں۔

ساتھ ہی جہانزیب بھی بیٹھ گئے۔۔۔اور اسے دلاسہ دینے لگے۔۔۔مگر جو دل کو قبول نہ ہو اسے کیسے اس پر راضی کیا جائے۔۔۔وہ بے آواز بس روتی رہی۔۔۔

دوپہر کا وقت ہونے کو چلا تھا۔۔۔دھوپ کافی تیز تھی۔۔ گرمیوں کا موسم اپنے عروج کو پکڑ رہا تھا۔۔۔ویسے کراچی میں زیادہ تر گرمیوں کا ہی راج رہتا تھا۔۔۔

یہ ایک چھوٹا مگر خوبصورت سا ایک منزلہ گھر تھا۔۔۔مین گیٹ سے اندر آتے ہیں ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس سے گزر کر اندر آنے پر دو کمرے بنے تھے اور ایک طرف کچن تھا۔۔۔کچن کے پیچھے سے چھت کی سیڑھیاں بنی تھیں۔۔

گھر کے چھوٹے سے مگر کھلے سے صحن میں کوے اور چڑیوں کے چہچہانے کی آوازیں گونجتی رہتی تھیں۔۔

چونکہ ظہر کا وقت عنقریب ہونے ہی والا تھا۔۔

"اسلامُ علیکم امی جان۔۔۔"وہ کالج کے لباس میں ملبوس گھر کے اندر داخل ہوئی۔۔۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔کیسی ہے میری بیٹی۔۔؟"ایک جھریوں زدہ عورت نے اسے پیار سے ویلکم کیا۔۔۔

"امی میں ٹھیک ہوں۔۔۔پر۔۔۔۔۔۔۔آپ کچن میں کیا کر رہیں ہیں؟"بیگ کو ایک طرف رکھ کر وہ کچن میں چلی آئی۔۔

"بس کچھ بھی تو نہیں، کھانا لگاتی ہوں جاؤ شاباش ہاتھ منہ دھو کر آؤ۔۔۔"اس کو قریب آتا دیکھ کر اس کی کمر پر تھپکی دی۔۔

"لیکن امی میں اب بڑی ہو گئی ہوں۔۔۔کام خود کر سکتی ہوں پلیز آپ مت کیا کریں۔۔۔"منہ بنا کر کہا

"ہر گز نہیں۔۔۔۔ماؤں کے لیئے تو ان کی اولادیں کبھی بڑی نہیں ہوتیں۔۔۔ سمجھیں، اب جاؤ جلدی کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔"۔وہ بھی ضدی تھیں۔۔۔ مسکرا کر بولیں۔۔۔

"آج چھوٹے بھائی نہیں آئے اب تک۔۔؟"منہ میں روٹی کا لقمہ رکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں آج صبح ہی اپنا لنچ لے گیا تھا وہ۔۔۔اسی لیۓ۔۔۔۔" دوپٹے سے چہرے پر آتا پسینہ صاف کیا۔۔۔

"دیکھو بچہ گر جاؤ گی رکو۔۔۔۔بھاگو نہیں۔۔۔" وہ چیختی ہوئی مسلسل اپنی اکلوتی بیٹی کے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھیں مگر وہ رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

"ارے ارے بیگم۔۔۔ہوا کیا ہے۔۔۔بتاؤ تو" وہ جو بھاگتے ہوئے جا رہی تھیں اچانک سے کمرے سے نکلتے اپنے شوہر زیب سے ٹکرائی تھیں۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔بس آپ کی لاڈلی نے جب سے چلنا شروع کیا ہے تب سے ہی مجھے تگنی کا ناچ نچا کر رکھ دیا ہے۔۔۔"

وہ غصے میں لال پیلی ہوتی بولیں تو زیب ہنس دی ئے۔۔۔

"حرم فاطمہ۔۔۔۔۔کہاں ہو بیٹا۔۔۔؟آجاؤ بابا چیز لائے میرے بیٹے کے لی ئے۔۔۔"

آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کر کے اب انھوں نے اپنی بیٹی کو ڈھونڈنا شروع کیا۔۔۔

"وہاں کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔میاں جی یہاں آئیں زرا آپ کی لاڈلی یہاں کیبنیٹ کے اندر چھپی بیٹھی ہے۔۔۔"

اس کا غصہ اپنی اکلوتی اولاد کو مسکراتا ہوا دیکھ کر جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

ہمیشہ کی طرح اگلے دن کی صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا۔

وہ دو بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی۔۔۔بہت امیر نا سہی مگر اچھا گزارا ہو جاتا تھا۔۔۔

خود کو شیشے میں دیکھتی وہ بال بنا رہی تھی۔۔۔کالج لباس میں وہ بلاشبہ اچھی لگتی تھی۔۔۔بہت زیادہ خوبصورت نہیں مگر پرکشش چہرہ تھا۔۔۔

"امی میں جا رہی ہوں۔۔۔"کمرے سے ہی زور کی ہانک لگائی۔۔۔

"اور ناشتہ۔۔۔"آواز کچن سے آئی۔۔

"نہیں نہیں دیر ہو گئی پہلے ہی بہت۔۔"وہ گھڑی پر نظر ڈالتی نکلنے لگی۔۔

"بھائی جان۔۔۔مجھے چھوڑ دیں گے آپ؟"باہر آکر موقع دیکھتے ہی چوکا مارا۔۔

"ہاں ہاں آجاؤ جلدی۔۔۔"بڑا بھائی جو جانے کے لیئے تیار کھڑا تھا۔۔۔اس نے بھی گھڑی پر نظر ڈالی۔۔

"ٹھیک ہے آپ چلیں میں امی کو اللہ حافظ کہہ کر آئی۔۔" کچن تک گئی اور پراٹھے کے دو سے چار نوالے لے کر بس بس کرتی شال سنبھالتی بھاگ آئی۔۔

"کیا ہوا ہے زرباب اتنی گھبرائی ہوئی کیوں لگ رہی ہو؟۔۔۔۔ "

یونیورسٹی پہنچ کر گاڑی روکی تو وہ پریشان دکھ رہی تھی۔۔۔ بڑے بھائی نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔

"ن۔۔ نہیں بھائی جان۔۔۔ میں ٹھیک ہوں بلکل "اس نے گھبراہٹ چھپانے کی کوشش کی

"ٹھیک ہے پھر تم واپسی کیسے آؤ گی یہ تو بتاؤ۔۔۔"اسے جاتا دیکھ کر پیچھے سے آواز دی۔

"میں خود سے آجاؤں گی آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔اللہ حافظ بھائی جان"اس نے گیٹ کے اندر داخل ہوتے ہوئے اونچی آواز سے کہا۔۔

اور جلد از جلد اندر پہنچنے لگی۔۔۔

"اووو تو میڈم یہاں پر موجود ہیں"وہ تیز تیز چلتی گھاس تک پہنچی۔۔۔

"اووو۔۔عائشہ اچھا تم یہاں بیٹھی ہو۔۔۔"اس نے اپنی ایک دوست کو گارڈن سائیڈ پر بیٹھے دیکھا تو خود بھی بیگ سائیڈ پر رکھتی وہیں بیٹھ گئی۔۔

"ہاں تمہارا ہی ویٹ کر رہی تھی۔"اس نے پول میں پیر جھلاتے ہوئے کہا۔

"یہ بکواس کام مت کیا کرو۔۔"غصے سے کہا۔۔۔یہ حرکت اسے سخت ناگوار تھی

"افففف فضول عورت۔۔۔یہ بتاؤ کہ آج بھی وہی ہوا۔۔۔؟"عائشہ تیور چڑھائے اسے دیکھ رہی تھی کیونکہ اس کی گھبراہٹ آج بھی کل کی طرح ہی تھی۔۔

"کچھ کہو بھی اب۔۔۔"اس کی خاموشی پر اب اسے غصہ ہی آگیا تھا۔۔

"یار آج میں بھائی جان کے ساتھ آئی ہوں" اس کی نظریں ادھر ادھر گھوم رہی تھیں۔۔۔آتے جاتے لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔

"پھر رر اس نے کچھ کیا تو نہیں؟۔۔۔۔سنو تم اپنے بھائی کو سب بتا کیوں نہیں دیتیں۔۔۔؟" اس نے اپنے تئے مشورہ دیا۔۔

"چلووووو بھئی۔۔۔کیاااامسئلہ ہے تم لوگوں کا وین ویٹ کر رہی ہے۔۔۔۔جلدی کروووو"۔سحر نے کافی دیر سے شور مچار کھا تھا۔جبکہ وہ سب اس کی بات کا کوئی اثر لیئے بغیر سکون سے تیار ہوتی نظر آ رہی تھیں۔

"کیا مصیبت ہے بھئی۔۔" وہ اشنا کو کافی دیر سے صوفے پر بیٹھے بلش آن لگاتے دیکھ دیکھ کر چڑ چکی تھی۔

تنگ آکر اس نے کشن اٹھا کر اشنا کو دے مارا۔ جس سے اس کا برش ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرا۔۔اور ساتھ میں بلش آن کٹ سیدھی زمین پر جا گری۔۔اب اشنا صدمے میں بیٹھی اپنی اس ٹوٹی کٹ کو دیکھ رہی تھی۔

وہیں پاس کھڑی سحر اپنے دوپٹے سے اپنا منہ چھپاتی خود کو کوس رہی تھی۔۔کیونکہ اب وہ اچھے سے جانتی تھی کہ کیا ہونے والا ہے۔

"آاااااااااااں ں ں ں ں ں" اشنا صدمے سے چیخی تھی۔۔اور اسی لمحے اوپر سے رشیقہ اور اریشہ اتر کر نیچے آئیں۔

ٹوٹی بلش کٹ دیکھ کر اریشہ کا زوردار قہقہہ نکلا۔۔اور اشنا سیدھا اٹھ کر سحر کے پاس پہنچتی اس سے پہلے ہی وہ وہاں سے بھاگ نکلی۔۔

"رک جا اب تو۔دیکھ رک جا۔۔۔کہاں بھاگ رہی ہے۔۔۔اب میں تیرا قیمہ بھرتا سب بنا کر اچھے سے پکاؤں گی۔۔۔سحر کی بچییییییی" وہ پھر سے چیخ رہی تھی۔۔۔اور اریشہ کو اس کی شکل دیکھ دیکھ کر ہنسی آرہی تھی۔۔جسے وہ بیچاری کنٹرول نہیں کر پا رہی تھی۔۔

رشیقہ نے اشنا کو اس کی طرف بڑھتا دیکھ کر اریشہ کو ٹھوکا دیا تاکہ وہ اپنی ہنسی روک لے مگر مقابل بھی اریشہ تھی۔۔ہنسی کہاں رکنی تھی اس سے بھلا۔۔

"اچھا اچھا سوری سوری۔۔میری پیاری دوست۔۔۔"وہ اس کے پاس آنے پر اس کے ہی گلے میں ہاتھ ڈال کر ہنستی ہوئی کہہ رہی تھی۔۔۔ہنسی روکنے کی کوشش میں اس کے موٹے موٹے۔۔۔پھولے پھولے گال لال ہو چکے تھے۔

"رہنے دو تم لوگ۔۔۔تم لوگوں کو کیا فرق پڑتا ہے۔۔میرا نقصان کر دیا۔۔ظالم دوستیں۔۔پتا نہیں کس جنم کا بدلہ لیتی ہے وہ سحر کی بچی مجھ سے۔۔"اشنا نے غصے سے کہا۔۔لیکن لہجہ نارمل تھا۔وہ دوستیں ایک دوسرے سے صرف مزاق کر سکتی تھیں غصہ نہیں۔۔۔

کچن میں کھڑی سحر کی ہنسی اس کی بات سن کر نکلی۔تو وہ باہر کی طرف نکلی اور میں گیٹ کے پاس رک گئی۔۔

"پچھلے جنم کا۔۔جب تم میرے خوابوں میں چڑیل بن کر آتی اور مجھے ڈراتی تھیں۔۔۔"

اس نے اتنا اونچا کہا کہ اشنا کے کانوں نے اسے اچھے سے سنا تھا۔۔اور کہتے ہی بھاگ گئی۔۔

افسوس اشنا کو پھر سے کچھ کہنے کا موقع نہیں ملا۔۔

اریشہ اور رشیقہ کا پھر سے ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔

"دیکھا دیکھا۔۔ڈرپوک ہمیشہ مجھے چھیڑ چھیڑ کر بھاگ جاتی ہے۔۔"اشنا نے رشیقہ کو دیکھ کر کہا۔

"اچھا چھوڑو اب تم اپنا میک اپ تو پورا کرو بھئی۔یونو ناوی آر گیٹنگ لیٹ۔۔"

رشیقہ نے اسے ہلکا کرنے کو مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔۔۔آاااں ں ں ں س میرا بلش آن کٹ توڑ دیا"اسے پھر سے یاد آیا تھا۔۔۔

"ابے ے ے اووو بھئی بس بھی کر۔۔۔سب کو پتا ہے وہ چار سال پرانا ہے۔۔"اریشہ نے اسے دو دو ہاتھ لیا۔

"ہاں تو۔۔ابھی کیا لگاؤں۔۔؟اچھا سن یار اریشہ تو اپنا دے دینا۔۔"اسے ایک اور پریشانی لاحق ہوئی۔

"اووواوور ایکٹنگ کی دکان۔۔تو ایک اور کٹ رکھ کر لائی ہے نا نئی والی۔۔وہ نکال"اریشہ نے دانت نکوستے ہوئے اس کی پول پٹی کھولی۔

"ہاااااااااں ں ں ں س شرم تو نہیں آتی ہو گی نا۔۔۔کسی کے سامان پر تاک جھانک کرتے ہوئے۔۔تم دونوں کو۔۔"اسنے آنکھیں دکھاتے ہوئے انھیں شرم دلائی۔

"جی نہیں بلکل بھی نہیں۔۔فورا نکالو اپنی کٹ اور جلدی فائنل ٹچ دو اپنے تھوبڑے کو اور چلو۔۔۔"اس بار جواب رشیقہ کی طرف سے آیا تھا۔۔اشنا منہ ٹیڑھا میڑھا گھما کر اپنا میک اپ فائنل کرنے لگی۔۔اریشہ مسکراتے ہوئے باہر نکل گئی۔۔جہاں سحر کافی دیر سے ان کا ویٹ کر رہی تھی۔

"چل آجا بیٹھ ابھی تو زوہان کو بھی لینا ہے۔۔۔کالز کر رہا ہوں مگر ریسیو نہیں کر رہا۔۔۔"
اس نے بلال کو اندر بیٹھتا دیکھ کر کہا۔

کچھ ہی دیر تک وہ لوگ زوریز کے گھر کے باہر تھے۔۔۔۔

راحم مسلسل کالز پر کالز کر رہا تھا مگر زوہان باہر آنے کو تیار نہ تھا۔۔۔لمحے میں ہی گیٹ کھلا اور کار باہر کی طرف نکلی۔۔۔ان دونوں نے حیرت سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا پھر کار میں بیٹھے ایک شخص کو دیکھا پھر سکون کا سانس خارج کیا۔۔۔

"مطلب تو بھی وہی سمجھ رہا تھا جو میں سمجھ رہا تھا۔۔؟"بلال نے راحم کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔وہ جو زوہان کو باہر نکلتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔سر کو اثبات میں ہلا کر زوہان کو اپنی مخصوص گھوری سے نوازنے لگا۔۔۔

"اسے کیا ہوا ہے؟ کبھی اتنا خوبرو جوان مرد نہیں دیکھا کیا بھئی؟" اس کی معصوم شکل افففف۔۔۔ راحم کا بس چلتا تو اسے اٹھا کر گاڑی سے باہر پھینک دیتا۔۔۔

"ارے یار بس کچھ خاص نہیں۔۔۔ تجھے کب سے کالز کر رہے تھے اور تو ریسیو نہیں کر رہا تھا۔۔ پھر سونے پر سہاگہ یہ کہ اندر سے ایک کار نکلی اور ہم سمجھے کہ۔۔۔

"ہاں اور تم سمجھے کہ میں ہوں۔۔۔؟ رائٹ" اس کا جملہ خود اچک گیا۔۔۔ پھر بے ساختہ سر پیچھے کو کی ئے ہنستا ہی چلا گیا۔۔۔۔ افففف اس کا یہ انداز۔۔

"بکواس بند کر اور یہ بتا کہ۔۔۔ کیا کر کے آیا ہے گھر پر؟" راحم کی نظریں شیشے کے اس پار تھیں مگر زوہان کو خود پر جمی محسوس ہوتی تھیں۔۔۔۔ وہ ایسا ہی تھا۔۔۔ جس سے بات کرتا تھا اس دوست کو بھی اپنی طرف متوجہ کر لیتا تھا۔۔

"ابے یار نہ کر۔۔۔ سیریسلی۔۔۔۔ میں نے تو کچھ نہیں کیا۔۔۔ صرف تیرے پاس آیا تھا۔۔"اس کی معصومیت بھی بلا کی تھی۔۔۔

"ضرور اس نے اس بار بھی تیرا کوئی ملازم بھگا دیا ہو گا۔۔ہے نا؟"اس بار جملہ بلال کی طرف سے آیا تھا۔

"واہ بھئی بلال بھائی تمہاری تو داد دینی پڑے گی بھئی واہ۔۔۔ ویسے اتنا دماغ کیسے چلا لیتے ہو۔۔۔ہاہاہاہاہا"زوہان کی ہنسی ہی چھوٹ گئی تھی۔۔وہ پھر سے اپنے مخصوص انداز میں ہنسا تھا۔۔

"یہی کیا ہے نا اس نے راحم؟"راحم جو مزے سے بیٹھا بیک ویو مرر سے اسے غصے سے گھور رہا تھا۔۔۔اس کی بات پر زرار یلیکس ہوا۔۔

"نہیں۔۔ "

"نہیں مطلب؟"

"مطلب یہ کہ میری جان۔۔۔!!!!اس بار میں نے ایک انوکھا کام کیا ہے۔۔۔۔
تیرے بھائی کو شاباشی ملنی چاہیئے ویسے۔۔۔"زوہان کی حرکتیں عروج پر تھیں۔۔بلال کا منہ کھلا کا کھلا ہی رہ گیا۔۔

"مطلب اس نے کوئی دوسرا بھنڈ مارا ہے وہ بھی راحم کے ساتھ۔۔۔۔اووواووو"اس بار بلال کی ہنسی قابلِ دید تھی۔۔

"اوئے یہ کہاں لے جا رہا ہے۔۔؟"زوہان کو باتوں سے فائنلی فرصت ملی تو اس نے راستے پر دھیان دینا شروع کر دیا۔۔

"ابے بھائی۔۔۔تو مطلب اب تو ہم لڑکوں کو اگوا کرے گا۔۔۔۔صرف اس ایک چھوٹے سے مزاق کی وجہ سے۔۔۔"زوہان راحم کو خاموش پا کر پھر بولا۔۔

"مطلب حد ہے راحمم" بلال نے بھی حصہ ڈالا۔تو راحم نے اسے مسکرا کر دیکھا۔۔۔یہ راحم کی دوستوں سے ملنے والی پہلی مسکراہٹ۔۔۔وہ ایسا ہی تھا کم۔۔۔کم مسکرانے والا۔۔۔کم کم۔۔۔بلکہ۔نہ ہنسنے والا۔۔۔صرف مسکرانے والا۔۔

"انسان بنو۔۔"اس نے نرمی سے مسکرا کر کہا۔

"نہ بابا نہ۔۔۔تیرے جیسے پاگل کا کیا بھروسہ اگر کیڈنیپ کر لیا تو۔۔۔مطلب میں بھری جوانی میں۔۔ لٹوں گا۔۔۔۔نہیںںںںںںںںںںںںں"اس کی نہیں سن کر تو ان کی ہنسی نان اسٹاپ تھی۔۔۔

"افففف کس نمونے سے پالا پڑا ہے یار۔۔۔"راحم اسے دیکھ دیکھ پاگل ہو رہا تھا۔۔

کچھ اور آگے سے ٹرنز لے کر اس نے گاڑی کو بریک لگایا۔۔ تقریبا پانچ منٹ کار رکی رہی۔۔

"کیا ہے بتا بھی دے کون ہے یہاں۔۔۔؟ ہم تو تین ہی ہیں۔۔۔" بلال نے پچھلے پانچ منٹ سے ہوئی خاموشی کو توڑا۔۔

"ہاں پر اب تین نہیں چار ہو جاؤ گے ڈارلنگ" اچانک سے ایک ہاتھ کار کی کھڑکی سے اندر بلال کے بالوں پر آیا۔۔۔ایک دم وہ ڈر گیا تھا۔۔۔

"ایک منٹ، ایک منٹ۔۔ کیا بلال ڈر گیا؟" کھڑکی میں کھڑے شخص نے بلال کے بالوں کو چھوڑ کر اس کا کافی اچھا مزاق بنایا۔۔۔اور زوہان کا تو منہ ہی کھلا رہ گیا تھا۔

"چل چل بیٹا آگے بڑھ۔۔۔" اس نے بلال اور زوہان کو دھکا مارا۔۔

"اس کا منہ بند کر یار۔۔ کیا یہ مجھے اس طرح دیکھ دیکھ کر نظر لگانے والا ہے؟"اس نے زوہان کی حالت کا خوب مزہ لیا تھا۔

"ابے ےےےےےے سعد تو کب آیا؟ نظر کے بچے۔۔۔۔"زوہان ہوش میں آتے ہی پیچھے سے ہاتھ نکال کر اس کی گدی کی طرف لے گیا۔۔اور اسے دو چپیڑ رسید کر دی ئے۔۔

"کیا مطلب کب آیا۔۔۔مجھے آئے ہوئے چھبیس سال ہو گ ئے ہیں اس دنیا میں۔۔۔ایک منٹ کیا تجھے نہیں معلوم؟"اس نے خود کو بچاتے ہوئے راحم کو پکڑا۔۔ بلال تو ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا پٹ رہا تھا دونوں سے۔۔۔

"ابے مجھے تو چھوڑ، میں نے کیا کیا ہے بھئی۔۔۔"راحم نے اسے پٹتا دیکھ خود کو چھڑوایا۔۔۔

"ویسے میں نے آگے جگہ بچا کر رکھی تھی تیری۔۔مگر خیر۔۔۔آجا زوریز آگے۔۔۔"

راحم بھی کہاں کم تھا۔۔۔

"اوکے باس"زوہان اسے چھوڑ چھاڑ ہاتھ جھاڑتا ہوا مسکراتا آگے آکر بیٹھ گیا۔۔

"ہاں کیا کہہ رہا تھا بیٹا تو، ہم تو تین ہیں، میں مرا تھوڑی تھا، بس پاکستان سے باہر تھا۔۔۔تو نے تو مجھ جیتے جاگتے انسان کو مار ہی ڈالا۔۔۔واہ ظالم انسان۔۔"سعد کو لڑنا اب یاد آیا تھا۔۔۔اور اس بات پر سب ہنسے تھے۔۔۔راحم نے گاڑی کو واپس ٹرن دے کر روڈ پر ڈال دیا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ سب دو دریا کے مشہور ریستوران میں کھانا کھانے کم تباہی زیادہ مچانے پہنچ چکے تھے۔

کار پارک کرنے کے بعد وہ داخلی دروازے سے اندر کی طرف بڑھے۔۔۔ریستوران کو سمندر کے اوپر خوبصورتی سے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ لکڑی کی طرز پر بناوہ فوڈ اسٹریٹ بے حد خوبصورت تھا، شام کے وقت جلنے والی روشنیوں سے وہ مزید خوبصورت لگ رہا تھا۔

آج چونکہ چھٹی کا دن تھا اس لیئے نیچے زیادہ رش تھا۔ وہ لکڑی کی سیڑھیاں عبور کرتے اوپر کی طرف بڑھے۔۔انھیں دیکھتے ہی ایک ویٹر نے گندی سی شکل بنائی۔۔۔زوریز نے اس کو دیکھا تو ہنسی کو روک نہ سکا۔۔وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ ڈھونڈنے لگے۔ کیونکہ جہاں وہ بیٹھتے تھے وہاں اس وقت کوئی کپل بیٹھا محو گفتگو تھا، وہ سب رک کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔

راحم نے ایک انگلی سے پاس سے گزرتے ویٹر کو پاس آنے کا اشارہ کیا۔۔وہ بے چارہ نیا تھا، اس لیئے مؤدب انداز میں چلتا ہوا آ بھی گیا،

"ویلکم سر، میں آپ کی کیسے مدد کر سکتا ہوں" وہ ہاتھ میں مینیو کارڈ پکڑے پوچھنے لگا۔۔ اسے دیکھ کر تو بلال کا قہقہہ فلک شگاف تھا مگر زوہان کی گھوری پر اس نے منہ پر انگلی سے تالا لگانے جیسا اشارہ کیا۔۔

"یہ انھیں کہیں اور ٹیبل پر ریزرو کروادیں۔۔یہ ہماری ٹیبل ہے" راحم نے نہایت سلجھے ہوئے انداز میں کہا۔جبکہ اسے سن کر وہ بے چارہ ویٹر ضرور الجھ گیا تھا۔

"لیکن سر یہ ٹیبل تو کسی نے بک نہیں کروائی" اس نے یاد کر کے کہا۔۔

"یار تم ن ئے لگتے ہو، جاؤ کسی پرانے ویٹر کو بھیجو" سعد نے اسے تھپکی دی تو وہ ان تینوں کو عجیب انداز میں دیکھتا وہاں سے چلا گیا۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ کچھ سوچتے اب سیڑھیاں چڑھتے اور مزید اوپر آ چکے تھے، انھیں وہاں ایک کونے میں فور سٹر صوفہ پر جگہ خالی نظر آئی۔۔ وہ سب ایسے بھاگے جیسے ٹین ایجرز بچے ہوں،

سمندر کے اوپر بنے اس خوبصورت ریستوران میں وہ بیٹھے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کو اور نیچے سے بہتے پانی کو خوب انجوائے کر رہے تھے، چونکہ شام کا وقت ہو چلا تھا، سورج غروب ہونے کو تھا، اس کی روشنی بلکل ماند پڑتی جا رہی تھی، اور وہیں موجود ہر ٹیبل کے پاس ساتھ کھڑے لیمپ کی صورت ایک ٹیبل کی طرز کا خوبصورت ڈنڈا تھا جس میں کندیل جیسی لائٹنگ لگی تھی۔۔ جسے جلا دیا گیا تھا،

وہیں دور سے ایک پرانا ویٹر جسے دیکھ کر یہ معلوم ہوتا تھا جیسے وہ انھیں جانتا ہو۔۔وہ چلتا ہوا ان تک آیا۔۔

"ویلکم سر، آپ لوگ اتنے دن بعد آئے۔۔"اس نے کہا، مگر وہ مسکرا نہ سکا کیونکہ وہ دل میں شکر ہی ادا کر رہا تھا کہ وہ نہیں آئے۔۔۔الفاظ تو بظاہر پروفیشنل تھے۔۔۔۔۔لیکن اس کی شکل دیکھ کر وہ چاروں ضرور مسکرائے تھے۔

"ہاں بس تھوڑی مصروفیات کی وجہ سے ٹائم نہیں مل سکا تھا،"بلال نے کہا۔

"یار بھوک لگی ہے، جلدی سے کچھ اٹالین اور کٹاکٹ آرڈر کر دے بھائی۔۔۔"سعد اور زوریز کا بھوک سے برا حال تھا۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ سب اپنی پسند کا کھانا آرڈر کر چکے تھے،

کھاتے وقت زوہان کی نظر سامنے بیٹھے ایک شخص پر پڑی جو کہ غالبا جانے کے لی ئے کھڑے تھے اور اسی کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔اس کے دیکھنے پر مسکرائے اور پھر اسی کی طرف آنے لگے۔۔زوہان نے پہلے اپنے ساتھ بیٹھے چیلوں کو دیکھا پھر خود ہی وہاں سے اٹھ کر ان تک پہنچا۔۔۔

"اسلامُ علیکم۔۔۔"اس نے مصا فحے کے لی ئے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔اور سلام کیا۔۔

وہ سن۔کر مسکرائے اور جواب دے کر اس کا بڑھا ہاتھ تھام لیا۔

"آپ یہاں۔۔۔میٹنگ ہو گی کوئی۔۔۔رائٹ؟"اس نے چہرے کے تعصرات نارمل رکھے

کیونکہ اس کے ایکسپریشنز اس کے سارے دوست اس وقت کھانا چھوڑے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔وہ سب اس کے یوں اتھ کر جانے پر حیرت زدہ تھے۔۔کیونکہ وہ کھانا چھوڑ کر نہیں جاتا تھا۔۔جسے ملنا ہوتا وہ اس تک کھانے کے ٹائم یا تو خود ملنے آتا یا پھر انتظار

فرماتا۔۔ مگر اس وقت حیرت تو ان تینوں کے لی ئے تھی۔۔۔یا یوں کہیں کہ حیرت کا پہاڑ گرا تھا ان پر۔۔۔

"ارے نہیں نہیں۔۔۔میں یہاں اپنی وائف کے ساتھ آیا تھا۔۔کافی دن ہو گ ئے تھے۔بس جبھی آج سوچ کیوں نہ آؤٹنگ ہو جائے۔۔۔"انھوں نے مسکرا کر اپنے پاس آتی مسز نصار کو محبت سے دیکھا۔۔

"اوکے،دین یو بو تھ لیٹس انجوائے انکل۔۔۔"وہ کہہ کر مڑتا اس سے پہلے ہی اس کے سارے دوست وہاں آ دھمکے۔۔

"اسلامُ علیکم انکل۔۔"سب نے یک لفظی سلام کیا۔

"کیسے ہیں انکل آپ؟"بلال نے پوچھا۔۔

"جی بیٹا میں ٹھیک ہوں۔۔"وہ مسلسل مسکرا رہے تھے۔

ارے آنٹی آپ کیسی ہیں۔۔۔پلیز آئیں نا ہمیں جوائن کریں۔۔یہ تو پاگل ہے۔۔۔کب سے یہی کھڑے باتیں کر رہا ہے۔۔۔"راحم نے اسے ایک چپیڑ رسید کی اور آج اسے بھی زوہان کو اسی کی طرح گھیرا تھا۔۔۔وہ بے چارہ دانت پیس کر برداشت کر گیا۔۔اور بالوں کو ہاتھ سے واپس ٹھیک کرنے لگا۔۔۔

جبکہ وہ سب باتیں کرنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔اور اسی بات کا ڈر تھا۔۔اسے

"اچھا چلو بچوں۔۔۔اب ہم چلتے ہیں۔۔۔آپ لوگ مزے کریں۔۔اچھا بھئی زوہان ۔۔۔آپ کامران کو یاد سے کہہ دینا کہ وہ رشیقہ کو ساتھ میں لے آئے باقی میں بات کر لوں گا کل۔۔"وہ اسے پھر سے یاد دہانی کرواتے ہاتھ ملا کر چلے گئے۔۔

اور وہ ان کی شکل ہی دیکھتا رہ گیا۔۔۔ بھلا جاتے ہوئے یہ کہنا ضروری تھا کیا۔۔۔ حیرت کا دوسرا بڑا پہاڑ ان سب پر اب گرا تھا۔۔۔

"اممممممممم۔۔۔۔۔"ان سب نے پھر سے ایک آواز ہو کر کہا۔

"کیا ہے۔۔۔؟"وہ سڑے ہوئے منہ کے ساتھ کہہ کر واپس ٹیبل پر آ کر بیٹھ گیا۔۔

"کچھ تو ہوا ہے۔۔۔۔۔۔اوہووووو کچھ تو ہو گیا ہے۔۔۔اوہوووووو"بلال نے گانا گانا شروع کر دیا اور باقی سب نے ہوٹنگ کرنی شروع کی۔۔۔

راحم نے اس کے پاس بیٹھ کر اس کی گردن پکڑ لی۔۔۔۔

"ابے۔۔۔اپنے دوستوں سے چھپا رہا تھا۔۔۔کون۔۔۔ہے وہ رشیقہہہہ "راحم نے ہنستے ہوئے اس کا منہ پکڑ لیا تھا اب۔۔۔بلال نے اس کی تصویریں دھڑا دھڑ لینی شروع کر دیں۔۔اور سعد تو وہاں دونوں ہاتھ ہوا میں لہرا تا ڈانس پر فارمنس دکھانے میں محو تھا۔۔۔وہاں بیٹھے سب نفوس ان کو دیکھ کر کافی انجوائے کر رہے تھے۔۔۔جبکہ ویٹر اسے گھور رہے تھے۔۔اور مینیجر انھیں دو بدر گھور کر دیکھ کر واپس جا چکا تھا۔۔۔بے چارہ۔۔

"سب دیکھ رہے ہیں۔۔بس کر دو۔۔۔"اس نے منہ چھڑوانا چاہا۔۔

اووو۔۔۔انکل۔۔یہ انکل وہ۔۔۔کے بچے۔۔سیدھا سیدھا بتا۔۔یہ تو وہی انکل تھے ناجو تیرے گھر سے نکلے تھے۔۔پھر اب یہاں بھی ملے۔۔۔بڑے پیار سے مل رہا تھا تو ان سے۔۔۔اور پھر اب نیا نام ا ممممم رشیقہہہہ "

بلال نے اس کی خوب درگت کی تھی۔۔۔سعد کا تو ڈانس ہی اب تک ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔ساتھ میں اب وہ بے سرے سر بھی الاپ رہا تھا۔۔۔

"یار ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔ابے وہ تمہاری بھابھی۔"

وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب سعد نے اس کی بات اچک لی۔۔

"بھاااااااااااابھیییییییی"سب کی آنکھیں ابل پڑی تھیں۔۔

بیغیرت۔۔۔شرم کر۔۔۔ہمیں بتایا بھی نہیں اور بھابھی بھی آگئیں۔۔"اس بار تو راحم نے بھی خوب کھنچائی کی تھی۔

"میسنا انسان"یہ لقب سعد کی طرف سے آیا تھا۔

"چھپا رستم"بلال صاحب بھی کہاں پیچھے ہٹنے والے تھے۔

وہ بے چارہ آدھا منہ کھولے سب کو ان کی اپنی مرضی کا مطلب دیتے دیکھ حیرت میں رہ گیا۔

،"دفع ہی ہو جاؤ، نہیں سننی میری بکواس تو میں جا رہا ہوں" وہ سیدھا منہ کرتا کالر جھاڑ کر زبردستی اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"ابے بیٹھ واپس" بلال نے اسے صرف گھر کا تھا۔۔وہ بے چارہ منہ بگاڑتا واپس بیٹھ گیا۔

"اب بول۔۔اور صرف سچ بتانا۔۔۔بھاااا بھییی کے بارے میں" راحم کے صاف ایکسپریشن دیکھ کر اسے اب ہنسی آئی تھی۔

"ہنسنا بند کر اور بول جلدی" سعد نے پیچھے سے ہاتھ نکال کر اسے ایک چپیڑ رسید کی۔

"اوکے اوکے" اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر سرینڈر کیا۔

"یار وہ بھابھی نہیں ہے تمہاری"اس نے سب کو گھور کر کہا۔

"سنا میں نے کیا کہا۔۔وہ بھابھی نہیں ہے تمہاری۔"اس نے سب کے کھلے منہ دیکھ کر دوبارہ کہا۔۔اس بار اس کا قہقہہ فلک شگاف تھا۔

"جھوٹے انسان،ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیئے اور کتنے جھوٹ بولے گا بھائی تو"سعد کا تو صدمہ ہی کافی بڑا تھا۔۔وہ پوری آنکھیں کھولے آدھا منہ کھولے اسے تک رہا تھا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں،،اچھا دیکھو،وہ جو انکل ہیں نا وہ بابا کے دوست ہیں۔اوکے نا۔۔۔وہ گھر آئے تھے کیونکہ انھیں کام تھا پر بابا نہیں ملے۔اور یہاں ان کا ملنا اتفاق تھا۔"

اس نے ساری بات تفصیل سے بتائی مگر ایک بات کھا گیا جو وہ سننا چاہتے تھے جان بوجھ کر۔۔اور اپنے ہاتھ سے سب کے کھلے منہ بند کیئے۔۔

"ہو گیا تیرا؟" راحم نے قدرے بیزاری سے اسے دیکھ کر کہا۔

"ابے بھائی سچ کہہ رہا ہوں" اس نے ملامت زدہ نظروں سے سب کو دیکھا۔۔

"پھر وہ۔۔۔ کیا نام تھا اس لڑکی کا۔۔۔۔۔ ہاں رشیقہ بیچ میں کہاں سے آ گئی؟" سعد نے اب اس کے بال بگاڑے تھے۔۔۔ سعد چلبلا بہت تھا۔۔

"ابے تو ہاتھ سنبھال پہلے اپنے۔۔ تو نہیں تھا نا قسم سے سکون تھا۔۔۔ سکون۔۔۔" زوہان کی بس ہوئی تھی۔

"ہاں اور یہ سکون تیری زندگی میں مجھے برداشت نہیں" اس نے بڑے آرام سے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر کہا۔۔

"کیوں میں نے کون سا تیرے گھر ڈاکا پڑوا دیا" زوہان نے اسے گھورا۔۔

"اوئے اصل بات مت بدل۔۔۔چپ کر سعد" بلال نے دونوں کو ڈپٹا۔۔

"میرے باپوں۔۔وہ بیچ میں نہیں آئی تم لوگ بیچ میں آگ ئے ہو۔۔" زوہان کا یہ کہنا تھا اور بس۔۔۔ باقی سب تو اس پر چڑھ پڑے۔۔۔۔زوہان کو اب انھیں تنگ کرنے میں مزہ آرہا تھا۔

"ہاں تو ہمیں تو پہلے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ ہم ہی بیچ میں آئے ہیں۔۔ تیرا پہلے سے ہی کوئی سین شین تھا نا۔۔۔" راحم صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"ہاہاہاہاہا ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔بس بس۔۔۔۔دیکھو یار رشیقہ ان کی بیٹی ہے۔۔۔اور وہ بھی مری گئی ہے شاید اپنی دوستوں کے ساتھ۔۔" اس نے سعد کا کھلتا منہ دیکھ کر انگلی اس کے منہ پر رکھی۔۔۔کیونکہ وہ پھر بکواس کرنے لگا تھا۔

"اور مجھے یہ سب انھوں نے ہی بتایا تھا۔ کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ بابا آتے ہوئے اسے بھی اپنے ساتھ ہی کے آئیں بس اسی لیئے۔۔۔اور اب کچھ نہیں ہے بتانے کو اس لیئے کوئی کچھ مت پوچھنا۔۔۔اللہ کا واسطہ ہے تمہیں۔۔۔"

کہتے ساتھ ہی اس نے بدلہ اتارنے کے لیئے سعد کو ایک دو ٹکا بھی دی ئے تھے۔۔اور فورا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"سعد کھڑا ہو۔۔۔بلال کھڑا ہو۔۔۔۔ون، ٹو، تھری۔۔۔ گو" راحم خود تو کھڑا ہی تھا۔۔۔اور ان دونوں کو بھی کھڑا کیا۔۔زوہان اس کی شکل دیکھ رہا تھا۔۔اس کی کاؤنٹنگ پر اسے لگا کہ سب اسے ماریں گے تو بے چارے نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا مگر یہ کیا۔۔اس نے جب ہاتھ ہٹایا تو وہ سب وہاں کہیں بھی نہیں تھے۔۔یعنی جی ہاں یعنی وہ اسے چھوڑ کر بھاگ چکے تھے۔۔۔اور بے چارہ انھیں کوستا ہی رہا۔۔۔کیونکہ اس کے پاس جانے کے لیئے فی الحال گاڑی نہیں تھی۔۔۔اب اسے کیب سے گھر جانا تھا۔۔۔

وہ جب نیچے آنے لگا تو اسے ایک ویٹر نے روکا۔۔

"سر ایکسکیوزمی سر۔۔" وہ ویٹر اس کے پاس آیا۔

"جی؟" اس نے رک کر پوچھا۔

"سر یہ بل پے نہیں کیا آپ لوگوں نے" اس نے بل اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

"کیوں وہ باقی سب پے کر کے نہیں گئے کیا" اس بے چارے کی قسمت ان انکل کے ملتے ہی پھوٹ پڑی تھی۔

"جی نہیں انھوں نے کہا کہ بل آپ پے کریں گے۔۔۔ سر پلیز جلدی پے کر دیں کاؤنٹر پر جا کر" وہ تو بل پکڑا کر یہ جا وہ جا۔۔۔

اور ہائے زوہان۔۔۔۔اس نے اپنا والٹ نکالا اور بل پے کیا ساتھ میں اپنے لی ئے کیب کا بھی آرڈر دیا۔۔۔دل ہی دل میں وہ سب کو اس وقت کتنی صلواتیں دے رہا تھا وہ ہی جانتا تھا۔۔۔

"چھوٹے بھائی۔۔۔۔میری کل سالگرہ ہے۔۔۔"زرباب چائے کا بھاپ اڑاتا مگ لے کر صوفے پر بیٹھی۔۔

"اچھا۔۔۔پتا نہیں "اس نے موبائل میں سر جھکائے الٹا ہی جواب دیا۔

"بھائیی۔۔۔۔"وہ روہانسی ہو گئی تھی۔۔

"ارے ارے۔۔۔شاہ زیب کیا بد تمیزی ہے بہن کی بات سن لو پہلے۔" جہانزیب نے اپنے سے چھوٹے بھائی کو گھرکا۔۔تو وہ ادب سے سیدھا ہو کر بیٹھا پر سر اب بھی موبائل میں ہی جھکا تھا۔

"چھوٹو۔۔۔سن لو نا اب" وہ کشن اٹھا کر اسے رسید کرتی بولی۔

"کیا ہے۔۔۔گیم تو پورا کرنے دو ورنہ میں آؤٹ ہو جاؤں گا۔" اس نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔۔اور دونوں پیر صوفے کے اوپر چڑھا کر بیٹھا۔

وہ اس کی حرکت دیکھتی پیر پٹخ کر وہاں سے چلی گئی۔۔

جبکہ جہانزیب ان دونوں کی نوک جھوک کو مسکرا کر دیکھتا رہا۔

"امی جان" وہ روتی ہوئی کمرے میں پہنچی۔۔

"کیا ہوا۔۔۔زرباب" وہ جو ابھی کمرے میں آئی تھی ماں کو لیٹا دیکھ کر ان کے سرہانے بیٹھ گئی۔

"آپ کے چھوٹے لاڈلے فضول انسان ہیں بلکل۔۔۔ماں میں آپ کو سچ بتا رہی ہوں۔۔۔" وہ لیٹی بول رہی تھی تب ہی کمرے میں شاہ زیب داخل ہوا۔

"اوئے ے ے ے کیا بول رہی ہو تم میری ماں کو میرے بارے میں۔۔۔" وہ آستینیں چڑھاتا ہنسی دبا کر اس کے پاس آنے لگا تو وہ ہنستے ہوئے چیخنے لگی۔۔اور کمرے سے بھاگ نکلی۔۔۔

رات کا وقت تھا گھر کے سب ہی مکین سو چکے تھے۔۔وہ اپنی ماں کے ساتھ کمرے میں سوتی تھی۔۔۔اور دونوں بھائی الگ کمرے میں ہوتے تھے۔۔جبکہ ایک داخلی کمرہ مہمانوں کے لی ئے مختص کیا گیا تھا۔۔

وہ سونے کے لی ئے لیٹی تھی مگر بار بار ایک ہی چہرہ آنکھوں کے سامنے آرہا تھا۔۔جو روزانہ اس کے لی ئے وہاں آتا تھا شاید۔

"تم اس سے بات تو کرو۔۔۔"

"تم کوشش تو کرو۔۔۔ "

"تم کیوں اسے اور خود کو پریشان کر رہی ہو۔۔"

"وہ روز تمہارے لیئے آتا ہے یہ ہم دونوں جانتے ہیں"

عائشہ کے روزانہ کے کہے جانے والے جملے اس کے دماغ میں ہل چل مچا رہے تھے۔۔ نیند تو آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

وہ اٹھ بیٹھی اور کل صبح کی باتیں پھر سے اس کے ارد گرد چکر کاٹنے لگیں۔۔

"سنو تم کل اس سے ملو گی اگر وہ آیا تو۔۔لازمی۔۔۔"اس نے انگلی اٹھا کر وارن کیا۔۔

"کیوں لازمی کیوں۔۔۔اور اس سے کیا ہو گا؟"اس کی بے تکی بات پر منہ بگڑا تھا۔

"اس سے تمہاری اور اس کی عقل ٹھکانے پر آئے گی۔۔۔۔ بھئی کم از کم یہ تو پتا چلے گا کہ وہ ہینڈسم تمہیں روز روز کیوں دیکھنے آتا ہے وہ بھی کار میں۔۔۔ "
عائشہ کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔۔۔اور زرباب تپ رہی تھی۔

عائشہ کو یونہی تو مزہ آرہا تھا۔۔

"دوستوں کو تپانے میں جو مزہ ہے وہ تو محبوب کی مسکراہٹ میں بھی نہیں ہے۔۔"
زرباب پیر پٹخ کر جیسے ہی آگے بڑھنے لگی پیچھے سے عائشہ کی آواز آئی تو اس نے پیچھے مڑ کر اسے گھورا اور پیٹ میں مکہ مار کر آگے بڑھ گئی۔۔۔

اور نا جانے کتنی دیر تک عائشہ اپنا پیٹ پکڑے کھڑی رہی۔

جیسے ہی منظر دھندلایا تو وہ سر جھٹکتی مسکراہٹ چھپائے بغیر کھڑکی کے پاس آئی۔۔ کھڑکی کے پٹ کھولے تو ٹھنڈی اور تازہ ہوا نے اس کا استقبال کیا۔۔

اس نے نیلے آسمان پر چمکتے چاند کو دیکھا جو آج تیز روشنی لیئے ہر چیز کو روشن کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ وہ خاموشی سے بس اپنے بارے میں سوچے گئی۔۔۔

"آخر کیوں وہ میرا پیچھا کرے گا۔۔۔وہ بھی کار والا شخص۔۔ مجھ میں ایسا کیا ہے۔۔۔؟"

بہت سے ایسے سوال تھے جس کے جواب اس کے پاس نہ تھے۔۔

وہ روز جب بھی گھر سے نکلتی تو کالج کے روڈ تک پہنچنے پر وہ اسے وہاں روزانہ نظر آتا ۔۔۔مہنگی واچ بھی ہاتھ پر ہمیشہ بندھی رہتی۔۔۔۔کار سے ٹیک لگائے وہ کھڑا رہتا۔۔

وہ ڈائری لکھنے کی کوئی خاص شوقین نا تھی مگر جب کوئی بات پریشان کرتی تو اسے ڈائری میں اتار لیا کرتی۔۔اب بھی وہ وہی کر رہی تھی۔۔

لیکن یہ سب صرف چند دن تک رہا۔۔

پھر کچھ دن بعد وہ اس کا پیچھا کرنے لگا اور کالج کے گیٹ تک اس کا پیچھا کرتا وہ ڈر کی وجہ سے تیز تیز چلتی اور اندر گھس جاتی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد جھانکتی تو وہ وہاں نہیں ہوتا۔۔

پہلے اسے لگا کہ وہ کسی اور کے لیئے آتا ہے مگر یقین تب آیا جب وہ اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا کچھ فاصلے پر جب وہ رک گیا تو وہیں کچھ دور کھڑے لڑکوں نے زرباب کو اکیلا سمجھ کر،،،اس کا راستہ روک دیا اور اس سے بدتمیزی کرنی شروع کی۔۔۔

اور کچھ نے ہوٹنگ کرنی شروع کی۔۔۔ تو وہ بے قابو ہو گیا۔۔اور آگے بڑھ کر تمام لڑکوں کی اچھی خاصی دھلائی کر ڈالی۔۔۔

اور اسے باحفاظت اس کے کالج تک چھوڑا وہ تو اس قدر کی گھبرائی ہوئی تھی کہ اس کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔۔۔

دو دن تک اس نے چھٹی کی۔۔۔ کالج جانے کی اس میں ہمت ہی نہ تھی۔۔

زرباب کو خود کے بارے میں ڈائری میں لکھنا کچھ خاص پسند نہیں تھا۔۔ کیونکہ اسے ڈر تھا کہ اگر کوئی پڑھ لے گا تو اس کے بارے میں کیا سوچے گا۔اسی وجہ سے وہ افسانوں کی طرح اپنی باتیں اس میں اتارتی تھی۔۔

صبح گلی سے مرغے کی بانگ پر اس کی آنکھ کھلی۔۔۔تو وہ اٹھ کر نماز پڑھنے لگی۔۔۔نماز پڑھ کر کالج جانے کے لیئے تیار ہوئی۔۔۔ناشتہ کیا۔۔۔اور جانے کو پر تولنے لگی۔

"زرباب۔۔۔سب ٹھیک ہے نا۔۔؟"اس کی امی نے اس کی پریشانی شاید بھانپ لی تھی۔

افف یہ مائیں۔۔۔

"جی جی امی جان سب ٹھیک ہے"اس نے خود پر قابو پا کر کہا۔۔

"نہیں پر مجھے ایسا نہیں لگ رہا۔۔۔ایسا لگتا ہے کہ تم پریشان ہو بہت۔۔۔۔کافی دن سے میں دیکھ رہی ہوں کہ تم کچھ پریشانی میں ہو۔۔۔"وہ اس کا چہرہ تکتی بول رہی تھیں۔۔اور اسے حیرت میں ڈال رہی تھیں۔

"بتاؤ مجھے کیا بات ہے۔۔۔اگر ضروری بات ہے تو مجھے بتا سکتی ہو تم۔"انھوں نے لفظوں پر زور دے کر کہا، مگر وہ ٹال گئی۔

"نہیں امی جان ابھی بس لیٹ نہ ہو جاؤں اسی لیۓ جلدی جلدی کر رہی ہوں" اس نے بیگ میں بکس ڈالی۔

"تو تم بھائی کے ساتھ چلی جاؤنا اپنے۔۔" انھوں نے ہاتھ واش بیسن سے دھوتے ہوۓ اسے مڑ کر کہا۔

"ن۔۔۔۔ نہیں امی جان۔۔ میں میں خود جاؤں گی آپ میری وجہ سے انھیں پریشان مت کیا کریں۔۔۔۔ "

"اوکے اللہ حافظ۔۔" اس نے فوراً تیاری مکمل کر کے باہر کو بڑھتے کہا۔۔

وہ اپنی اس بیٹی کی پاگلوں والی حرکتوں پر صرف مسکرا دیتیں۔

آج اس نے ملنے کی ہمت کی تھی۔۔اور اب وہ دونوں ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے۔۔۔ایک دوسرے کے آمنے سامنے۔۔

فی الوقت خاموشی کو مقابل کی آواز نے توڑا۔

"کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"انگلیاں چٹھکاتی زرباب کی سانس تیز ہونے لگی۔۔۔

"ج۔۔جی"بغیر دیکھے کہا۔

"کیسی ہیں؟"وہ بغور اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں،آ۔۔آپ کیسے ہیں۔۔؟"وہ کچھ کا کچھ کہہ گئی۔مقابل مسکرایا۔۔

"میرا بہت برا حال ہے قسم سے۔"اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔

"وہ کیوں؟"اس کی جھکی نظریں پہلی بار اس تک اٹھیں۔۔

"وجہ بتاؤں"؟وہ بات بڑھا رہا تھا۔

"ج۔۔جی"واپس سر جھکا لیا۔

"آپکی وجہ سے"وہ اسے پھر سے نظریں اٹھائے حیرت سے دیکھنے لگی۔اور مقابل پر سکون تھا۔

"م۔۔میں کیسے..؟"وہ گھبرا رہی تھی۔۔۔

"آپ گھبرا کیوں رہی ہیں۔۔۔؟کیا کوئی ہے یہاں پر۔۔۔آپ بار بار مڑ کر اپنے دائیں بائیں دیکھ رہی ہیں۔۔"اس نے اس کی گھبراہٹ کو دیکھ کر کہا۔

"ن۔۔۔ن۔۔ نہیں کوئی نہیں ہے۔۔وہ۔۔۔۔م۔۔۔مجھے ج۔۔جانا ہے جب ہی"
بڑی مشکل سے چہرے پر آتا پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔۔۔ہم چلتے ہیں ہم کل مل کر بات کر لیں گے۔۔۔"اس نے آسانی کی۔۔

"ن۔۔ نہیں کل کل نہیں پلیز زآپ ابھی بتادیں کہ آپ روزانہ میرا پیچھا کیوں کرتے ہیں۔۔۔اور میرا نمبر آپ کے پاس کیسے آیا۔۔۔؟"اس نے چند دن پہلے کا میسج یاد کرتے ہوئے کہا۔۔

"اس دن بھی آپ نے مجھے ان لڑکوں سے سیف کیا۔۔اس کی وجہ۔۔؟"وہ بات کر رہی تھی،اس کے لیئے یہ کافی تھا۔۔البتہ اب اس کی گھبراہٹ زرا کم تھی۔

"وجہ آپ ہیں نا۔۔میں نے بات کے آغاز میں ہی آپ کو بتا دیا تھا کہ آپ میرے ہر ری ایکشن کی وجہ ہیں۔۔"اس نے ٹانگ پر ٹانگ جمائی۔اور مزید سکون سے بیٹھا۔

"مطلب؟"اس کی آنکھیں دھوپ کے چہرے پر پڑنے سے چندھیا گئی۔

"مطلب یہ کہ۔۔۔۔۔آئے رئیلی لو یو سو مچ۔۔۔۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے پاس آکر اس پر جھکا۔۔اس کی سانس تھمی۔۔۔اور کچھ پل کے لیئے اس پر سایہ چھا گیا۔۔

"ک۔۔کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔د۔۔دور ہٹیں۔۔۔"وہ بوکھلا گئی۔۔۔

وہ اس کے پاس سے رشین سالاد کی پلیٹ اٹھا کر مسکراہٹ دباتا واپس چیئر پر بیٹھا۔۔

زرباب کی سانس میں سانس آئی۔۔۔پاگل انسان۔۔۔دل ہی دل میں اسے اس لقب سے نواز کر وہ اسے گھور رہی تھی۔۔

سالاد کھاتے ہوئے اسے محسوس ہوا کہ وہ اسے دیکھ رہی تھی پر اس نے نظریں نا اٹھائیں وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے دیکھتی رہے۔۔

"اب میں آپ کا جواب جاننا چاہتا ہوں۔۔۔یقیناً آپ رضامند ہوں گی میرے فیصلے سے ۔۔۔ڈویولومی؟"اس نے پلیٹ پر جھکے جھکے ہی کہا۔

"نو۔۔۔نوٹ ایٹ آل۔۔۔"نظریں گھما کر جواب دیا۔۔بھلا یہ کیسے ممکن تھا۔

"وائے۔۔؟گھور تو آپ مجھے ایسے ہی رہی تھیں جیسے آپ بس،اب مجھے اپنے ساتھ گھر لے جانے پر بھی راضی ہو جائیں گی۔۔۔"وہ میٹھا سا طنز کر رہا تھا۔۔۔اور زرباب حیران تھی کہ وہ دیکھ ہی نہیں رہا تھا۔۔اس کے باوجود بھی اسے یہ معلوم تھا کہ وہ اسے دیکھ رہی ہے۔۔

وہ حیران ہوئی

"آپ نے تو دیکھا بھی نہیں پھر آپ کو کیسے پتا؟"اس نے حیرت سے منہ کھولے پوچھ بھی لیا۔

"وہ سنا ہے آپ نے،، کہ۔۔۔دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔۔۔۔بس وہی ہوا میرے ساتھ بھی۔۔۔"وہ ایک نظر اس پر ڈالتے ہوئے پھر سے کھانے میں مصروف ہو گیا تھا تاکہ وہ ریلیکس رہے۔

"فضول مت بولیں۔۔۔۔میں تو آپ کا نام تک نہیں جانتی۔۔۔پھر رر رآپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں۔۔۔۔جہاں تک میرا خیال ہے آپ بھی مجھے نہیں جانتے ہوں گے۔۔۔ "

اسے اب یہاں بیٹھنا اپنے وقت کا ضیاء لگ رہا تھا۔۔اسے احساس ہو رہا تھا کہ اب چلے جانا چاہیئے۔

"امم۔۔۔ایک منٹ میں آپ کو جانتا ہوں آپ کا بیک گراؤنڈ بھی جانتا ہوں۔۔۔۔"
زرباب کے لیئے اس کی بات حیران کن تھی۔

"آپ کا نام زرباب گل ہے اور آپ کے دو بڑے بھائی ہیں اور مدر بیمار رہتی ہیں
۔۔۔۔والد صاحب نہیں ہیں۔۔۔۔آپ کے دونوں بھائی جاب کرتے ہیں ایک
گورنمنٹ جاب کرتا ہے اور دوسرا یونہی بس چھوٹی موٹی جاب کر لیتا ہے۔۔۔ "

اس نے کھانا چھوڑ کر دونوں ہاتھ ٹیبل پر جمائے اپنی بات جاری رکھی،

"مگر خیر ہے۔۔۔۔مجھے آپ سے غرض ہے اور آپ کالج اسٹوڈنٹ ہیں۔۔۔یہ تو ہو گیا
آپ کا تعارف۔۔۔"زرباب کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا اور وہ مسکرانے لگا۔۔

"اب میں اپنے بارے میں بتاتا ہوں۔۔۔"اس نے زرباب کو موقع دیئے بغیر کہا۔

"میرا نام۔۔۔۔بازل ہے۔۔۔بازل شہریار۔۔۔میرے والد کا تو کروڑوں کا بزنس ہے۔۔۔۔چونکہ مجھے بزنس میں کوئی انٹرسٹ نہیں، سو میں نے اپنے لیئے ایک بیوٹیفل سا ارینجمنٹ کیا ایک شاپ کا جس میں۔۔۔میں خود کی کی ہوئی پینٹنگز کو بنا کر فروخت کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔جس میں مجھے پانچ، دس لاکھ کی انکم ہو جاتی ہے۔۔۔یعنی میں اپنے پیروں پر کھڑا ہوں بلکل ویسے ہی جیسا ایک لڑکی کے گھر والوں کو چاہیئے ہوتا ہے "

وہ بے اختیار مسکرایا۔۔

زرباب اس کی مسکراہٹ دیکھتی رہ گئی۔۔کیونکہ وہ بے حد خوبصورت خوبرو نوجوان مرد تھا۔۔البتہ اس کا منہ ابھی تک کھلا ہی تھا

۔

"ویسے۔۔۔۔۔اس سے کم بھی ہو جاتی ہے۔۔۔اگر یہ نٹنگنز کم بناؤں تو۔۔۔۔ویسے میرے ابو نے مجھے کوئی سپورٹ نہیں کی ہے۔۔۔۔اس سب میں۔۔۔۔وہ بہت کھڑوس ٹائپ ہیں۔۔اور۔۔ "

"اشششش ایسے بابا کو نہیں کہتے۔۔"اس نے کرب سے کہا۔۔

آگے بولتا بازل ایک دم رکا۔پھر اسے دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ وہ ایسا کیوں کہہ رہی تھی۔۔

اس نے پھر دوبارہ سے کہنا شروع کیا۔۔

"ٹیک اٹ ایزی۔۔۔وہ دوست بھی ہیں میرے۔۔۔۔خیر ماما اچھی ہیں۔۔۔بہت سپورٹیو۔۔۔اینڈ ہاں ایک اور بات، یہ بہت امپورٹنٹ ہے آپ کے لیئے۔۔۔۔"

"میرے لیئے؟" وہ اب تک حیران ہی تھی۔

"ہمم ہیں ری ماما کو آپ کے بارے میں پتا ہے۔۔" اس نے دھماکا کیا۔۔۔اسے دلچسپی سے سنتے اس بات پر اس نے گھور کر اسے دیکھا۔۔وہ وقت کی دیری کو بھول گئی تھی۔۔

"پاگل ہو آپ۔۔۔میں ن۔۔نہیں کر سکتی آپ سے کچھ بھی۔۔۔آپ ایسا مت کریں" اس نے انگلیوں کو مروڑنا شروع کر دیا۔۔

"امم یہ حرکت مت کرو۔۔۔" بازل کو انگلیاں مروڑنے کی عادت بری لگی اس کی۔۔

"اچھا اچھا لسٹن۔۔۔۔میں آپ کے علاوہ اور تو دیکھو کسی سے بھی شادی نہیں کروں گا۔۔۔اور میرے پیرنٹس رضامند ہیں اس رشتے پر۔۔۔کیونکہ میں اکلوتا ہوں۔۔۔" اپنے مخصوص لہجے میں بولا۔۔۔اسے بس اپنی ہی پڑی تھی۔۔زرباب کو اس وقت بس یہی لگا۔

"آپ سمجھ نہیں رہے۔۔۔۔دیکھیں میرے بابا بہت اچھے عزت دار آدمی تھے۔۔۔میرے بھائی بہت اچھے ہیں۔۔۔وہ دونوں مجھ پر ٹرسٹ کر کے ہی مجھے گھر سے کالج تک اکیلے آنے دیتے ہیں پلیز زز آپ گھر تک نہ آیئے گا میں بس یہی کہنے آئی تھی۔۔۔"

وہ اچانک ہی بدلی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں ضبط کے مارے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔ مگر اس کا لہجہ بہت نرم تھا۔۔۔اس نے کبھی کسی سے سختی سے بات نہ کی تھی۔۔۔۔ہمیشہ نرم آواز سنی تھی اور بولی تھی۔۔

"بیٹھ جاؤ واپس۔۔۔زرباب"اس نے اونچا بولا تو آس پاس کے لوگ انھیں دیکھنے لگے وہ گھبرا کر فوراً بیٹھ گئی۔۔

"میری بات سمجھو میں آپ سے بے حد محبت کرتا ہوں۔۔۔آپ کو کسی اور کے لیئے نہیں چھوڑ سکتا پلیز سمجھو۔۔۔۔

آپ بہت خوبصورت ہو۔۔۔۔"ساتھ ساتھ وہ اس کی تعریف بھی کر گیا تھا۔۔اب آواز دھیمی تھی۔وہ نہ بھی کہتا تب بھی اس کی آنکھیں سب کچھ کہہ رہی تھیں۔۔وہ کمال شخص تھا۔۔۔جو اس کی حیاتِ زندگی میں زبردستی گھسنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"اور پھر میری فیملی کو کلاس ڈیفرنس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ٹرائے ٹو انڈر اسٹینڈ۔۔پلیز زززز رباب۔۔۔" وہ بے چین سا تھا۔۔اسے چین چاہیئے تھا۔۔اس کے جزبات احساسات اس کی آنکھوں میں ابھر رہے تھے۔۔
اس کی خوبصورت آنکھیں سب بیان کر رہی تھیں۔

"آپ مجھے اتنا کیسے جانتے ہیں؟" اس نے وہ سوال کیا جسے سوچ سوچ کر وہ پاگل ہو رہی تھی۔

"وہ تھوڑی سی لمبی کہانی ہے۔۔پھر کبھی سہی۔۔" وہ ٹال گیا۔۔

"ابھی کیوں نہیں۔۔؟" بھنویں اچکا کر سوال کیا۔

"کیونکہ ابھی اتنی حسین لڑکی میرے پاس بیٹھی ہے میں اسے دیکھوں یا بات کروں فیصلہ زرا مشکل ہے میرے لی ئے۔۔۔"اب وہ زرباب کو شوخی لگا۔۔

"پلیززز آپ خاموش ہو جائیں۔۔۔ایسی بات مت کریں میرے ساتھ پلیززز۔۔۔" اس نے پھر سے انگلیاں چٹھکانی شروع کر دیں۔۔۔

"اہمم نہ کرو بھئی۔۔۔خیر میں آپ کو اس بارے میں تفصیل سے کال پر بتاؤں گا مگر آج نہیں کل یا پر سو شام میں۔۔۔"اس نے تو ایک اور مشکل کھڑی کر ڈالی۔۔

"ک۔۔۔کیوں ں س۔۔۔م۔۔۔میرا مطلب ہے کہ کال کیوں "اس نے الٹا اسی سے سوال کیا۔۔

"تو مطلب آپ ملنا چاہتی ہیں تو ایسے ہی سہی۔۔۔"اس نے کندھے اچکا کر کیا خوب انجوائے کیا تھا اسے۔

"ارے۔۔۔نہیں میرا مطلب ہے کہ پلیز کال پر میں کیسے بات کروں گی۔۔۔۔"اس کے لیئے یہ کام مشکل تھا۔

"میں کال کروں گا،اور آپ ریسیو کریں گی بھی۔۔۔۔ورنہ۔۔۔"

وہ رکا۔۔

"ورنہ" وہ گھبرائی۔

اس کی گھبراہٹ واضح تھی۔

۔ورنہ میں گھر آجاؤں گا۔۔۔"اسے شاید صرف دھمکیاں ہی دینا آتا تھا۔۔

بات بات پر وہ اسے صرف دھمکا رہا تھا۔

"یہ کیا حرکت ہے۔۔۔آپ ایسا نہیں کر سکتے ہیں" وہ اسے کچھ بھی ٹھیک سے کلئیر نہیں کر پا رہی تھی۔

"ہاں نہیں کر سکتا اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ کال ریسیو کر لینا۔۔۔پھر بات کروں گا۔۔۔

"اس نے گھڑی دیکھی۔۔۔وہ ایک گھنٹہ مکمل ہو جانے کا بتا رہی تھی۔۔وہ ایک بار پھر

مسکرایا۔۔کیونکہ جس کے لیئے وہ خود کو تھکا رہا تھا وہ آج اس کے پاس بیٹھی تھی۔۔وہ بھی اتنی دیر۔۔۔

اس کے لیئے یہ لمحہ گزارے ہوئے تمام لمحوں سے بہتر تھا۔۔

"اب دیر نہیں ہو رہی کیا آپ کو۔۔۔؟" بازل نے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اس کی بات پر زرباب خواہ مخواہ ہی شرمندہ ہونے لگی اور

سامان لے کر اس کو کھڑا ہوتا دیکھ خود بھی اٹھ کھڑی ہو گئی۔۔

"بس بس اب بہت ہو گیا۔۔۔اب میں بیٹھ جاتا ہوں بھئی" زیب اپنی تین سالہ بیٹی کے ساتھ بھاگتے بھاگتے تھکنے لگے تھے۔۔

"کیا بابا آپ تو تھک بھی گ ئے۔۔۔۔ماما دیکھیں نا بابا بھی نا بوڑھے ہو گ ئے ہیں۔۔۔ بلکل ہی" وہ ہنستے ہوئے زیب کی شکایات اپنی ماں سے کرنے لگی۔

"ہاہاہاہا اچھا بچو وو اور ابھی جو میں بھاگا جا رہا تھا تب نہیں کہا۔۔" زیب نے اس ننھی سی بچی کو دیکھا۔۔

تو وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنستے ہوئے اپنی ماں سے لپٹ گئی۔۔۔انھوں نے بھی اسے گود میں بھر لیا۔۔اور زیب کے ساتھ ہی بینچ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔شام کے وقت وہ لوگ فاطمہ کو لے کر پارک چہل قدمی کے لی ئے نکل آئے تھے۔

اس کا نام حرمین فاطمہ تھا مگر سب اسے پیار سے حرم یا فاطمہ کہتے تھے۔

وہ شام کے وقت آئے تھے اور اب رات ہونے کو تھی۔۔۔تو کشور اور زیب کھانے کی غرض سے اب وہاں کے فوڈ کورٹ کی طرف بڑھنے لگے۔۔

جہاں زیب کو ان کی بہن بیٹھی نظر آئی تھی۔۔۔

"وہ دیکھو کشور۔۔۔وہاں بہن بیٹھی ہے واہ بھئی۔۔چلو یہ لوگ بھی یہاں گھومنے آئے ہیں۔۔۔"انھوں نے اپنی بیوی سے کہا تو وہ بھی سر ہلاتی ان کی تقلید کرنے لگیں۔

"ہاں بھئی گھومنے پھرنے آئے ہو دونوں،،، میرا بچہ بھی آیا ہے۔۔"زیب نے اپنے بھانجے کو پیار کیا۔۔جو بارہ سال کا تھا۔۔اسے پیار کر کے زیب نے اپنے بہنوئی سے مصافحہ کیا اور وہ کشور اپنی نند سے باتوں میں مصروف ہو گئیں۔۔۔

"اور بھابھی سب کیسے ہیں گھر پر؟"اس نے فوڈ کورٹ تک پہنچ کر پوچھا۔۔

"ہاں اللہ کا شکر ہے بس۔۔۔سب اچھا ہے۔۔۔تم آئی نہیں آؤ کسی دن۔۔۔ہمارے بچے کو بھی لے کر آؤ"کشور نے حرمین کے ساتھ کھیلتے اس کے بیٹے کو دیکھ کر پیار سے کہا۔

"بھیا۔۔۔شازم بھیا۔۔۔"حرمین کی آواز پر سب نے مڑ کر دیکھا۔۔تو شازم زمین پر گرا ہوا تھا اور حرمین رو رہی تھی۔۔

"ارے ارے کچھ نہیں ہوا۔۔ڈول دیکھو میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ بلکل "وہ فورا کھڑا ہو کر اسے پیار سے چپ کروانے لگا۔۔۔

اس سے پہلے سب اٹھ کر ان کے پاس آتے،اسے اٹھتا دیکھ وہیں رک گ ئے،ان دونوں میں اتنی محبت دیکھ کر سب مسکرانے لگے۔۔

"دیکھو تو سہی ماشاءاللہ۔۔۔کتنا پیار ہے بچوں میں۔۔"زیب کی بہن نے پیار سے کہا۔

"ہاں دعا کرو بچو میں یہ محبت قائم رہے،،، کیونکہ یہ بچے ہی تو ہوتے ہیں جو ہمارے بعد رشتوں کو جوڑے رکھتے ہیں"انھوں نے تشکر سے اپنی نند کو دیکھ کر کہا۔

شازم اور حرمین اب واپس کھیل میں لگ چکے تھے۔۔۔شازم بڑا تھا مگر وہ اپنی اس ننھی سی کزن کا بہت خیال رکھتا تھا۔اسے ہمیشہ یاد رکھتا تحفے تحائف دیتا۔۔۔اس کے ساتھ دیر تک کھیلتا رہتا۔۔۔

"وقت ایسے پنکھ لگا کر اڑنے لگتا ہے کہ بعض دفعہ انسان کو پتا ہی نہیں چلتا کہ وقت کب اور کہاں گزرا۔۔۔"جہانزیب اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھے بات کر رہے تھے۔۔۔

"آج ان پرانی یادوں کو تازہ کرنے کا دل کیا تو تم سے کہہ دیا۔۔" جہانزیب گل نے مسکرا کر کہا۔۔

ان کی مسکراہٹ کو وصول کرتے ان کی بیوی بھی مسکرائیں۔۔

"واقعی میں دیکھو تو سہی ذرا کتنی جلدی وقت گزر جاتا ہے۔ایسا لگتا ہے کہ بس ابھی کل کی ہی بات تھی۔اور دیکھو میری بیٹی اتنی بڑی بھی ہو گئی ہے۔" ان کے چہرے پر اب داڑھی بڑھ چکی تھی۔۔۔وہ وقتاً فوقتاً داڑھی پر ہاتھ پھیر رہے تھے۔۔۔

کشور وہاں سے اٹھ کر حرمین کے پاس چلی گئیں جو مسلسل چیخ و پکار مچا رہی تھی۔۔

"کیا ہوا ہے بھئی۔۔۔؟" وہ سخت تیور لیئے اس پر آدھمکی۔۔۔

"ماما۔۔۔ بھئی دیکھ لیں زرا آپ نے کہاں رکھے تھے میرے ائیر بڈ مل ہی نہیں رہے۔۔۔۔ پلیز جلدی ڈھونڈ دیں مجھے جانا ہے۔۔۔" وہ بھاگم بھاگ اپنا کام کر رہی تھی ۔۔۔اور اب شیشے کے آگے کھڑی بالوں کو پونی ٹیل میں باندھ رہی تھی۔۔

"یہ بالوں کو ایسے کیوں رکھتی ہو۔۔۔ انھیں باندھو فوراان میں بل ڈلے ہونے چاہیئے۔۔۔ چلو جلدی۔۔۔۔ شاباش" وہ اس کے بالوں پر چوٹ کرتی بولیں تو اس کا منہ بن گیا۔۔

"نو ماما وہاں برتھ ڈے پارٹی ہے میری دوست کی۔۔۔ اور سب بال کھلے چھوڑ کر آئیں گے۔۔۔ آپ مجھ سے کہہ رہی ہیں کہ میں بال باندھ لوں۔۔۔" وہ صدمے سے نروٹھے لہجے میں بولی۔۔

"ہر گز نہیں۔۔۔اب فورا باندھو ورنہ میں جانے نہیں دوں گی۔۔۔"

"بھئی ماما کیا ہے یار۔۔"ناراض چہرہ لیئے سب چھوڑ چھاڑ کر وہ واپس بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

"اسلامُ علیکم مومانی کیا ہوا ہے۔۔۔؟"اسی لمحے شازم اندر آتا اسے ناراض بیٹھا دیکھ کر پوچھنے لگا۔

وہ جینس ٹی شرٹ میں اپنے کثرتی بازو لیئے اپنی مکمل وجاہت کے ساتھ اندر آیا۔۔ اس کے پرفیوم کی خوشبو نے ہر جگہ کو مہکا دیا تھا۔

"افففف شکر ہے شازم بھائی آپ آگ ئے دیکھیں نامامامو کہتی ہیں، کہ میں اپنے بال باندھ کر جاؤں۔۔۔اب آپ ہی بتائیں زرا میں بال باندھتی اچھی لگوں گی بھلا۔۔۔"وہ اسے آتا دیکھ نان اسٹاپ بولنا شروع ہو چکی تھی۔۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے،،بس بس میں سمجھ گیا ڈول۔۔اب تم اٹھو باقی تیاری تو کرو تب تک میں مومانی سے بات کرتا ہوں۔۔۔"وہ اس کے پاس بیٹھ کر دھیمے ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولنے لگا۔۔۔حرمین اس کے آگے بہت چھوٹی سی لگتی تھی۔وہ پتلی،نازک سی تھی۔۔

"اوکے تھینک یو۔۔۔شازم۔۔۔۔بھا"

بس بس بھائی کو بعد میں تھینکس کہنا ابھی جاؤ چلو"اس نے حرمین کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی اسے ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا۔۔

"ہاہاہہا۔۔۔اوکے اوکے۔۔۔۔ماما مجھے ائیر بڈ ڈھونڈ دیں جلدی سے" وہ کمرے سے باہر جاتے ہوئے واپس مڑ کر بولی۔۔

"ہمم۔۔۔۔خیریت شازم، آپ یہاں بیٹا وہ بھی اس وقت" وہ پریشان سی اس کے پاس آئیں۔۔

"جی جی سب ٹھیک ہے۔۔میں تو بس ڈول کے لیئے ہی آیا تھا مومانی" اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

"کیا مطلب اس نے تمہیں بلایا ہے؟" وہ حیرت اور صدمے سے پوچھنے لگیں۔

"ہاہاہا جی جی اس نے مجھے رات کو کال کی تھی کہ آج اسے جانا ہے تو میں اسے پک اینڈ ڈراپ سروس دوں" اس نے سر کھجاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔ساتھ میں کشور بھی مسکرا دی۔۔

"چلو اچھا ہے۔۔۔دیکھو شازم بات یہ ہے کہ مجھے اس کی بہت فکر رہتی ہے وہ بہت چلبلی سی شرارتی سی ہے۔۔وہ دنیا کو نہیں سمجھ سکتی۔۔۔

اسے دنیا والوں کی چالاکیوں کی کوئی خبر نہیں ہے۔۔۔میں چاہتی ہوں کہ تم ہمیشہ اس پر اعتبار کرو۔۔اس کا خیال رکھو۔۔۔مجھے تو اس کے دوستوں کے بارے میں بھی نہیں معلوم۔۔اور نہ ہی مجھے اور آپ کے ماموں کو یہ سب پارٹیز وغیرہ پسند ہیں یہ تو صرف۔۔۔۔۔۔"

"جی جی یہ سب صرف میرے کہنے پر مانے ہیں آپ دونوں میں جانتا ہوں۔" وہ ان کے ہاتھ پر نرمی سے دباؤ ڈال کر بولا۔کیونکہ وہ ہی ہمیشہ خود بول کر اسے جانے کی اجازت دلوایا کرتا تھا۔

"ہاں۔۔۔مجھے صرف ایک فیور چاہیئے آپ سے۔۔۔"وہ ہچکچاتے ہوئے کہنے لگیں۔۔۔

"موما نی میں آپ لوگوں کا بیٹا ہوں نا آپ لوگ مجھے بیٹا کہتے ہیں نا۔۔۔۔۔پھر آپ مجھے ہر بات پر صرف حکم دیا کریں۔۔۔بتائیں کیا حکم ہے"اس نے سر جھکا کر کہا۔۔اور کشور اس پر واری واری گئیں۔۔

"بیٹا اس کے دوستوں کے بارے میں تم اس سے پوچھتے رہا کرو یہ ہمیں تو کچھ نہیں بتاتی ہے۔۔یہ جو دوست ہوتے ہیں نا اگر اچھے مل جائیں تو زندگی سنور جاتی ہے اور اگر برے مل جائیں تو انسان پھر کہیں کا نہیں رہتا۔۔۔"وہ اپنی پریشانی کی اصل وجہ بتانے لگیں۔۔ جس کی وجہ سے وہ کافی دن سے بے چین تھیں۔

"جی ٹھیک ہے بس اتنی سی بات آپ پریشان نہ ہوں میں سب سنبھال لوں گا۔"اس نے انھیں مطمئن کیا۔۔

اوراب وہ دونوں باہر گاڑی میں بیٹھنے کے لیئے نکل رہے تھے۔

کچھ ماضی کی جھلکیاں۔۔

دو دن پہلے۔۔۔۔

رات کا وقت تھا۔۔۔کشور ہمیشہ اس وقت سو جاتی تھیں۔۔۔آج نا جانے کیوں انھیں نیند نہیں آ رہی تھی۔۔۔وہ لیٹے لیٹے بیزار سی ہو چکی تھیں اس لیۓ اٹھنے لگیں۔۔۔اور پانی کا جگ کھالی دیکھ کر اسے بھرنے کے لیۓ کچن کی راہ لی۔۔

"ہاں ہیلو اب بولو۔۔۔کیا ہو گیا ہے۔۔۔کم آن میں برتھ ڈے پر نہیں آ پاؤں گی۔۔۔پلیز سمجھو تم اس بات کو۔۔"حرمین کچن میں کھڑی تھی۔۔آواز البتہ دھیمی تھی۔۔

مقابل کی بات سن کر وہ تپ گئی۔۔

"کیا مسئلہ ہے یہ ناراض ہونے والی دھمکی نہ دیا کرو جانتے ہو نا کہ میں کتنی محبت کرتی ہوں آپ سے"وہ اس وقت بے بسی سے بولی۔۔۔۔۔

اپنی محبت کے آگے بے بس۔۔۔

"اچھا بابا ٹھیک ہے میں کرتی ہوں کچھ۔۔۔آجاؤں گی برتھ ڈے پر اب خوش ہو جاؤ۔۔۔" وہ بات کو ختم کرتے کرتے مڑی تو اپنے پیچھے کشور کو کھڑا پا کر موبائل ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچا۔۔۔ماتھے پر ننھی سی پسینے کی بوندیں نمودار ہوئیں۔۔۔کہیں ماما نے سب سن تو نہیں لیا۔۔۔اووو اللہ جی پلیز ز ز نہیں۔۔۔وہ دل ہی دل میں مخاطب ہوئی۔

"کیا ہوا بیٹا۔۔۔اس وقت کس کا فون تھا۔۔۔سب ٹھیک ہے؟" کشور اس کے پاس آکر جانچتی نظروں سے اسے نرم آواز سے بولیں۔۔۔

مطلب ماما نے نہیں سنا۔۔۔شکر الحمد اللہ

وہ دل میں شکر ادا کرتی سکون کا سانس خارج کرتی۔خود کو کمپوز کرنے لگی۔۔

"ماما وہ دراصل۔۔۔الیشبہ کی کال تھی وہ کہہ رہی تھی۔۔۔کہ میں اس کی برتھ ڈے پارٹی میں ضرور آؤں۔۔۔"اس نے جھوٹ سچ ملا کر بتایا۔

"اچھا تو اسے پورا دن نکال کر یہی وقت ملا تھا"ان کو تفتیش ہوئی۔۔اور ہونی بھی چاہیئے تھی۔

"ماما۔۔۔وہ بس۔۔۔اب میں کیا کہوں۔۔۔"اس نے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا۔

"خیر چلو جاؤ سو جاؤ۔۔۔ صبح اٹھنا بھی ہے پھر صبح بات کریں گے۔۔اگر اب کال آئے تو منع کر دینا بابا نہیں مانیں گے تمہارے" انھوں نے اسے لفظوں پر زور دے کر دوبارہ ہدایت دی اور خود جگ بھرنے لگیں۔۔

اس کے جانے کے بعد کشور کے چہرے پر پریشانی کے آثار صاف نمایاں تھے۔۔۔انھوں نے سنا کچھ نہیں تھا مگر وہ اس وقت اس کا یوں بات کرنا وہ بھی دوست سے۔۔۔۔اور پھر پوچھنے پر گھبرا جانا۔۔۔۔انھیں فکر مند کر گیا تھا۔

وہ ماں تھیں۔۔۔آنکھوں سے سب جان لینے کا ہنر رکھتی تھیں۔۔۔وہ اس کی ایک ایک حرکت کو بغور دیکھ رہی تھیں۔

وہ اسی پریشانی میں ساری رات سوتی جاگتی کیفیت میں رہیں مگر کوئی حل نظر نہ آیا۔

صبح ہو گئی۔۔۔سب اٹھ گ ئے مگر وہ سوتی رہیں۔۔۔

"ماما طبیعت تو ٹھیک ہے آپ کی؟"حرمین ان کے پاس آکر بیٹھی اور انھیں ہلا کر اٹھانے لگی۔۔

"ہمممم۔۔ہاں ہاں"وہ بند آنکھوں سے نیم دراز بولیں۔

"ت۔۔۔تم اٹھ بھی گئیں؟"اسے اپنے پاس پا کر ان کی پوری آنکھیں کھل گئیں یقیناوہ دیر تک سوتی رہی تھیں۔

"تمہارے بابا؟"انھیں فورا جہانزیب کی فکر ہوئی۔۔

"جی جی ماما بابا چلے گ ئے۔۔۔میں نے آپ کے شوہر جی کو ناشتہ کروا کر بھیج بھی دیا کب کا۔۔۔"وہ عادتا مزاحیہ موڈ میں بولی۔۔تو کشور بھی تھکاوٹ سے مسکرا دیں۔۔

"مطلب یہ کہ میری بیٹی بڑی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔ہمممم"وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولیں۔۔

"ہاہاہا ہاجیی ماما"اس نے زور سے سر کو خم دے کر کہا۔

"ویسے ناشتے میں کیا دیا میرے مجازی خدا کو"انھوں نے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ماما پراٹھا۔۔۔"اس نے جواباً کہا۔۔

"اہمم جلا ہوا پراٹھا کہو۔۔۔جیسا مجھے کھلایا تھا تو بہ ہے بھئی۔۔۔"وہ کھڑے ہوتے ہوئے اسے پھر سے اس کا جلا ہوا پراٹھا یاد کرتی بولی۔۔۔

"کیا ہے ماما۔۔۔میں نے آپ کو جلا ہوا کھلایا تھا نا انھیں تھوڑی۔۔"وہ بھی اٹھ کر کمبل کو طے کرتے ہوئے انھیں ناراضگی سے دیکھتی بولیں۔۔۔

"کہیں پارٹی میں جانے کے چکر میں مکھن تو نہیں لگا رہیں انھیں۔۔۔"وہ مسکرا کر کمرے سے جاتے ہوئے پلٹیں۔۔

اور وہیں حرمین انھیں منہ کھولے دیکھنے لگی۔۔۔

"ماما۔۔ہر بات تومت سمجھ جایا کریں کچھ مجھے چپکے سے تو کرنے دیا کریں۔۔"وہ پیار سے ناراض چہرہ کرتی بولی۔۔

"ہاہاہاہاہا۔۔۔میری ڈرامے بازاولاداب ڈرامے بند کرواور آکر مجھے بھی ناشتہ دو۔۔۔" وہ باہر چلی گئیں۔۔اس بات کواپناوہم سمجھ کر بھولنے کی کوشش کرنے لگیں۔

"ماماتوبچوں کو کرواتی ہیں بچوں سے تھوڑی کرتی ہیں۔۔۔"وہ بھی کہاں کم تھی۔۔وہیں سے تیز آواز میں ہانک لگانے لگی۔

دوپہر کاوقت ہونے کو چلا تھا۔۔۔ناشتہ سے فارغ ہو کر وہ بازار سے سامان لینے حرمین کو ساتھ لے گئیں۔۔۔۔واپسی پر مغرب کاوقت ہو چکا تھا۔۔

گھر پہنچ کر سامان نکال کر سیٹ کیااور خود وہ نمازِ مغرب ادا کرنے لگیں۔۔۔

نماز سے فارغ ہو کر وہ حرمین کے کمرے کی طرف جانے لگیں تو وہ پھر سے موبائل پر کسی سے بات کرنے میں ہی مصروف تھی۔۔انھیں اندر آتا دیکھ کر تھوڑی بہت بات کرنے کے بعد کال منقطع کر دی۔۔

وہ وہیں بیڈ پر اس کے قریب جا کر بیٹھ گئیں

"جی ماما۔۔۔کیا ہوا کوئی کام تھا مجھے آواز دے دیتیں۔۔"وہ ان کے پیر پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔

"نہیں نہیں بس ویسے ہی آج تمہارے بابا نہیں آئے تو میں نے سوچا کہ میں تمہارے پاس ہی آجاؤں۔۔۔"افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔وہ رات سے پریشان پریشان تھیں۔۔۔کسی صورت بھی وہ حرمین کو اکیلا چھوڑنا نہیں چاہتی تھیں۔۔

"اوکے ماما۔۔۔ "

"کس کا فون تھا۔۔؟"سرسری انداز میں پوچھا۔

"ماما دوست کا تھا۔۔"مختصر جواب دیا

"کونسی دوست کا نام بتاؤ؟"اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"ماما ایک ہی تو ہے الیشبہ۔۔بس اسی کی کال تھی۔۔۔"اس نے گلہ تر کر کے کہا۔

"اچھا" فی الوقت وہ خاموش ہو گئیں۔۔

وہ دو دن بعد بازل کے بتائے ہوئے وقت پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کی کال کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

جانے انجانے میں اس کی کال کا انتظار کرنا اسے اچھا لگ رہا تھا۔۔وہ سیڑھیوں پر سر گھٹنوں پر جھکائے اس کی باتیں یاد کرنے لگی۔۔۔آج کل وہ تیار تیار سی رہنے لگی تھی۔۔اس نے

کہا تھا کہ وہ خوبصورت ہے اور وہ خود کو بار بار آئینہ میں دیکھ کر اس کی بات کے سہی ہونے کا یقین دلا رہی تھی۔

اسی لمحے موبائل رنگ کرنے لگا تو وائبریشن کے احساس سے وہ حوش میں آتی مسکرا کر کال ریسیو کر گئی۔۔۔ مسکراہٹ نے اس کے چہرے پر خود بخود جگہ بنالی۔ جس کا احساس اسے خود بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس وقت گھر میں وہ اپنی ماں کے ساتھ اکیلی تھی۔۔۔ وہ تو کمرے میں دوا لے کر سو چکی تھیں۔۔

"اسلامُ علیکم۔۔۔۔!!!" بازل کی آواز آئی۔

"وعلیکم اسلام.."اس نے جواباً کہا۔

"کیسی ہو؟"اس نے پوچھا۔

"میں۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔اور آپ کیسے ہیں۔۔۔؟"وہ جب بھی اس کی خیریت پوچھتا وہ پلٹ کر اس کی خیریت بھی دریافت کرتی۔۔اور یہ بات بازل کو اس کی اچھی لگتی تھی۔۔

"پتا ہے بس یہی بات اچھی ہے تمہاری کہ تم بھی میری فکر کرتی ہو"وہ دھیمی مخصوص آواز میں بولا۔

"خیر کیا کر رہی تھیں؟ "

"کچھ نہیں"

"مجھے یاد بھی نہیں"؟

"آپ کو تو بھول ہی نہیں رہی" وہ روانی میں بول تو گئی مگر پھر دانتوں تلے زبان دبائی۔۔۔

"آہاااا... تو یہ بات ہے۔۔ پھر میں آجاؤں جلد ہی اپنے پیرنٹس کو لے کر" وہ فوراً ہی شوخی ہوا۔

"ن۔۔ نہیں میں نے کہا نا کہ میرے گھر والے نہیں مانیں گے" اس نے کانپتے ہاتھوں سے فون کو پکڑ رکھا تھا۔

وہ پہلی مرتبہ اس طرح چوری چھپے کسی سے بات کر رہی تھی وہ غلط نہیں تھی مگر پھر بھی اگر کسی کو پتا چل جاتا تو وہ غلط ثابت ہو جاتی۔۔

"میں نے کہا نا کہ میں منالوں گا۔۔"اس کی آواز میں پختگی تھی۔

ایک اٹریکشن تھی جس کے تحت وہ اس سے دور ہونے کے بجائے اس کی طرف کھنچی چلی جا رہی تھی۔۔

"آپ نے کسی اور کام سے فون کیا تھا"اس نے یاد دہانی کروائی۔

"ہاں،ہاں مجھے یاد ہے۔۔۔۔جانتی ہو جب میں پہلی مرتبہ اس روڈ سے گزرا تو میں نے آپ کو دیکھا۔۔آپ نے پیلے رنگ کا جوڑا پہن رکھا تھا۔۔غالبا آپ کے کالج میں کوئی ایونٹ تھا۔

تو میں آپ کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔"وہ بول رہا تھا اور اس کی آواز کا ردھم ایسا تھا کہ وہ جانے انجانے میں ہمیشہ صرف اسے ہی سنتے رہنا چاہتی تھی۔۔

وہ کچھ لمحے خاموش رہا تو آواز ناپا کر زرباب خود بولی۔۔۔

"پھر "

"پھر یہ کہ میں آپ کا دیوانہ ہو گیا۔۔۔پہلی نظر کا پیار کہہ سکتی ہیں آپ اسے۔۔ویسے پرسو تک تو یہ لو فرسٹ سائیڈ تھا مگر اب بوتھ سائیڈ ہے۔۔۔ایسا مجھے لگتا ہے۔۔۔۔اور آپ کیا کہتی ہیں پھر "وہ اندازے لگا رہا تھا۔۔

"م۔۔۔میں کیا کہہ سکتی ہوں۔۔۔میں اپنی فیملی پر منحصر ہوں۔۔۔۔میرا انحصار میری فیملی پر ہے۔۔میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔۔۔"اس نے بولتے ہوئے آخری جملہ پورا کیا اور پھر اس کی سنے بغیر ہی کال منقطع کر دی۔

رات کے آدھے پہر گزر جانے کے بعد اچانک موبائل بجنے لگا۔۔کشور نے جہانزیب کے اٹھ جانے کے خوف سے فوراکال ریسیو کرلی۔۔

مگر بولی کچھ نہیں۔۔۔مقابل کی طرف سے بھی خاموشی کا سامنا ہوا۔

کچھ دیر بعد جب وہ کال کٹ کرنے لگیں تو ایک لڑکے کی آواز میں حرمین کا نام پکارا گیا۔۔۔کشور اسی لمحے ساکت ہو گئیں۔۔جیسے وہ برف کی ہو چکی ہوں۔۔۔یعنی وہ ان کا وہم نہیں تھا۔

مطلب آج تک ان کی بیٹی کسی لڑکے سے بات کرتی رہی۔۔۔اور انھیں جھوٹ کہا اس نے۔۔۔۔ان کے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہوا

۔وہ خود کو شدید کرب ناک اذیت میں محسوس کر رہی تھیں۔وہ ہل بھی نہیں پا رہی تھیں انھیں لگ رہا تھا کہ وہ اب کبھی ہل نہیں پائیں گی۔۔۔فون سے اب کسی کے پکارنے کی آواز مسلسل آ رہی تھی۔

وہ بولنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔لیکن آواز حلق سے نکلنے سے ہی انکاری ہو گئی تھی۔

کچھ دیر بعد بلآخر آواز نہ پا کر اس نے خود ہی کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

دوسری طرف حرمین اپنا فون پکڑے مسلسل بیٹھی تھی کہ اب اس کی کال آئے اور اب اس کی کال آئے مگر وقت اوپر ہوتا گیا اس کے بتائے ہوئے وقت پر کال نہیں آئی تو وہ اداسی سے لیٹ کر سو گئی۔

کشور لیٹے لیٹے اپنے شوہر کو دیکھنے لگیں جو سب سے بے خبر سو رہے تھے۔

ان کے ذہن میں رات کا منظر واضح ہونے لگا۔۔

"ماما۔۔آپ آج میرے پاس ہی سو جائیں اگر طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو۔۔"کافی دیر سے کشور کو خاموش بیٹھا دیکھ کر حرمین نے کہا۔

"نہیں نہیں بس۔۔۔ویسے ہی دل اداس ہے مگر کوئی بات نہیں اب میں اپنی بیٹی کو پریشان تھوڑی کروں گی۔۔"بولتے بولتے وہ کھانسنے لگیں۔۔

"بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔پاااااا۔۔۔پانی لانا"کھانستے ہوئے کہا۔

"جی جی ماما۔۔۔"وہ بھاگتی ہوئی کچن میں گئی اور پانی لائی۔۔

تب تک انھوں نے سم اس کے فون سے نکال کر اپنے فون میں لگالی اور اپنی سم اس میں لگا دی تھی۔۔۔۔یہ کرنا ضروری تھا۔۔۔وہ خود کو تسلی دیتی رہیں۔۔۔یہ فرض تھا ان کا۔

منظر دھندلایا۔تو ایک آنسوں آنکھ سے بہہ نکلااور انھوں نے ایک فیصلہ کیا۔۔۔

اگلی صبح کو انھوں نے فوراجاکر سم تبدیل کر دی۔۔۔۔حرمین کے اٹھنے کے بعد انھیں شازم کی کال آئی۔۔۔اور وہ انھیں حرمین کو بھیجنے کے لی ئے منانے لگا۔۔۔جب وہ لینے آیا تب انھوں نے ڈھکے چھپے الفاظ میں اسے ذمہ داری دی کہ وہ اس کا خیال رکھے۔۔۔وہ جانتی تھیں کہ شازم ان کی عزت پر کبھی کوئی حرف آنے نہیں دیگا۔۔

انھیں اللہ پر بھروسہ تھا۔۔انھیں بھیج کر وہ جائے نماز پر بیٹھیں اور دعا کے لی ئے ہاتھ اٹھائے۔۔۔ان کا دل آج بہت عجیب سا ہو رہا تھا۔۔۔

"یااللہ آپ نے یہ کہا تھا نا کہ جو آپ سے یقین سے مانگتے ہیں آپ انھیں خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے۔۔۔۔میری بیٹی کی حفاظت فرمانا۔۔

اور پھر اہلِ ایمان کو تو اللہ پر توکل کرنا چاہیئے بس اللہ جی میں آپ کے بھروسے پر اپنی بیٹی کو بھیج چکی ہوں۔۔۔کچھ بھی برا ہونے سے بچا لینا وہ تو نادان ہے۔۔۔۔"وہ ہچکیوں سے رو رہی تھیں۔۔۔

جہانزیب کے کمرے میں آنے کی آواز پر آنسوں کو مکمل صاف کرتی اٹھی اور جائے نماز طے بنائی۔۔۔دوپٹے کو زرا ڈھیلا کیا۔۔۔اور پانی پی کر اپنے شوہر کو وقت دینے لگیں۔۔۔ وہ دونوں گھنٹوں تک بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے۔۔۔

وقت گزرتا جارہا تھا۔۔۔ان کی کالز کا سلسلہ بڑھنے لگا۔۔پہلے کال مہینے میں ایک بار آجاتی ۔۔پھر ہفتوں میں آنے لگی،،دھیرے دھیرے ہفتوں سے وہ کالز روزانہ کی روٹین کا حصہ بن گئیں۔۔۔۔انسان چیز ہی ایسی ہے جو چیز اسے جتنی میسر ہوتی ہے وہ اس کی مزید سے مزید خواہش کرتا ہے۔

زرباب کو اس بات کا احساس ہو گیا تھا کہ وہ اسے پسند کرتا ہے اور وہ بھی اب اس کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔۔اب بھی اسی کی کال تھی۔۔۔لیکن آج وہ پریشان تھی۔۔

"زرباب۔۔۔کیا ہوا ہے رو کیوں رہی ہوں؟"زرباب کے رونے کی آواز پر وہ پریشان ہوا۔۔

"آج میرا رشتہ آیا تھا گھر والوں کو بے حد پسند آیا۔۔"اس نے روتے ہوئے کہا۔

"دیکھو زرباب پچھلی بار جب رشتہ آیا تھا تب ہی میں نے کہا تھا کہ اپنے گھر والوں کو سب سچ بتادو۔۔اگر بتادیا ہوتا تو آج ہماری منگنی بھی ہو چکی ہوتی۔" وہ پھر سے پہلے کی طرح ڈانٹنے لگا۔۔

"تو تب ہوا تو نہیں تھا نا اسی لیے نہیں بتایا تھا۔۔۔" وہ اب بھی رو رہی تھی۔

"رونا بند کرو۔۔۔۔اور اس دفعہ تو ہو جائے گا نا۔۔۔تو اب اسی لیئے ہی سچ بتادو کم از کم۔۔۔" وہ اب نرمی سے سمجھا رہا تھا۔

"نہیں میں ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔۔" اس نے ہار مانتے ہوئے کہا۔۔

"پھر ٹھیک ہے میں تمہیں کسی اور مرد کے لیئے تو نہیں چھوڑوں گا نا۔۔۔کل ریڈی رہنا۔۔۔۔ "

"کل کیا ہے۔۔۔۔آ۔۔۔آپ کیا کرنے والے ہیں۔۔۔"وہ کپکپاتی آواز سے بولی۔

"اب جو کروں گا میں ہی کروں گا تم سے تو کچھ ہو گا نہیں۔بس کل شام تک کا ویٹ کرو ۔۔۔اور ریڈی رہنا۔۔۔اچھا سا تیار ہو کر۔۔۔"وہ پر جوش تھا۔۔اور ادھر زرباب کی جان ہوا ہو رہی تھی۔

وہ وقت وہ دن اس نے بے چینی سے گزار دیا۔۔۔اگلے دن کی صبح کا آغاز ہوا۔۔۔سورج پوری آب وتاب سے نکلا تھا۔۔ہر شخص اپنے کام کے لی ئے تیار نظر آتا تھا۔۔کراچی میں سویرے سویرے ہی چہل پہل ہو جاتی۔۔روشنی کے ساتھ ساتھ رونقوں کا شہر بھی ہے کراچی۔۔۔

پرندے چہچہا رہے تھے اور اس کے گھر والے بھی اپنے اپنے کام میں مصروف ہو چکے تھے۔۔اس کا عائشہ سے بھی کافی مہینوں سے کوئی رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا۔۔

وہ پریشان تھی۔۔۔پیپرز کے بعد سے کالج بھی جانا نہیں ہوتا تھا۔۔اور نہ عائشہ سے کوئی رابطہ۔۔۔وہ تو ملک سے باہر ہی جا چکی تھی۔۔

اس نے آج اپنی اماں سے کہہ کر کڑاہی بنائی۔۔۔۔اور میٹھے کی ضد کر کے رسملائی بنائی۔۔۔

بلآخر شام تک کا وقت تو کام میں خود کو مصروف کر کے گزار دیا اب بازل کا بتایا ہوا وقت قریب ہوتا جا رہا تھا۔۔وہ کپڑے بدل کر آئی۔۔تو اماں کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔۔

"کیا کوئی آرہا ہے؟" وہ کمرے میں آکر مسہری پر بیٹھیں۔

"کیا مطلب؟" وہ گھبرا گئی۔۔

"ارے تم اتنا تیار ہو رہی ہو،، پھر بار بار وقت بھی دیکھے جا رہی ہو۔۔۔۔ صبح سے کام میں لگی ہو آج۔۔۔۔اچھے اچھے پکوان بنا رہی تھیں۔۔۔اسی لئے پوچھ رہی ہوں۔۔۔۔اگر کوئی آرہا ہے تو بتا دو" وہ اپنے بالوں میں تیل لگانے لگیں۔۔آواز اور لہجہ سب نارمل تھا۔

"امی جان میں لگا دیتی ہوں نا لائیں دیں۔۔" بال وہ ہمیشہ ان کے خود ہی بناتی تھی۔

"اچھا بھئی یہ لو بنا دو۔" کنگی اسے تھمائی۔

تقریبا آدھے گھنٹے تک دونوں بھائی بھی آگ ئے۔۔۔۔

اس کی جان سوکھ کر حلق میں تب آئی جب دوبارہ بیل بجی اور اس کے چھوٹے بھائی کے ساتھ بازل اور اس کے ساتھ ایک عورت، اور ایک مرد اندر آرہے تھے جنھیں وہ مہمانوں کے لی ئے مختص کمرے میں لے گیا۔۔

اس کا تھوک نکل نگلنا بھی مشکل ہو گیا۔۔

"کون ہے شاہ۔۔۔؟" امی جان کی آواز پر اس نے بھی نظریں اٹھا کر دیکھا کہ کاش وہ لوگ نہ ہوں۔۔۔ جنھیں وہ سمجھ رہی ہے۔۔۔ وہ شاہ زیب سے مخاطب تھیں۔

مگر وہم غلط ہو سکتے ہیں۔۔۔ سامنے نظر آتے چہرے نہیں۔۔۔

امی جان اب مہمانوں کے پاس بیٹھی تھیں۔۔۔کمرے میں مکمل خاموشی تھی۔۔۔دونوں بھائی بھی اندر تھے۔

اور وہ کمرے میں بے چینی سے چکر لگا رہی تھی۔۔

"ناجانے کیا بات ہو رہی ہو گی۔۔افففف بازل یہ کیا کیا تم نے۔۔۔یااللہ مدد فرمانا۔۔۔پلیز زاللہ میں نے کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا۔۔۔ہاں بس ان سے بات کرنے کی غلطی ضرور کی ہے۔۔۔اللہ اسے معاف فرما۔۔۔پلیز زززز کچھ ایسا معجزہ کر کہ میرے گھر والے مان جائیں۔۔۔پلیز زز اللہ" وہ روتے روتے سجدے میں چلی گئی تھی۔۔۔

وہ بے انتہا رو رہی تھی اس کی ہچکیاں بندھ چکی تھیں۔۔ مگر سر سجدے سے نہ اٹھا تھا۔۔ وہ اپنے رب کو منانے کے لیئے جھکی تھی جو اپنے رب سے گڑگڑا کر سچے دل سے مانگے تو اللہ بھی اسے کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔۔

بس اپنے رب پر یقین کرنا ہوتا ہے۔۔۔ اور پھر معجزے وجود میں آتے ہیں۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں اسے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو کسی کے بھی اندر پہنچنے سے پہلے ہی وہ کمرے سے منسلک باتھ روم میں گھس گئی تاکہ کوئی اسے اس حالت میں نہ دیکھے۔۔ اس کا دل زور و کا دھڑک رہا تھا۔۔ نا جانے کیا فیصلہ ہوا ہو گا۔۔۔

"شازم۔اسے چھوڑنے جارہا تھا۔۔۔دونوں گاڑی میں بیٹھ چکے تھے سفر قریبا ایک گھنٹے کا تھا۔۔۔وہ دونوں ہی خاموشی سے بیٹھے پھر حرمین کی آواز نے اس خاموشی کو توڑا۔۔۔

"بھائی آپ سیریسلی بہت اچھے انسان ہیں۔۔۔۔آپ ہمیشہ مجھے سپورٹ کرتے ہیں۔۔۔"وہ تشکر بھرے لہجے میں بولی۔۔

مگر شازم کا لہجہ کڑوا ہو گیا۔۔

"کیا ہوا منہ کا جغرافیہ اتنا گندہ کیوں بنا رکھا ہے؟"اس نے چہرے کے زاویہ بگاڑتے شازم کو دیکھا۔

"کچھ نہیں بس میں یہ سوچ رہا ہوں کہ۔۔۔۔۔۔کہ تمہاری کونسی دوست ہے جو اتنی دور رہتی ہے۔۔۔آخر؟"اس نے بات گھوما کر جاننا چاہی۔۔۔وہ کشور کی بات کو نہیں بھولا تھا۔

"بھائی آپ ایک تو ہر بار بھول جاتے ہیں ایک ہی تو دوست ہے میری الیشبہ۔۔۔۔بس اسی کی برتھ ڈے ہے۔۔۔"وہ کافی پرجوش دکھائی دیتی تھی۔

"اچھا۔۔۔اور کتنے دوست اور ہیں اس کے تمہارے علاوہ۔۔۔"اس نے کار کے ہینڈل کو تھامے رکھا۔۔

"پتا نہیں یہ تو۔۔۔۔"اس نے کندھے اچکائے۔۔

"یہ کیا بات ہوئی تمہیں اپنی دوست کے بارے میں کچھ نہیں پتا۔۔دوستوں کے بارے میں تو سب پتا ہونا چاہیئے بھئی ڈول۔۔۔"اسے عجیب لگا۔۔

"تو کیا ہوا۔۔۔اگر نہیں پتا تو۔۔۔مسئلہ ہی کوئی نہیں میں آج پتا کر کے آپ کو بتا دوں گی۔۔۔۔"اس نے ایک آنکھ ونک کر کے شرارتی انداز میں کہا۔۔تو شازم اسے دیکھ کر مسکرا کر رہ گیا۔۔

"افففف ایک تو آپ کی مسکراہٹ پر تو میرا دل فدا ہے۔۔۔بھائی"اس نے ہاتھ کو جھلاتے ہوئے کہا۔۔۔وہ بولنے والی،چابی والی ڈول تھی اس کی۔۔۔

"باقی سب ٹھیک ہے جب دل فدا ہے تو پھر بھائی کہہ کر موڈ کیوں خراب کر دیا میرا۔۔"
اس نے بھی شرارت سے کہا۔۔ جس پر حرمین کا منہ ہی کھلا رہ گیا۔۔۔

"آپ بھی ایسی باتیں کرتے ہیں مجھے تو پتا ہی نہیں تھا۔۔" وہ شوکڈ ہو کر بولی۔۔۔ تو شازم نے جاندار قہقہہ لگایا۔۔

"کیوں بھئی۔۔!!! آخر میں انسان نہیں ہوں کیا میرے بھی کچھ جزبات ہو سکتے ہیں۔۔" وہ سنجیدہ سا بولا۔۔

"اچھاااا جیی۔۔۔ پھر مطلب کہیں آپ کا شادی وادی کا موڈ تو نہیں بن گیا۔" وہ اتنی آسانی سے پیچھا چھوڑنے والوں میں سے نہیں تھی۔

"ہاں بس تھوڑا تھوڑا۔۔۔ لیکن مجھ سے شادی کون کرے گا۔۔۔؟" وہ ایک آئیبرو اچکا کر اسے دیکھنے لگا۔۔

"امم ارے ے آپ تو بہت زبردست انسان ہیں۔۔۔۔ ہر لڑکی کا خواب ہوتا ہے آپ جیسا لڑکا۔۔۔ آپ کے لیے تو کوئی بھی آسانی سے مان جائے گی۔۔۔" وہ ہر بار اس ٹوپک سے بھاگ جاتا تھا لیکن آج اس نے پکڑ لیا تھا۔۔

"نہیں یار۔۔۔ ہر لڑکی نہیں تم کرو گی تو بات کرو۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

جبکہ حرمین نے دو تھپڑ بیٹھے بیٹھے اس کے بازو پر رسید کیئے۔۔۔

"کیا۔۔۔یار مار کیوں رہی ہو اب۔۔۔۔ابھی اگر موما نی ہوتیں نا تو کہتیں بری بات،، بڑے ہیں نا وہ انھیں نہیں مارتے۔۔۔پاگل لڑکی" وہ بخوبی اس کی اماں کی نقل اتار کر بولا۔۔

"کتنے بد تمیز ہیں آپ شازم بھا۔۔۔"

"ہاں ہاں میں بہت بد تمیز ہوں" اس کا جملہ وہ اڑا گیا۔۔۔وہ اکثر بھائی والا لفظ کھا جاتا تھا۔۔۔

"آپ کو ہوا کیا ہے آج۔۔۔سچ بتائیں پھو پھو جانی نے کیا کھلا کر بھیجا ہے آپ کو۔۔۔؟" وہ شکی ہوئی۔۔

"کچھ کھا کر نہیں صرف پی کر آیا ہوں تمہاری کالز پر کالز آرہی تھیں۔۔اسی لیئے" وہ بولا۔۔

"کیا پیا تھا۔۔بھانگ۔۔۔۔وسکی۔۔۔۔یا پھر رراممم کوئی ڈرگز ٹائپ۔۔۔۔" وہ انگلیوں پر گنوا رہی تھی۔

"شرم کرو ڈول۔۔۔یہ کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔ایسی چیزوں کے نام بھی مت لیا کرو۔۔۔پتا نہیں اتنا دماغ کیسے لگا لیتی ہو تم ان چیزوں میں" وہ بریک پینڈل پر پیر رکھتا کار کو جھٹکا دے کر روک گیا۔۔۔یقیناوہ اپنی منزل تک پہنچ چکے تھے۔۔۔

"چلو بھاگو اب۔۔۔" وہ گاڑی رکتی دیکھ اترنے لگی۔۔

"اچھا رکو۔۔۔" وہ اترتے ہوئے رک گئی۔۔اور اسے دیکھا۔

"میں ساتھ چلتا ہوں اندر۔۔۔" کہہ کر وہ خود بھی اترنے لگا۔

"ن۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔آ۔۔۔آپ کیا کریں گے بھائی اندر آ کر۔۔۔۔ہم لڑکیاں ہیں نا سب پلیز ززنا" وہ اتر کر اس کی طرف آ کر اس کے سامنے کھڑی ہوئی۔۔

وہ اپنے سے چھوٹی اس لڑکی کو دیکھے گیا۔۔۔جس میں اس کا دل اٹک کر رہ گیا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے جیسا تم چاہو۔۔" کندھے اچکا کر واپس اپنی سیٹ پر جم گیا۔۔

"اوکے بائے ے ے۔۔۔" وہ ہاتھ ہلاتی گھر کی طرف بڑھنے لگی۔

"اچھا سنو تو ڈول۔۔۔ لینے کب آنا ہے۔۔۔؟" اس نے وہیں سے پوچھا۔

"دو گھنٹے بعد میں کال کر دوں گی فری ہو کر۔۔" اس نے بھی وہیں سے جواب دیا اور اندر بڑھنے لگی مگر اس سے پہلے ہی اندر سے ایک لڑکا باہر نکل آیا اور اسے دیکھ کر بے ساختہ مسکرایا۔۔۔ جسے دیکھ کر حرمین بھی مسکرائی۔۔

یہ منظر شازم کی نظروں نے بہت غور سے دیکھا۔۔۔

"کیونکہ اس نے کہا تھا کہ اندر صرف لڑکیاں ہیں تو یہ لڑکا کون تھا۔۔۔ اور مسکرایا کیوں۔۔۔۔؟" وہ دماغ میں چلتے ان سوالوں کے ساتھ گاڑی زن سے آگے لے گیا۔۔

وہ مسکراہٹ عام سی نہیں تھی۔

شازم نے کار دور جا کر روکی اور ایک کال ملائی۔۔۔

"ہاں یار۔۔۔ سن ایک کام ہے۔۔۔۔اگر تو کر دے تو۔۔۔"اس کی آنکھوں میں بہت کچھ سوال تھے۔

مقابل کی بات پر اس کے تنے اعصاب ذرا سے ڈھیلے پڑے اس نے ایک لوکیشن اسے سینڈ کی اور پتا لگانے کا کہا۔

کچھ ہی دیر میں اسے ایک جوابی پیغام موصول ہوا۔

جوں جوں وہ پڑتا گیا اس کا دماغ ساتوے آسمان پر تھا۔۔۔وہ تیزی سے گاڑی کا رخ موڑ کر اسی گھر کی طرف لے گیا۔۔

کمرے کا دروازہ چرر کی آواز سے کھلا۔۔اور کوئی اندر آیا۔۔۔اس کا دل دھڑک رہا تھا ۔۔۔نا جانے کیا ہو گا۔۔۔وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر باتھ روم سے باہر نکل آئی۔۔ سامنے اس کی ماں کھڑی تھیں۔

اس کی پوچھنے کی ہمت نہ تھی۔۔وہ خاموشی سے بس ایک نظر ان پر ڈال پر بیڈ کے ایک کنارے پر ٹک گئی۔

انھوں نے بھی کچھ نہ کہا۔بس خاموشی سے اس کے پاس بیٹھ گئیں۔۔

کافی دیر دونوں میں کوئی بات نہ ہوئی۔مگر فیصلہ جاننے کا تجسس اتنا بڑھنے لگا کہ وہ تیز رفتاری سے چلتی دھڑکنوں کو خاموش کرواتی بولی۔

"وہ۔۔۔وہ لوگ چلے گئے؟" نظریں اٹھا کر اپنی بوڑھی ماں کو دیکھا۔

"نہیں۔۔۔بیٹھے ہیں ابھی تو۔۔۔"انھوں نے اسے دیکھا۔تو اس کی نظریں خود بخود جھک گئیں۔۔

"کیوں۔۔۔کیوں آئے ہیں وہ لوگ کون ہیں؟"ایک اور سوال کیا۔۔خشک گلے کو تر کرنے کے لیئے پانی کا جگ اٹھایا۔

"تم نے ہی تو۔۔۔"وہ صرف اتنا ہی بولی مگر آگے کے لفظ زرباب نے خود اچک لیئے۔

"امی جان میں نے نہیں۔۔۔بلایا ان لوگوں کو۔۔"ایک آنسوں ایک دم بہہ نکلا۔۔۔

"روکیوں رہی ہوں۔۔۔؟میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا۔کہ تم نے بلایا ہے۔۔۔۔۔"وہ رکیں۔۔پھر بولیں

"پسند کرتی ہو اسے؟"اسے روتا دیکھ کر سختی سے کہا۔۔۔زرباب کی نظریں بے ساختہ اٹھی اور آنسوں بھل بھل بہہ نکلے۔۔۔

کمرے میں اسے عجیب سی گھٹن کا احساس ہوا۔اس نے بندھا دوپٹا ذرا ڈھیلا کیا۔

"امی جان میں قسم کھاتی ہوں اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے۔میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔۔۔میں نے آپ لوگوں کی عزت پر کوئی حرف بھی آنے نہیں دیا۔۔"وہ روتے روتے بمشکل بولی۔

"یعنی میں سہی ہوں پسند کرتی ہو اسے۔۔"ان کے تیور اب بھی سخت تھے۔ماتھے پر بل پڑے۔

"ج۔۔۔۔جی"شرمندگی سے سر جھکالیا۔

"جب پسند کر لیا۔۔۔گھر پر رشتہ آ گیا۔۔تو اب سر جھکا کر آنسوں بہا کر کسے اپنی پاکیزگی کا ثبوت دے رہی ہو۔۔جواب دو۔۔۔"کمرے کے اندر داخل ہوتے اس کے بھائی کی آواز آئی۔۔تو آنسوؤں کے بہنے میں تیزی آ گئی۔اس میں اب سانس لینے کی بھی سکت نہ رہی تھی

"ہے کوئی جواب تمہارے پاس۔۔۔۔"اس کے قریب آ کر ہلکی آواز میں غرائے۔

"م۔۔۔میری ک۔۔۔کوئی غ۔۔۔غلطی نہیں ہے بھائی جان۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔میں بلکل پاک صاف ہوں۔"وہ اپنے گھر والوں کے سامنے اپنی پاکیزگی کی صفائیاں پیش کر رہی تھی۔۔۔۔

"ہاں صرف اس وقت تک جب تک تمہارے اس چکر کے بارے میں باہر والوں کو پتا نہیں چلتا۔۔۔

صرف تم اور اب تو تمہارے ساتھ ہم بھی اسی وقت تک پاکیزہ ہیں۔۔۔" وہ الفاظ زرباب کو بہت سخت لگے اسے اپنی غلطی کا احساس تھا۔۔ وہ دونوں اسے کرب سے دیکھ رہے تھے۔

اچانک سے بہت سے مان ٹوٹے تھے بہت سے اعتمادوں کو ٹھیس پہنچی تھی۔

"تم کہتی ہو کہ تم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ چلو میں مان بھی لیتا ہوں مگر باہر والوں کو کیسے سمجھاؤ گی یہ بات"؟؟ وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔

"بھائی جان آپ ہی تو کہتے تھے کہ یہ دنیا والوں کی سنو گی تو پھر کیسے کامیاب ہو گی۔۔۔" وہ سر جھکائے منمنائی۔

"پاگل ہو تم۔۔۔وہ تو کامیاب ہونے پر کہا تھا۔۔اب یہ بتاؤ جن دنیاوالوں کے ساتھ تم نے رہنا ہے وہ تمہیں جینے نہیں دیں گے تو کیسے جیوگی۔۔۔۔۔۔۔یہ دنیاوالے تو اچھے اچھے لوگوں میں بھی نقص تلاشتے پھرتے ہیں۔۔پھر تم۔۔۔ہم کیا چیز ہیں۔۔۔"

چہرے پر وہی پہلے والے سختی تھی ہاں مگر لہجہ اسے سمجھانے والا تھا۔۔مگر اس کا ڈر اس پر اب تک حاوی تھا۔۔

"ا۔۔۔۔اب۔۔۔۔اب ک۔۔۔کیا کروں بھائی جان میں۔۔ "

وہ غلطی کر چکی تھی اب تو خمیازہ بھگتنا باقی تھا۔

"مجھ سے کیا پوچھتی ہو؟؟"وہ تنے اعصاب لے کر اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

"بس کرو جہانزیب۔۔۔وہ پہلے ہی بہت ڈر چکی ہے"امی جان کافی دیر سے خاموش تھیں اس کی کپکپاہٹ دیکھ کر بولیں۔۔۔آخر ماں تھیں۔

"ہاں تو آپ پوچھیں اپنی لاڈلی سے کس سے پوچھ کر یہ حرکت کر کے بیٹھی ہے یہ" شاید انھیں اپنی ماں کا بولنا پسند نہ آیا تھا۔

"اب تو ہو گئی ہے۔۔۔ خیر میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔" وہ فیصلہ کن انداز میں جہانزیب کو دیکھ کر بولیں۔

"کیا فیصلہ ہے پھر آپ کا؟" جہاں جہانزیب نے انھیں دیکھا وہیں زرباب کا سانس گلے میں اٹکا۔۔۔

"میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ لوگ ہمارے فیصلہ کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔۔۔تو جا کر انھیں بتادو کہ ہم اس رشتے پر راضی ہیں۔۔۔۔لیکن اگر یہ پسند والی بات کسی تیسرے کو پتا نہیں چلے گی تو۔۔۔۔۔"وہ اپنا فیصلہ سناتی گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھیں۔۔

"آپ چلیں۔۔ساتھ ہی بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔۔"وہ انھیں غسل خانے میں جاتا دیکھ کر بولے۔

"نہیں۔۔۔میری نماز کا وقت نکل رہا ہے تم جاؤ بتادو انھیں اور کوئی دن تاریخ بھی طے کر لینا"وہ کہتے ہوئے ایک سخت نگاہ خود کو منہ کھولے دیکھتی زرباب پر ڈال کر وضو کے لیئے چلی گئی۔

یہ تو اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ اب وہ اسے اپنے گھر نہیں رکھیں گے۔۔۔اور وہ ان کا اعتبار توڑ چکی ہے اس لیئے وہ اس سے ناراض ہیں۔

وہ کمرے میں اندھیرا کیۓ سناٹے میں لیٹی اپنے آنسوں بہاتی ماضی کی تلخیوں کو یاد کر رہی تھی۔۔

وہ لمحہ اس کے لیۓ آج بھی کرب ناک تھا جب وہ اپنی ماں کو کھو چکی تھی۔۔۔اس کی شادی کے کچھ دن بعد اسے پتا چلا تھا کہ اس کی ماں اور چھوٹا بھائی ایک ایکسیڈنٹ میں اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔

وہ اپنی ماں کو منا بھی نہیں پائی تھی۔۔۔انھوں نے اسی مہینے میں اس کی شادی طے کر دی تھی۔۔اور وہ خود اس سے کم کم بات کرتیں۔۔۔اور بلکل خاموش رہتیں۔۔۔یا کبھی بولتیں بھی تو اسے آنے والے حالات کے لیۓ صبر کا دامن تھامنے کا سبق رٹواتیں۔۔۔

آنسوؤں میں اتنی تیزی تھی کہ تکیہ مکمل بھیگ چکا تھا۔

اتنے میں دروازہ کھلا۔۔۔اور باہر کی روشنی نے اندر کے اندھیرے کو مات دے دی۔۔۔ آنے والے نے آکر بتیاں روشن کر دیں۔۔

چلتے چلتے وہ اس کے پاس آیا۔۔۔

"کیاہوا ہے۔۔۔؟"اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے آنسوں کو اپنی انگلی کے پوروں سے صاف کیا۔

"کیا بات ہے پھر سے آج اتنی پرانی باتوں کو لے کر بیٹھی ہو کیا؟"اس شخص نے آئیبرو اچکائے اور اسے پکڑ کر بٹھایا۔

"ہاں مجھے امی جان جب بھی یاد آتی ہیں۔۔میرے غم تازہ ہو جاتے ہیں۔۔میں انھیں کبھی نہیں بھول سکتی۔۔۔"وہ اس کے کندھے پر سر ٹکائے رو رہی تھی۔

"بھلا ماں باپ کو بھی کوئی بھول سکتا ہے۔۔کیا میں اپنے پیرنٹس کا غم بھول گیا ہوں" اسے بروقت اپنے ماں باپ یاد آئے۔۔جو کچھ عرصہ پہلے وفات پا چکے تھے۔

"با۔۔۔بازل۔۔۔بابا مجھ سے ہمیشہ کہتے تھے کہ میری بیٹی بہت صبر والی ہے اللہ اسے اچھا بدلہ دیں گے دیکھ لینا۔

پھر ایک دن بابا ہم سب کو چھوڑ کر چلے گ ئے۔۔۔تو ساری ذمہ داری امی جان اور بھائی جان پر آگئی۔۔۔کیونکہ چھوٹے بھائی ابھی پڑھ رہے تھے ".

وہ گم سم سی کہہ رہی تھی

"پھر ایک دن آپ میری زندگی میں آگ ئے۔۔میرے ناچاہتے ہوئے بھی۔۔۔اللہ نے آپ کو ہی لکھا تھا میرے نصیب میں۔۔۔ایسے ہی شاید۔۔۔امی جان کو تب پتا چلا جب آپ گھر آئے رشتہ لے کر اور میں سجدے میں جھکی آواز سے روتے ہوئے آپ کو مانگ رہی تھی۔۔۔۔ہر حال میں آپ کو مانگ رہی تھی۔۔

پھر پھر دیکھیں نا۔۔۔

ہر حال میں مانگا تھا تو حال یہ ہوا کہ میری ماں میری جنت مجھ سے ناراضگی کی حالت میں ہی مجھے تنہا اس دنیا میں چھوڑ گئیں۔۔۔۔۔مجھے اس وقت صرف اللہ کی رضا مانگنی چاہیئے تھی۔

آج صرف میرے پاس ان کی باتیں ہیں۔۔۔۔ان کی اچھی یادیں ہیں۔۔۔۔وہ کہتی تھیں کہ صبر کرنا۔۔۔۔صبر کرنا۔۔۔۔۔"

اب اس کے رونے میں روانی تھی پہلے کے مقابلے میں۔۔۔۔اسے ہچکیاں لگ چکی تھی۔

"اور بھائی جان بچے ہیں۔۔۔جو آپ کی پھوپھو کی وجہ سے ناراضگی پال کر ایسی بیٹھی ہیں کہ ختم نہیں ہو رہی۔۔۔" بازل اسے پر سکون کرنے کے لیئے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا وہ تکلیف سے آنکھیں بند کر گئی۔۔

"تم تھوڑا اور صبر و کرو۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔تمہارا ان سے اتنا مضبوط رشتہ جڑا ہے۔۔۔جو مجھے لگتا ہے کہ کبھی نہیں ٹوٹے گا۔۔۔"اس کے لیئے دلاسے کم تھے۔۔۔لیکن پہلے جیسا وقت تو کبھی لوٹ نہیں سکتا تھا

شازم واپس وہیں آ چکا تھا۔جہاں وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا۔تھوڑے سے فاصلے پر کار روک کر وہیں کار میں بیٹھا رہا۔۔۔چند گھنٹے گزر جانے کے بعد اسے حرمین کی واپسی کے لیئے کال آئی۔۔۔

"ہاں باہر ہوں میں،،،تب سے ہی آجاؤاب۔۔۔حرمین۔۔۔"اس نے کہہ کر فوراکال کاٹ دی۔اس کی آواز میں نرمی ناہونے کے برابر تھی۔جسے حرمین نے صاف محسوس کیا تھا۔

زراسی دیر لگی حرمین کواندر سے باہر آنے میں۔۔تیزی سے گاڑی کی طرف بڑھتی وہ کار میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"آپ یہاں کیوں رکے ہوئے تھے شازم بھائی؟"اس کا غصہ حرمین کے بھائی کہنے پر مزید بڑھ گیا۔

وہ بغیر جواب دیئے کار کو تیزاسپیڈ سے آگے لے گیا۔۔

"بھائیی۔۔۔گاڑی کی اسپیڈ کم کریں نا۔۔۔کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟"وہ گھبرا کر معصومیت سے بولی۔

"شازم بھا۔۔۔"وہ ابھی آگے بولتی جب شازم کی آواز سن کر وہ ہق دق رہ گئی۔۔

"بس کر دو۔۔۔اور کتنا بولو گی۔۔۔خاموشی سے بیٹھی رہو...."وہ تیز آواز سے بولا تھا۔۔۔اسے چپ کروانے کا اصل مقصد تو صرف بھائی نہ کہلوانا تھا۔۔

وہ منہ پھولا کر رخ دوسری طرف کر گئی۔۔۔کافی دیر گزر گئی گاڑی میں خاموشی تھی۔۔ جب گاڑی ٹریفک سگنل پر رکی۔۔تو ایک بچہ پھٹے ہوئے میلے سے کپڑوں میں فقیر والے حلیہ میں مانگ رہا تھا۔۔۔ان کی گاڑی تک پہنچ کر حرمین کی طرف سے شیشہ کو بجانے لگا۔

شیشہ بجنے کی آواز پر دونوں نے اس کو دیکھا۔۔وہ بچہ ہاتھ پھیلائے مانگ رہا تھا۔۔ مگر حرمین نے اسے دیکھ کر منہ برا سا بنا کر شازم کی طرف رخ کر لیا۔۔۔شازم اس کی اس حرکت کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔

"کیا۔۔۔ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آپ؟"اس دفعہ اس نے ہلکے سے کہا۔۔۔شازم کے تیور اب بھی تنے ہوئے تھے۔
پھر اس بچے کو اشارہ کر کے اپنی طرف بلایا۔۔۔اور والٹ نکال کر ہزار کا نوٹ نکالا اور شیشہ نیچے کر کے حرمین کے ہاتھ میں وہ نوٹ پکڑایا۔۔۔

"پکڑو اسے"جب اس نے ہاتھ پیچھے کر لیا تو شازم نے غصے سے کہا۔

"ل۔۔لیکن میں کیوں؟"اس بچے پر ایک اچٹتی نظر ڈال کر واپس شازم کو دیکھا۔۔۔شازم کا اشارہ وہ سمجھ گئی تھی۔۔

"کیونکہ میں چاہتا ہوں۔۔۔اب دو جلدی وی آر گیٹنگ لیٹ ڈیئر سوئیٹ کزن"اس نے بھاری آواز میں کہا آخر میں اس کا غصہ ذرا سا کم لگا حرمین کو۔۔۔۔

اس نے بے دلی سے وہ نوٹ ایک کنارے سے پکڑا اور شازم کے بلکل قریب ہو کر اس بچے کی طرف کیا۔۔۔شازم نے اس کے بالوں سے اٹھتی مہک کو سانسوں میں اتارا۔۔۔ وہ گھبراہٹ کی وجہ سے جلدی سے دے کر ہاتھ پیچھے کر گئی۔۔۔اور خود بھی پیچھے ہو کر سیٹ سے ٹیک لگالی۔

شازم اسے دیکھ کر دل ہی دل میں مسکرایا۔۔مگر اس کا جھوٹ یاد آجانے پر اس نے واپس ہونٹوں کو سختی سے بھنچا۔۔۔

"آپ کو کیا ہوا ہے؟بھائی آپ اب تو بتادیں کہ آپ وہاں پر کیوں"اس کی آدھی بات سن کر ہی شازم نے اسے ایک سخت گھوری سے نوازا۔۔جس پر وہ فوراً خاموش ہو گئی۔

وہ اس سے کافی بڑا لگتا تھا۔۔اس کی شخصیت اسے جاذب نظر بناتی تھی۔۔اس کے چہرے پر سجتی ہلکی ہلکی شیو گرے آنکھیں،اس پر گھنی گھنی سی پلکیں، کٹاؤ دار لب لمبی سی ناک اس کے چہرے کو بے حد دلکش بناتی تھیں۔۔۔اس کے مسلز اس کی شخصیت کا خاصہ تھے ۔۔۔قد کاٹھ میں بھی لمبا ہونے کی وجہ سے وہ اچھا لگتا تھا۔

حرمین اس کے آگے ایک نازک سی چھوٹی سی گڑیا لگتی تھی۔۔وہ گوری سی رنگت کی حامل لڑکی۔۔ہلکے براؤن لمبے بال۔۔دو لٹے چہرے پر ہمیشہ جھولتی رہتی۔۔پھولے پھولے گال چھوٹی چھوٹی آنکھیں جو ہنستے ہوئے اور بھی چھوٹی لگتی تھیں۔۔ستواں ناک،، بلکل ہلکے سے گلابی لب۔۔۔ہیزل گرین آنکھیں اس نے اپنی پھپھو سے چرائی تھیں۔۔وہ اچھی لگتی تھی۔۔۔انگلیاں چٹھکانے کی عادت بھی اس نے اپنی پھوپھو سے ہی چرائی تھی۔ اس وقت ہلکے میک اپ میں شازم کو وہ اور بھی اچھی لگی تھی۔وہ اسے جتنا دیکھ لیتا اتنا اس کے لیئے کم تھا۔

گاڑی چلاتے ہوئے شازم نے خود کو کار کے مرر میں غور سے دیکھا۔۔۔پھر چور نظر سے حرمین کو دیکھنے لگا۔

اس کا واقعی دل نہیں بھرتا تھا اسے دیکھ کر بھی۔۔۔۔

اس نے سنا تھا اپنی ماں سے کہ سفر میں دعا قبول ہوتی ہے۔۔۔اس نے آج دل کی مان کر حرمین کا ساتھ مانگا تھا۔۔۔پورے دل سے اسے اپنے رب سے مانگا تھا۔۔۔

خود پر کسی کی نظروں کا احساس کر کے وہ باہر کے مناظر کو چھوڑ کر پلٹی اور شازم کو دیکھنے لگی مگر وہ اس کے دیکھنے سے پہلے ہی اپنی نظروں کا زاویہ بدل گیا۔تو وہ کندھے اچکا کر واپس مڑ گئی۔۔

بازل اس کا دل بہلوانے کو کمرے سے باہر لے کر گارڈن سائیڈ پر آ گیا۔۔ جہاں پر ن ئے ن ئے پھولوں کی بہار آنے والی تھی۔۔۔ ننھے ننھے سے پھول لگے ہوا کے ساتھ ساتھ ہل رہے تھے۔۔ زرباب کو لے کر وہ اس جھولے پر بیٹھا جو زرباب نے شادی کے بعد کہہ کر اپنی خواہش پر آرڈر پر تیار کروایا تھا۔ کہ ایسا ہی جھولا بنوانا ہے جو کسی کے پاس نہ ہو۔۔۔

"کیا ہوا ہے بھئی بس کرو اب۔۔۔ اتنا برا منہ بھی مت بنایا کرو۔۔۔ اچھا بھلا منہ ہے تمہارا ۔۔۔۔ آنکھیں تو دیکھو زرا خوبصورت سی گرین آنکھوں کو ریڈ کر لیا ہے بلکل۔۔۔" وہ اس کے اداس چہرے پر صرف مسکراہٹ دیکھنا چاہتا تھا۔

"میری بات سنیں۔۔ مجھے بھائی جان کے گھر جانا ہے۔۔۔ مہینوں گزر گ ئے مگر وہ مجھ سے ملنے تک نہیں آئے۔۔۔" وہ اداس چہرہ اس کی طرف موڑ کر بولیں۔

"ہمیشہ شازم سے ہی پوچھتے رہتے ہیں میرا۔۔ "

"ہاں تو تمہارا بیٹا گیا تو تھا تم کیوں نہیں گئیں؟اس کے ساتھ۔چلی جاتیں" وہ جھولے کو ہلانے لگے۔

"میں کیسے جاتی؟ مجھ میں ہمت نہیں ہے بازل" وہ پھر سے رو دینے کو تھی۔۔

"اور ہمت کیوں نہیں ہے، تمہارا تو ان سے اتنا گہرا رشتہ ہے۔۔وہ بھی ایک نہیں دو دو،، ان کی بہن ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی سمدھن بھی ہو تم۔۔جاؤ ضرور جاؤ۔۔میں تو کہتا ہوں کہ بھرم سے جاؤ۔۔" بازل ان کو ہلکا پھلکا کرنے کے لیئے آخر میں شرارت سے آنکھ مار کر بولے۔۔۔

"ماما۔۔۔۔۔۔"شدید حیرت میں ڈوبے شازم کی آواز انھوں نے اپنے عقب سے سنی۔۔دونوں نے پیچھے مڑ کر بروقت اسے دیکھا۔۔پھر ایک دوسرے کو۔۔۔

"اووو شازم تم آگ ئے بیٹا۔۔۔!!!آجاؤ آجاؤ۔۔۔"زرباب کو لگا کہ شاید اس نے کچھ نہ سنا ہو۔۔

"ماما۔۔یہ ابھی بابا نے کیا کہا۔۔۔"وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر ان دونوں کے سامنے آ کھڑا ہوا۔۔آنکھوں میں حیرانگی جمع تھی۔

"کیا کہا ہے؟"وہ انجان بن گئیں۔۔

"ماما پلیز اب کچھ مت چھپائیں۔۔مجھے سب سچ بتائیں سب کچھ۔۔۔۔جو میں سن چکا ہوں کیا وہ واقعی سچ ہے؟" وہ اب بھی حیران تھا۔۔۔

"ہاں وہ۔۔۔وہ سب سچ ہے" زرباب کے بجائے بازل نے جواب دیا۔زرباب چہرے کا رخ موڑ کر اسے دیکھنے لگی

"کیا ہوا ہے زرباب اپنے بیٹے کو ساری حقیقت آج بتادو وہ اب بڑا اور سمجھدار ہو چکا ہے سچ جاننا اس کا حق ہے۔" بازل کی بات پر شازم زرباب کے پیروں کے پاس بیٹھا۔

"ماما۔۔۔آپ بتائیں میں سن رہا ہوں" اس کے گھٹنوں پر ہاتھ کر بولا۔

"شازم میرے بچے مجھ سے خفا نہ ہونا۔۔۔لیکن یہ بات سچ ہے کہ۔۔۔۔۔"وہ رک کر بازل کو دیکھنے لگی۔۔پھر بولی۔

"کہ تمہارا اور حرمین کا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔"وہ کہہ کر شازم کے اتار چڑھاؤ دیکھنے لگی۔۔ جہاں غصہ نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔۔وہ بہت تحمل سے سن رہا تھا۔۔

"اور آگے۔۔"وہ خوشی سے چھلکتے چہرے کے ساتھ بولا۔۔اس کا چہرہ دیکھ کر کوئی بھی بتا سکتا تھا کہ وہ جوان مرد اس وقت ہواؤں میں اڑ رہا ہے۔۔

"اور یہ کہ یہ نکاح میں نے بچپن میں اپنے گھر والوں کے چھوٹ جانے کے خوف سے کروایا تھا۔۔"بتاتے ہوئے ان کا چہرہ شرمندگی سے جھک گیا۔

"ماما۔۔۔یہاں دیکھیں میری طرف"اس نے چہرہ اپنی طرف کیا۔۔

"کیا میں نے آپ سے کوئی شکوہ کیا۔۔؟"

"نہیں" جواب دھیرے سے آیا

"پھر آپ کا چہرہ کیوں جھک گیا۔۔۔آپ جانتی ہیں کہ آپ نے مجھ پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔۔" شازم کا چہرہ کھل رہا تھا۔۔اور اسے دیکھ کر بازل بھی دل سے مسکرائے

"بس یہ بتائیں کہ اس میں ماموں جان اور مومانی جان کی مرضی شامل تھی یا نہیں؟" وہ دل میں آتا سوال پوچھنے لگا۔

"ہاں وہ مان گئے تھے۔۔۔وہ میرے لئے ایک اور قربانی دے گئے تھے" وہ اپنے جوان بیٹے کو دیکھ کر کہتی رونے لگی۔۔بھائیوں کی محبت چیز ہی ایسی ہوتی ہے۔

وہ سن کر اٹھ کھڑا ہوا

گارڈن میں ٹہلنے لگا۔۔۔وہ خود کو یقین دلا رہا تھا کہ جو وہ چاہتا تھا وہ اسے مل گیا تھا۔۔۔اتنی آسانی سے۔۔۔۔بلکہ وہ تو ہمیشہ سے اسی کا تھا۔۔

"کیا ہوا۔۔۔شازم" بازل اسے مسلسل چکر لگاتا دیکھ کر اٹھے اور اس کے پاس آئے۔

"بابا۔۔ماما آپ دونوں نہیں جانتے۔۔۔۔میں اس وقت کیا فیل کر رہا ہوں۔۔۔۔میں اس وقت ہواؤں میں رقص کر رہا ہوں۔۔۔" وہ دونوں کو پکارتا اپنے جزبات کو الفاظوں میں ڈھالنے لگا۔

بازل زرباب کو دیکھ کر گہرا سا مسکرائے۔

"میں۔۔۔میں نے بہت نمازیں پڑھی ہیں۔۔میں ہر وقت اس کے میرا ہو جانے کی دعا مانگی ہے۔۔۔

ہر اس وقت ہاتھ اٹھا کر اپنے رب سے اسے مانگا ہے جب مجھے یہ گمان گزرا کہ میری دعا قبول ہو سکتی ہے۔۔۔میں نے اس کے لیئے تہجد بھی پڑھی ہیں۔۔۔۔۔۔"

شازم کی خوشی کی انتہا یہ تھی کہ وہ آخر میں رو دیا۔۔۔

اس کے ماں باپ اسے ہق دق دیکھ رہے تھے۔۔۔یہ وہ باتیں تھی جو اس نے کبھی ان سے ذکر بھی نہ کی تھیں اور نہ ہی انھیں کبھی اس کا گمان بھی ہونے دیا۔۔تہجد کا تو انھیں آج پتا چلا کہ وہ اس قدر چاہتا تھا اسے کہ اس کے لیئے تہجد ادا کرتا تھا۔۔۔

"میں مان گیا بیٹا کہ تم میرے بیٹے ہو۔۔۔،شیر کو ملا سوا شیر۔۔" بازل نے جوش سے اس کی پیٹ تھپکی۔۔

"وہ کیسے بابا" زرباب اس کے آنسوں صاف کر کے اسے ماتھے پر بوسہ دیتی مسکرائی۔۔

"یار بڑی لمبی کہانی ہے۔۔پھر کبھی فرصت سے سناؤں گا۔۔ابھی تو بس یہ سن لو کہ میری اور تمہاری ماں کی بھی لو میرج تھی۔۔۔اور اسی لئے تمہارے ماموں ہمارے گھر کم آتے تھے۔۔"

جہاں ایک راز شازم نے عیاں کیا وہیں ایک راز اس کے باپ نے عیاں کیا۔۔

"واہ بابا۔۔۔اسی لئے آپ شیر اور میں سوا شیر۔۔۔" وہ نم آنکھوں سے ہنس دیا۔۔۔اس گارڈن میں صرف ہنسی گونجی تھی آج۔۔۔۔

زرباب نے دل سے خدا کا شکر ادا کیا تھا۔۔کتنے عرصے بعد وہ ایسے پھر سے مسکرائی تھیں۔۔۔اب خوشیاں زیادہ دور نہیں تھیں۔۔۔اسے بازل کی کہی بات پر یقین تھا۔ تیس

سال پہلے والا یقین آج بھی قائم تھا۔۔شازم کے جانے کے بعد وہ بازل کو دیکھ کر رب کا اور اس کا شکر ادا کرتی رہیں۔

وہ گھر آئی تو ہمیشہ کی طرح خاموشی نے اس کا استقبال کیا وہ خود ہی اس گھر کی رونق تھی۔۔۔وہ اپنی ماں ڈھونڈتی ان کے کمرے تک پہنچی۔۔۔تو وہ سو رہی تھیں۔۔۔پھر وہ اپنے کمرے میں آ گئی۔۔

اس نے پرس اٹھا کر بیڈ پر پھینکا۔۔۔اور اپنی ہیلز اتار کر خود کو شیشے میں دیکھا۔۔۔وہ خوبصورت تھی۔

اسے شہروز کے الفاظ بروقت یاد آئے۔

"تم اتنی حسین ہو کہ میرا دل چاہتا ہے کہ تمہیں لے اڑوں" وہ خباثت سے ہنس دیا۔۔

لیکن اس کی خباثت حرمین کو کہاں نظر آئی تھی۔۔۔

"میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔جانتی ہو نا حرمین۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔

اور حرمین پر اس کی محبت کا اس قدر بھوت سوار تھا کہ وہ اپنا ہاتھ اسے پکڑا کر کھڑی رہی۔۔

"آؤ میں تم دونوں کی تصویریں لوں.."ایک لڑکی جو وہاں پاس ہی کھڑی تھی فورا بولی۔۔۔

"ہاں عاسیہ پلیز۔۔۔"شہروز نے مسکرا کر اس کی آفر ایکسیپٹ کی اور اپنا فون نکال کر اسے تھمایا۔۔

"ایک منٹ میرے فون میں لے لو"حرمین بولی۔۔

"نہیں یار اس کا رزلٹ اچھا نہیں ہے۔۔"عاسیہ نے سہولت سے منع کر دیا۔۔ایسا منع کہ وہ خاموش ہو گئی۔

کافی ساری اس کی شہروز کے ساتھ تصویریں بنا کر وہ فون شہروز کو دے کر باقی دوستوں کے پاس چلی گئی۔۔

تو حرمین بھی اس کے فون میں تصویریں دیکھ کر ریلیکس ہوتی باقی سب کے پاس چلی گئی۔۔۔ کیونکہ تصویریں بلکل نارمل طریقے سے لی گئی تھیں۔ایسا اس نے دیکھا۔

وہ حال میں لوٹی تو سب سے پہلے پرس سے اپنا فون نکالا۔۔اور اسے دیکھنے لگی۔۔۔یہ وہ فون تھا جو شازم نے اس کی سالگرہ پر بطورِ تحفہ دیا تھا۔۔

وہ مہنگا ترین موبائل تھا۔۔۔اسے برا لگا جب اس لڑکی نے فون کی برائی کی۔۔۔ کیونکہ اس کا کیمرہ اچھا تھا۔۔ لیکن اس نے شہروز کے آگے کچھ نہ کہا خاموش ہو گئی۔۔

فی الحال وہ سارے خیالات کو جھٹکتی چینج کرنے چلی گئی۔۔۔واپس آکر کمرے کی بتیاں بجھائے سونے لیٹ گئی۔

مگر اسے پھر سے شہروز کی وہ بات یاد آئی جو اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی۔نیند آنکھوں سے بھک سے اڑ گئی۔۔۔وہ لمحہ بھر میں ہی پریشان نظر آنے لگی۔۔

صرف ایک جملہ اس کے کانوں میں گونج رہا تھا۔

"اپنے لیے اسٹینڈ لو۔۔جاؤ بولو اپنے گھر والوں سے کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔تم کوئی نائنٹیز کے زمانے کی نہیں ہو جو نہیں بول سکتیں تم ماڈرن زمانے کی لڑکی ہو۔۔اپنے لیے جیون ساتھی خود چوز کرنے کا تمہیں رائٹ ہے۔۔اور پھر اگر تم نے نہ کہا تو تمہیں

کسی کے بھی ساتھ باندھ دیا جائے گا۔۔۔پھر رہنا اس کے ساتھ۔۔۔اور بھول جانا مجھے۔۔۔"

وہ کہہ رہا تھا اپنی آواز کا اس پر اثر چھوڑ رہا تھا۔۔۔اور حرمین اس کی باتوں سے متفق نظر آتی تھی۔

"اگر اب بھی نہ لیا تو یاد رکھنا میری موت کی ذمہ دار تم خود ہوں گی۔۔۔میں اب تب تمہیں کال کروں گا جب تم بات کر لو گی تمہارے پاس صرف دو دن ہیں۔۔۔"اتنا کہہ کر وہ چلا گیا۔۔

"یا خدا میری مدد فرما۔۔۔میں کیا کروں کیسے کہوں سب کو اپنی پسند کے بارے میں۔۔۔" اس نے بتیاں روشن کر دیں۔۔کیونکہ نیند تو اب آنی نہیں تھی۔۔۔

اب اس نے یہ سوچنا تھا کہ وہ یہ سب کچھ کیسے بتائے گی۔۔۔

"شازم۔۔۔۔شازم بھائی کو بتاؤں کیا پہلے۔۔؟" وہ سوچنے والے انداز میں منہ پر انگلی رکھ کر خود سے بولی۔۔

"نہیں انھیں نہیں۔۔۔وہ ویسے ہی آج غصہ تھے مجھ سے پتا نہیں کیوں۔۔" وہ واپسی پر اس کی غصیلی آنکھوں سے ڈر گئی۔۔

"ویسے خاصی خوفناک آنکھیں ہیں ان کی۔۔" خود کلامی کرنے لگی۔

"جسے بھی ملیں گے نا آپ اس لڑکی کا نا جانے کیا ہو گا۔۔۔" اس نے فون اٹھا کر دونوں باتیں میسیج پر لکھ کر ہنسی والا ایموجی لگا کر شازم کو بھیج دیا۔

لیکن جواب نہ آنے پر خیر مجھے کیا کہہ کر موبائل سائیڈ پر رکھ کر پھر سے وہیں آ کر اٹک گئی۔۔۔ لیکن اسے کچھ تو سوچنا تھا۔۔

ادھر شازم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ جائے نماز سے کبھی نہ اٹھے۔۔۔ وہ اس وقت تک جائے نماز پر بیٹھا رو رو کر اللہ کا شکر ادا کرتا رہا جب تک اس کی بس نہیں ہو گئی۔۔

اللہ نے اسے وہ نوازا تھا جسے پانے کی وہ صرف خواہش رکھتا تھا۔

موبائل بجنے کی آواز پر اس کا دھیان موبائل پر گیا تو اس نے بیڈ پر پڑا فون اٹھایا اس پر ڈول لکھا جگمگا رہا تھا۔۔۔وہ مسکرایا۔۔۔

میسیج اوپن کیا تو پڑھ کر بے ساختہ قہقہہ نکلا۔۔۔وہ پڑھ کر بغیر جواب دیئے فون بند کر کے بیڈ پر لیٹ گیا اور آنکھیں موند لی،اس کے خوابوں میں ڈوبنے کے علاوہ اب اس کے پاس اور کوئی کام نہ تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف وہ پچھلے دو گھنٹوں سے یہ سوچ سوچ کر پریشان تھی کہ گھر والوں کو سچ کیسے بتائے گی۔۔۔

اتنے میں موبائل کی رنگ ہوئی تو اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا، الیشبہ کالنگ لکھا جگمگا رہا تھا۔ اس نے بے دلی سے فون کو واپس رکھ دیا۔۔ لیکن کال بار بار آ رہی تھی، اس کال ریسیو کر کے فون کان سے لگایا۔

"ہیلو۔۔۔" اپنی عادت کے مطابق بالوں میں انگلیاں چلائیں۔

"ہاں تم میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھیں۔۔؟ کب سے کر رہی ہوں۔۔۔ کال" الیشبہ غصہ سے بولی۔۔

"ہاں تو میں پریشان ہوں میں کیا کروں بتاؤ مجھے۔۔" وہ بھی بے ڈھڑک بولی۔۔

"کیا مطلب پریشان ہو۔۔۔ کیا کروں۔۔۔۔ تم نے اب تک اپنے گھر والوں کو نہیں بتایا کیا۔۔۔؟" اس کی آواز مزید تیز ہوئی۔

"وہ۔۔۔وہ یار میں۔۔۔کیا کروں"اس کی آواز میں بے بسی گھل گئی۔

"کچھ بھی کرو ابھی جا کر بتاؤ ورنہ بہت برا ہو گا تمہارے لیے اگر میرے بھائی کو کچھ ہوا تو۔۔"وہ چیخی تھی

"کیا مطلب کیا ہوا اسے؟"پریشانی سے ماتھے پر بل پڑے

مگر دوسری طرف سے کال کاٹ دی گئی تھی۔۔

حرمین کے چہرے پر اس وقت صرف اور صرف پریشانی عیاں تھی۔۔۔اسے کسی بھی حالت میں آج سب کچھ اپنی ماں کو بتانا تھا۔۔اسے شہروز کے مرنے والی دھمکی یاد تھی۔۔اسے ڈر تھا کہ وہ واقعی کہیں خود کو کچھ کر نہ لے۔

تقریبارات کے آٹھ بج رہے تھے جب وہ ہمت کر کے اپنے کمرے سے باہر نکلی۔تو کچن سے برتنوں کی آواز پر اسے سمجھنے میں ذرا دیر نہ لگی کہ جنھیں وہ ڈھونڈ رہی تھی وہ کچن میں موجود ہیں۔۔۔وہ سیدھی کچن میں پہنچی۔۔۔

اسے اندر آتا دیکھ کر کشور نے مسکرا کر ویلکم کیا۔۔اور خود واپس کٹنگ بورڈ پر پیاز کاٹنے لگیں۔۔۔وہ رک کر ان کا مسکراتا چہرہ دیکھتی رہی۔۔۔پھر ان کے مہارت سے چلتے ہاتھ دیکھے جو تھوڑے سے جھریوں زدہ ہونے ہی لگے تھے۔مگر وہ پھر بھی جوان دکھائی دیتی تھیں۔۔۔۔۔

"کیاہوا؟کچھ کام ہے کیا؟جو آج کچن میں آ گئیں۔۔"پیاز کو کاٹ کر گرم تیل میں ڈالا۔۔
اب باری تھی مرچوں کی۔۔

پہلے ہی آنکھوں سے آنسوں نکل رہے تھے۔۔۔اب مرچیں بھی لگنی تھیں۔۔

"ج۔۔۔جی۔۔۔ض۔۔۔ضروری بات ہے ا۔۔ایک "اسے لگا کہ یہ بات بہت مشکل ہے۔۔۔اور یہ واقعی مشکل لمحہ تھا۔

"ہاں کہو گھبرا کیوں رہی ہو؟"گا ہے بگا ہے اس پر نظر ڈال لیتیں اور اپنا کام بھی جاری رکھتیں۔

"وہ۔۔۔وہ میں۔۔۔۔۔بعد میں کہہ دوں گی ابھی آپ کام کر لیں"اس نے انگلیاں مروڑتے ہوئے کہا۔۔۔یہ عادت اس نے اپنی پھوپھو سے چرائی تھی۔۔۔ اور جانے کو مڑنے لگی۔

"نہیں..!رکو اور بتاؤ ایسی کیا بات ہے جس نے ہمارے گھر کا پھول مرجھا دیا ہے۔۔۔"وہ اس کی انگلیوں کو دیکھ کر بھی اگنور کر گئیں۔۔وہ جانتی تھیں کہ وہ پریشان ہے۔۔۔اور پریشانی کی وجہ بھی۔

"ما۔۔۔۔ماوہ۔۔۔وہ بات یہ ہے کہ د۔۔۔دراصل"وہ سانس لینے کو رکی۔۔اس کے لیئے یہ آسان نہ تھا۔۔۔یہ لمحہ کسی بھی لڑکی کے لیئے آسان نہیں ہوتا۔۔۔مگر اسے تو شہروز کے کہے کے مطابق اپنے لیئے اسٹینڈ لینا تھا۔۔۔

اسے بولنا تھا اس نے ہمت جمع کی۔۔۔دل ہی دل میں شہروز کی باتیں یاد کیں۔۔۔ہاں مگر وہ بھول گئی تھی اپنی ماں کی بتائی ہوئی کچھ باتیں۔۔۔مگر خیر۔۔۔

"ماماوہ۔۔۔آ۔۔۔۔آپ میرے لی ئے کوئی رشتہ نہ دیکھیں۔۔۔"اس نے جلدی سے کہا۔۔

"ہیں ں س۔۔۔اور وہ کیوں۔۔۔؟"وہ کہہ کر ہنسنے لگیں مگر ہنسی بھی بعض اوقات کھوکھلی ہوا کرتی ہے۔۔۔وہ جانتی تھیں کہ آگے ان کی بیٹی کیا کہے گی۔۔۔مگر وہ اس کے منہ سے سننا چاہتی تھیں۔۔۔شاید جو وہ سوچ رہی تھیں وہ بات ہی نہ ہو۔۔۔۔

"کیوں۔۔۔کہ مجھے ایک۔۔۔۔۔ایک لڑکا پسند ہے ا۔۔۔اور اور میں صرف اسی سے شادی کروں گی۔۔۔"اب کی بار اس کی آواز میں لڑکھڑاہٹ کم تھی۔۔۔جو ڈر تھا وہ سامنے آچکا تھا۔۔۔

وہ مرچیں کاٹتی چھری سے اچانک اپنا ہاتھ کاٹ بیٹھی تھیں۔۔۔

خون بھل بھل بہہ رہا تھا۔۔ مگر انھوں نے ایک سسکی بھی نہیں بھری تھی اس ڈر سے کہ ان کے شوہر نہ سن لیں۔۔۔اس بات سے انجان کہ وہ پیچھے کھڑے لفظ لفظ سن چکے تھے۔

"حریییین" وہ جہاں کھڑے تھے وہیں سے دھاڑے تھے۔

حرمین اپنی جگہ ساکت تھی۔۔۔اس نے اپنے باپ کو تیز آواز سے بات کرتے ہوئے بھی نہ دیکھا تھا آج وہ چیخے تھے۔۔۔وہ جانتی تھی کہ ان کا ری ایکشن ایسا ہی ہو گا۔۔

کشور کو لگا کہ وہ اگلا سانس نہیں لے پائیں گی اب۔۔۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی ہے آخر۔۔۔کسی لڑکے کے ساتھ عشق لگانے کی۔۔۔"ان کے الفاظ تھے یا خنجر۔۔۔

"با۔۔۔"وہ بولنے کو منہ کھولنے لگی مگر عین اسی لمحے اس کا کھلا منہ ان کے ہاتھ میں تھا۔

"خبردار اگر ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو۔۔میں تمہاری زبان نکال کر کتے کو ڈال دوں گا۔۔۔"کشور کے آنسوں نکل کر گال پر پھسلے۔۔۔وہ خود کو سنبھالتی چند قدم آگے بڑھیں۔

"چ۔۔چھوڑ دیں نا سمجھ ہے وہ۔۔اسے کچھ نہیں پتا۔۔"کشور نے ان کا ہاتھ پکڑ کر اس کے منہ کو آزاد کروایا۔۔
تو وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

"نا سمجھ یہ۔۔۔یہ نا سمجھ ہے۔۔۔بڑی ہو گئی ہے لڑکا پسند کر لیا ہے اس نے۔۔سنا نہیں آپ نے"وہ لہولہان ہوتی آنکھوں سے دونوں کو کھا جانے کو تھے۔

"اسے حقیقت نہیں معلوم۔۔آپ چلیں پلیز۔۔۔ورنہ آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔"وہ زبردستی انھیں لے جانے لگیں مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔۔

"میری بات کان کھول کر سن لو۔۔۔کسی لڑکے کو پسند نہیں کرتیں تم اور نہ ہی تمہاری شادی کسی سے ہو رہی ہے ابھی سمجھ گئیں۔۔۔"انگلی اٹھا کر سخت لہجے میں کہا۔۔۔

حرمین کے لیئے یہ سب کافی حیران کن تھا کیونکہ اسے اندازہ نہیں تھا کہ جہانزیب کا ری ایکشن اتنا شدید بھی ہو سکتا ہے۔۔۔وہ کھڑی سانس بحال کر رہی تھی۔۔

"کیوں ں س؟میں کیوں پسند نہیں کر سکتی کسی کو بابا۔۔۔پھپھو کر سکتی ہیں۔۔۔وہ شادی بھی کر سکتی ہیں۔۔۔میں کیوں نہیں پھر۔۔۔؟"اسے آج موقع ملا تھا۔۔وہ دل کی بات اب بنا ڈرے اپنا حق سمجھ کر بولی۔۔

کشور آنکھیں پھاڑے اسے دیکھے گئیں۔۔۔

"پھپھو کی بات کرتی ہو۔۔۔ہاں تمہاری طرح وہ بدزبان نہیں تھی۔۔وہ شرمندہ تھی اپنی حرکت پر۔۔تم خود کو اچھی لڑکی کہتی ہو۔۔۔ہاں اچھی لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں۔۔۔ایسی۔۔۔" جہانزیب غرائے۔

"جو چھپے دوست بناتی پھرتی ہیں۔۔ارے اچھی لڑکیاں تو ماں باپ کی عزت پر آنچ بھی آنے نہیں دیتیں۔۔" وہ اسے اس وقت شدید کرب سے دیکھ رہے تھے۔

"چپ کرو تم۔۔۔کیا یہ ہے میری تربیت کہ تم اپنے باپ سے زبان چلاؤ۔" کشور نے اسے گھرکا۔۔جو بولنے کے لیئے منہ کھولنے لگی تھی۔

"نہیں۔۔پر میں زبان نہیں چلا رہی ہوں۔۔یہ میرا حق ہے بابا نے مجھے میرے حق کے لیئے بولنا سکھایا ہے۔۔۔اور یہ تو اسلام میں بھی ہے نا۔۔"وہ دوبدو بولی۔۔

"اتنی ہمت آگئی ہے تم میں کہ تم اتنی باتیں کروں گی۔۔۔کہاں سے سیکھ کر آئی ہو یہ ساری باتیں۔۔۔کس نے بتائی ہیں تمہیں جواب دو مجھے۔۔۔ہاں اسی لڑکے نے نا۔۔۔جس سے تم فون پر بات کرتی تھیں راتوں کو۔۔۔"کشور نے اسے تھپڑ رسید کر کے کہا۔۔

حرمین نے بے یقینی سے گال پر ہاتھ رکھ کر اپنے ماں باپ کو دیکھا اور خود کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔

پیچھے سے جہانزیب اپنی بیوی کو تھام کر تھکے تھکے قدموں سے اپنے کمرے کی طرف چل پڑے۔۔

چند گھنٹے گزر چکے تھے اس گھر میں اس وقت موت سا سناٹا تھا۔۔سب اپنے اپنے کمروں میں مقید تھے۔۔کشور نے جا کر اسے دیکھنے کی بھی زحمت نہ کی۔

"ک۔۔کھانا لاؤں آپ کے لیئے۔۔؟"کشور ڈرتے ہوئے بولیں۔۔۔

"نہیں۔۔سنو۔۔۔"وہ اٹھ کر بیٹھے۔۔

"جی"کشور بھی انھیں کے پاس بیٹھ گئیں۔۔

"تمہیں اس کے بارے میں پہلے سے پتا تھا۔۔۔تو تم نے کچھ کیا کیوں نہیں۔۔۔"نم آنکھوں سے اپنی بیوی کو دیکھا۔۔

انھیں دیکھ کر کشور بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھ کر رو پڑیں۔۔

"بس اشش چپ ہو جاؤ...اور بتاؤ مجھے سب "ان کے آنسوں صاف کی ئے اور دھیرے سے بولے۔۔

تو کشور نے بھی من و عن ساری کہانی سنا ڈالی

"مجھے اس کو اتنی آزادی دینی ہی نہیں چاہی ئے تھی۔اسی لی ئے مجھے اس کا یوں پارٹیز میں جانا پسند نہیں تھا۔۔"وہ تھکے ہارے سے بول رہے تھے۔

"اب تم ایک کام کرو اس کے کمرے میں جاؤ اور اس کا فون اٹھا کر سم نکالو اور اس کے دو ٹکڑے کر دو۔۔اسی کے سامنے۔۔اور ہاں اس کا فون دیوار سے دے کر مار دینا۔۔۔ " لہجے میں اس وقت صرف سختی ہی سختی تھی۔

"جی۔۔۔۔ کھانا تو کھا لیں اچھا پھر دوا لینی ہے آپ نے۔۔۔"دوپٹے سے اپنی آنکھوں کے بھیگے گوشے صاف کیئے۔

"نہیں بعد میں کھالوں گا۔ابھی سو رہا ہوں۔۔۔اسے کھانے کا پوچھ لینا۔۔"اتنا کچھ ہو جانے کے بعد بھی انھیں اپنی بیٹی کی ہی فکر تھی۔۔۔۔

وہ اسے کبھی بھوکا نہیں رہنے دیتے تھے۔۔ کبھی ناراض ہوتی تو منا کر کھانا ضرور کھلا دیتے۔۔۔پر آج ویسا موقع نہ تھا وہ ناراض تھی۔۔۔وہ منانے نہیں جا رہے تھے تو کیا ہوا

کھانا تو پہنچا سکتے تھے۔۔۔کشورا نھیں دیکھے گئیں۔۔۔وہ لیٹ چکے تھے آنکھیں بند کر کے۔۔۔تو وہ خود بھی باہر نکل آئیں۔۔

رات گہری ہوتی جارہی تھی مگر گھر میں جو خاموشی تھی۔۔۔اس کی الگ ہی بات تھی۔۔

وہ اس کے کمرے میں آئیں۔۔۔تو وہ بیڈ پر الٹی لیٹی ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔

"فون کہاں ہے تمہارا؟"اسے روتا دیکھ کر وہ خود کو برداشت کا سبق پڑھاتی سخت آواز اپنائے بولیں۔

وہ اب بھی ویسے ہی لیٹی رہی۔

"کیا پوچھا ہے میں نے...؟"وہ آگے بڑھیں اسے زبردستی پکڑ کر کھڑا کرتی بولیں۔۔

وہ خاموشی سے بس کھڑی روتی رہی۔

پھر وہ اسے چھوڑ کر دراز کی طرف بڑھیں اور اس میں سے فون ڈھونڈ کر نکالا سم کے دو کر دی ئے پھر فون کو دیوار پر مار دیا۔۔اور خود باہر کی طرف بڑھنے لگیں۔۔اسی لمحے حرمین نے انھیں روکا۔۔۔۔

"ماما۔۔پلیززززپلیززززماما۔۔۔بابا کو سمجھائیں میں مر جاؤں گی اس کے بغیر۔۔۔ماما۔۔۔۔"وہ بے تحاشہ رو رہی تھی۔

اس کا حال اس وقت بے حال ہو چکا تھا۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔۔ تمہیں کچھ پتا ہے نہیں،اپنی بات کی ضد اڑا رکھی ہے۔۔۔"وہ اس سے ہاتھ چھڑوا کر بولیں۔۔

"ماما کیسی بات۔۔۔؟ماما یہ فون توڑنے سے اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں اسے بھول جاؤں گی تو ایسا ہر گز بھی نہیں ہے۔۔وہ میرے دل میں ہے بھلے آپ فون توڑ دیں یا پھر سم۔۔۔ "

وہ زمین پر بیٹھی روتی رہی بولتی رہی

شرم کرو ایک غیر مرد کے لیئے اپنے ماں باپ سے کیسے بات کر رہی ہو "

وہ بول کر وہاں سے بہت سے آنسوں اپنے اندر اتارتی باہر آ گئیں۔۔۔

صبح کا سورج ہمیشہ کی طرح طلوع ہو چکا تھا۔۔۔پرندے چہچانے لگے تھے۔۔ بہار کا موسم شروع ہو چکا تھا تو آج کل ہوا میں خنکی کم تھی۔۔۔وہ اب تک اپنے کمرے میں بند تھی۔۔۔اسے پوچھنے بھی کوئی نہ آیا تھا۔۔۔وہ ساری رات سوتے جاگتے گزار گئی۔۔۔ اس نے رات کو کھانا بھی نہیں کھایا تھا نا اسے کسی نے پوچھا تھا۔۔۔اب اس کا بھوک سے برا حال تھا۔۔ مگر وہ کسی کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔۔اس لیئے وہیں بیٹھی رہی۔۔۔۔ مگر جب بھوک برداشت سے باہر ہونے لگی تو وہ اٹھ کر کمرے سے نکلی اور نیچے کچن کی طرف بڑھی۔۔۔۔

کچن تک پہنچ کر اسے خیال آیا کہ اس وقت تو کشور کچن میں ہوتی تھیں۔۔آج نہیں تھیں۔۔وہ ان کا خیال آتے ہی کمرے کی طرف بڑھی مگر ڈرائنگ روم سے آتی آوازوں پر وہاں کا رخ کیا۔۔

"آپ اسے سچ کیوں نہیں بتا دیتے.."کشور جہانزیب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بولیں۔

"وہ اس بات کو ابھی نہیں سمجھ پائے گی۔۔۔ابھی اسے صرف اور صرف اپنی پڑی ہے۔۔"وہ اب بھی انکاری تھے۔

"لیکن یہ اس کا حق ہے۔۔۔اسے پتا ہونا چاہیئے کہ اس کا نکاح ہو چکا ہے۔۔وہ منکوحہ ہے شازم کی۔۔۔۔اور ابھی سے نہیں بچپن سے ہی۔۔۔اور پھر وہ پیار بھی تو کتنا کرتا ہے اس سے اس کی ایک کال پر ہمیشہ آجاتا ہے۔۔۔ "
وہ نرمی سے انھیں قائل کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔

"تمام باتیں ایک طرف۔۔۔ مگر پھر بھی،اب وہ کسی اور کو پسند کرنے لگی ہے۔۔۔ناجانے کون ہے وہ۔۔۔ہم سے کہاں غلطی ہو گئی کشور۔۔۔"وہ افسردہ سے لہجے میں بولے۔۔

"موبائل۔۔۔ہاں سہی کہہ رہی ہوں ہم سے غلطی یہ ہوئی ہے کہ ہم نے اسے موبائل دیا۔۔۔شازم نے اسے موبائل دیا۔۔۔اور بس۔۔۔"وہ افسوس سے کہہ رہی تھیں۔۔۔ان کا لہجہ ٹوٹ چکا تھا۔۔۔جہانزیب انھیں دیکھتے رہ گئے وہ سہی کہہ رہی تھیں۔۔۔

"مجھے لگتا ہے کہ اب اسے سچ بتا دینا چاہیئے،،اور پھر آپ کو بھی زرباب کو جلد از جلد بلا کر رخصتی کی تاریخ طے کر دینی چاہیئے۔۔۔"کشور اٹل لہجے سے بولیں۔۔۔جہانزیب بھی متفق نظر آتے تھے۔

"نہیں نہیں سچ بتانے کی بھی ضرورت نہیں ہے آپ لوگوں کو وہ تو میں غلطی سے سن چکی ہوں۔" وہ اندر آتی طنزیہ لہجے میں بولی۔۔۔

"ماماااااآخر کیوں کر رہی ہیں آپ میرے ساتھ ایسا۔۔۔؟ مجھے بتائیں۔۔۔۔۔۔" وہ چھوٹے قد کی پتلی سی لڑکی۔۔۔۔ہزیانی انداز میں چیخی

اس گھرانے کے لوگ اسے بے بسی سے دیکھ رہے تھے۔۔

"کیوں چپ ہیں بتائیں نا؟؟؟؟؟آخر میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ماما؟؟؟؟

وہ بے دردی سے آنسوں پوچھنے لگی۔دونوں ہنوز خاموش تھے کسی کے پاس اس کے سوال کا جواب نہ تھا۔۔سب خاموشی سے سر جھکائے ہوئے تھے۔۔

"آپ؟آپ کیوں ایسے بیٹھے ہیں جانتے بھی ہیں آپ نے میرے ساتھ کیا کیا ہے۔۔۔۔۔میں پسند نہیں کرتی انھیں۔۔۔۔آپ لوگ کیوں نہیں سمجھ رہے۔۔" وہ پاگلوں کی طرح اس چھوٹے سے لاؤنج میں کھڑے مکینوں کے پاس جا کر اپنی بے بسی بیان کر رہی تھی۔۔

"بابا آپ۔۔۔۔۔آپ نے بھی یہ سب کیا نا میرے ساتھ اپنی اکلوتی بیٹی کے ساتھ۔۔۔۔۔۔آپ لوگوں نے ایک بار بھی نہیں سوچا۔۔۔۔وہ مجھ سے کتنے بڑے ہیں۔۔۔میں کیسے۔۔۔۔میں کیسے رہوں گی ان کے ساتھ۔۔۔۔وہ بھائی ہیں میرے۔۔۔۔"۔اس کی چیخ و پکار گھر میں گونج رہی تھی۔۔۔مگر کوئی بھی اسے سمجھا نہیں پا رہا تھا۔۔

"خدا کے لی ئے حرمین خاموش ہو جاؤ۔۔۔میں تمہیں اس تکلیف سے گزرتے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔"جوان مگر چہرے سے تھکن زدہ کشور اٹھ کر اس کے پاس آئیں۔۔۔

"ماما۔۔۔۔نہیں ماما پلیز کہہ دیں کہ یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔"اس کے بہتے آنسوؤں میں روانی آگئی۔۔وہ ان سے لپٹ گئی۔۔۔

"نہیں میرا بچہ یہ سب سچ ہے۔۔۔۔اور وہ اب بھائی نہیں ہے تمہارا۔۔۔۔,بلکہ ہمیشہ سے ہی نہیں تھا۔"وہ اسے خود سے لگائے نڈھال سی لے کر صوفے پر بیٹھیں۔۔

وہ جانتی تھیں کہ اب وہ کسی اور کو نہیں سوچ سکتی۔۔۔کچھ حقیقتیں چیز ہی ایسی ہوتی ہیں۔۔۔جب کسی پر عیاں ہوتی ہیں، تو در و دیوار تک ہلا دینے کی طاقت رکھتی ہیں۔

ساتھ ہی جہانزیب بھی بیٹھ گ ئے۔۔۔اور اسے دلاسہ دینے لگے۔۔۔مگر جو دل کو قبول نہ ہو اسے کیسے اس پر راضی کیا جائے۔۔۔وہ بے آواز بس روتی رہی۔۔۔

دو دن گزر چکے تھے وہ خود کو کمرے میں قید کر چکی تھی۔ کھانے پینے سے بھی انکاری تھی۔۔۔

"ماموں اسلامُ علیکم۔۔۔" شازم گھر میں داخل ہوا۔۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔بیٹا، آؤ بیٹھو۔۔" جہانزیب گل جو اداس بیٹھے اپنے گھر کی رونق کو اڑا اڑا دیکھ رہے تھے۔۔ کیونکہ جب سے حرمین کو سچائی پتا چلی تھی وہ سب سے قطع تعلق کر بیٹھی تھی۔

"کیسے ہیں ماموں۔۔۔ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے" وہ انھیں پریشان سا دیکھ کر ان کے پاس آ بیٹھا۔۔

"ہاں ہاں میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ" ہونٹوں کو مسکراہٹ میں ڈھال کر کہا۔

"نہیں ماموں۔۔۔آپ پہلے کی نسبت بہت کمزور ہو گ ئے ہیں۔۔۔چلیں میں آپ کو دوا دلوا کر لاتا ہوں۔۔۔"وہ ان کا ہاتھ تھامے اٹھنے لگا۔۔لیکن وہ نہیں اٹھے۔۔۔

"نہیں رہنے دو شازم۔۔۔میں ٹھیک ہو۔۔۔یہ بتاؤ تمہاری ماں کیسی ہے۔۔۔لے آتے اسے بھی۔۔۔ "

افسردہ سے لہجہ میں بولے۔اسے دیکھا وہ ہمیشہ کی طرح جاذب نظر اور نکھرا نکھرا سا تھا۔۔ہاتھ میں مہنگی ریسٹ واچ اور ویل سوٹ میں ملبوس وہ پر نظر شخصیت دکھائی دیتا تھا۔اس کی شخصیت اس کی ایک ایک چیز اس کے امیر ہونے اس کے خوش ہونے کی گواہی دیتی تھی۔

"جی ماموں وہ بھی ٹھیک ہیں آپ سب کو بہت یاد کرتی ہیں۔۔۔"اسی لمحے کمرے کے اندر کشور داخل ہوئیں۔۔

"اسلامُ علیکم مومانی۔۔"اس نے ادب سے خود اٹھ کر انھیں بیٹھنے کی جگہ دی۔

"بیٹھو بیٹھو۔۔"سر کو خم دے کر جواب دیا۔۔اور دوپٹہ درست کرنے لگیں۔۔

"دیکھو شازم میں نے تمہیں کال کی تھی۔۔کیونکہ اب حرمین کو سنبھالنا ہمارے بس سے اوپر کی بات ہے۔۔۔ "

"لیکن موما نی ہوا کیا ہے آپ پوری بات بتائی ئے نا۔۔۔"اس نے خاصے سلجھے ہوئے انداز میں کہا۔

تو کشورا نھیں ساری بات تفصیل سے بتاتی چلی گئیں۔۔

اور جہانزیب گل خاموش تھے بلکل خاموش۔۔

"لیکن ایک بات جو میرے اب تک سمجھ نہیں آئی وہ یہ ہے کہ وہ اتنا واویلہ کس بات کے لی ئے مچا رہی ہے۔۔۔

۔۔ایک منٹ۔موما نی کیا وہ کسی کو پسند کرتی

ہے۔۔؟"اپنے کسی خدشے کے تحت سوال کیا۔۔

"تمہیں ایسا کیوں لگا؟"وہ اسے دیکھ کر رہ گئیں۔

"ویسے ہی مومانی کوئی انکار تب ہی جرتا ہے جب وہ یا تو وہ کسی اور کو پسند کرتا ہو یا پھر فی الحال رضامند نہ ہو۔۔۔پر رضامند نہ ہوتی تو اتنا واویلہ کیوں کرتی؟"

"پ۔۔پتا نہیں بیٹا۔۔۔تم ہی پوچھ لو اب جا کر۔۔۔"انھوں نے بات کو دبا دیا۔۔

"جی ضرور۔۔۔۔۔بتائیے وہ کہاں ہے۔۔؟"اس نے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

"سنو شازم..."جہانزیب گل کی روعبدار آواز پر وہ رک کر انھیں دیکھنے لگا۔۔

"جی ماموں"۔۔

"وہ میری اکلوتی بیٹی ہے نازک ہے بہت۔۔اور حساس بھی ذرا احتیاط کرنا۔۔ویسے بھی اس کے ساتھ ظلم ہوا ہے۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ اب آگے کچھ بھی زبردستی ہو"اس کو جتانا ضروری سمجھا۔

"جی ماموں سمجھ گیا۔۔"سر کو خم دیا۔۔اور آگے چل دیا۔۔

"حرمین گیٹ کھولو۔۔۔"دروازے کے پاس پہنچ کر اس نے گیٹ ناک کیا۔۔۔مگر جواب نہ پا کر اس نے آواز لگائی۔۔۔۔مگر اس بار بھی کوئی جواب نہ آیا۔۔

"حرمین پلیز ز یار۔۔۔۔بس تھوڑی سی بات کرنی ہے گیٹ کھولو۔۔۔"اس نے پھر کوشش کی۔۔پھر سے خاموشی کا سامنا کرنا پڑا۔۔

"دیکھو حرمین۔۔۔اگر اب گیٹ نا کھولا نہ تو پھر یاد رکھنا میں یہ گیٹ توڑ بھی سکتا ہوں۔۔۔اور پھر جوڑوں گا بھی نہیں۔۔۔پھر بند کر کے دکھانا خود کو کمرے میں۔۔۔" اس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔۔۔تو اندر سے کچھ گرنے کی آواز آئی۔۔۔جس پر وہ مسکرا کر واپس سنجیدہ ہو گیا۔۔یقیناوہ سن رہی تھی۔۔

"حرمین میں کاؤنٹ ڈاؤن کر رہا ہوں جسٹ تھری ٹائمز اینڈ دین آئی ول ڈو۔۔"وہ بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔۔

"کیا پریشانی ہے آپ کو بھائیییی "بھائی پر خاصہ زور دیا گیا۔۔ جس پر وہ لب بھینچ گیا۔۔

"اووو کم آن۔۔۔ گیٹ کھولو گی تو ہی میں اپنا مسئلہ بیان کروں گا نا۔۔۔" مسکرا کر کہنے لگا۔۔

"نہیں کھولنا میں نے گیٹ۔۔۔۔اب آپ جائیں۔۔۔"اس نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا۔۔

"مطلب میں گیٹ توڑ دوں؟۔۔"ایک اور سوال۔۔

"کہا نا نہیں کھولوں گی۔۔۔آپ کو بابا نے اوپر آنے کیسے دیا۔۔جائیں آپ، مجھے کسی سے بات نہیں کرنی۔۔۔۔اور آپ سے تو بلکل بھی نہیں۔۔"آواز روہانسی ہو گئی تھی۔۔

"اور دین۔۔۔۔ون۔۔۔۔۔ٹو۔۔۔۔۔۔اینڈ اٹس لاسٹ۔۔۔۔۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب دروازہ کی چٹخنی کے کھلنے کی آواز پر رکا۔۔۔

دروازہ دھیرے سے زرا سا کھلا۔۔

اور بس یہیں پر اس کے دل کی دھڑکن زرا سی تیز ہوئی۔۔۔
کتنا تڑپتا تھا وہ اس کی ایک جھلک کی خاطر۔۔۔اس کو دیکھے ہوئے دو دن ہو چکے تھے مانو کتنا عرصہ گزر چکا ہو۔۔اور وہ اسے اب دیکھنے جا رہا تھا۔۔۔جب اس نے اجازت دی تھی ۔۔۔چاہے حالات کیسے بھی ہوں۔۔۔

وہ آہستہ سے اندر داخل ہوا۔۔

"حرمین" اندر آ کر اسے شوکڈ لگا تھا۔۔پورا کمرہ پھیلا ہوا تھا۔۔تمام چیزیں بکھری ہوئی تھیں۔۔اس نے واپس گیٹ کو لاک کیا۔۔

"یہ کیا حرکت ہے گیٹ کھولیں واپس۔۔۔۔"اس نے غصے سے کہا۔۔

"چپ کرو تم۔۔۔"اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ڈانٹا۔۔

"میں۔۔۔۔میں بتا رہی ہوں کہ آپ مجھ۔۔۔ مجھ پر غصہ مت کریں۔۔"وہ پھر سے رونے لگی تھی۔۔

"ارے ارے۔۔۔میری جان۔۔۔رو کیوں رہی ہوں اب۔۔۔؟"اسے روتا دیکھنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔۔

"اشششش بس بس۔۔۔!!!"فوراً سے اس کے آنسوؤں کو اپنے انگلی کے پوروں سے چنا۔۔

"دور رہیں آپ۔۔۔اور جا کر منع کریں سب کو کہ آپ۔۔۔۔آپ مجھ سے شادی نہیں کر سکتے۔۔۔"گلہ تر کر کے بولنے کی ہمت کی مگر آنسوں کی برسات اب تک ویسے ہی تھی۔۔

"دور رہیں آپ۔۔۔اور جا کر منع کریں سب کو کہ آپ۔۔۔۔آپ مجھ سے شادی نہیں کر سکتے۔۔۔"گلہ تر کر کے بولنے کی ہمت کی مگر آنسوں کی برسات اب تک ویسے ہی تھی۔۔

"اور کیوں نہیں کر سکتا۔؟"بھنویں اچکا کر سوال داغا۔۔

"کیوں کہ۔۔۔۔کیونکہ آپ کسی اور سے محبت کرتے ہیں۔۔۔"اتنا سوچ کر بے تکہ سا جواب دیا اور اس سے دور ہو کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔وہ منہ کھولے اسے صرف دیکھے گیا۔

پھر اس کی بات سن کر مسکرایا اور اس کے قریب بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں پکڑا۔۔۔

"چ۔۔ چھوڑیں۔۔۔ب۔۔۔بھائی۔۔۔"وہ کرنٹ کھاتی گھبرا کر اٹھنے لگی۔۔۔ مگر اس نے اٹھنے کی اجازت نہ دی۔۔

پہلی بات تو یہ کہ میں تمہارے علاوہ اور کسی کو بھی پسند نہیں کرتا۔۔تم۔۔۔ حرمین ۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔اور صرف تم۔۔۔۔۔۔میرے تمام تر جز باتوں کی اکلوتی وارث ہو۔۔۔اس دنیا کی کوئی بھی لڑکی نہ تم سے زیادہ حسین ہو سکتی ہے،اور نہ ہی میرے دل کے قریب۔۔۔۔"

وہ اسے اپنے قریب پا کر آج بے خود ہو رہا تھا۔۔

"پا۔۔۔پا۔۔۔پاگل ہو گئے ہیں۔۔"اس نے پھر سے ہاتھ کھینچنا چاہا تو وہ حوش میں آیا۔۔حرمین کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں مسلسل کپکپا رہا تھا۔۔وہ اس کی کپکپاہٹ واضح محسوس کر سکتا تھا

"ہاں پاگل تو میں ہوں۔۔۔۔مگر خیر ہے اور دوسری بات یہ کہ آج کے بعد تم مجھے بھائی کبھی نہیں کہو گی آج تک صرف اس لیئے برداشت کرتا تھا یہ لفظ کیونکہ تمہیں سچ نہیں پتا تھا لیکن اب چونکہ سچ پتا چل گیا ہے کہ تم میری ہی تھیں ہمیشہ سے تو بس اب مت کہنا۔۔۔۔۔۔ "

اس کی سخت گرفت مگر نرم آواز سے حرمین کا پورا جسم لرز رہا تھا۔۔اس وقت وہ ایک جنونی عاشق لگ رہا تھا۔۔حرمین کو اس کی باتوں اور رویئے سے ایسا ہی لگا۔

"م۔۔میں تو کہوں گی آپ کو بھائی" تو یہ ثابت ہوا کہ وہ بہت ڈھیٹ تھی۔۔ڈرتی تھی مگر اپنی بات کو پورا کرتی تھی۔۔اور یہ بات کچھ کچھ شازم کو اس میں پسند بھی تھی۔۔کیونکہ یہ اس کی شخصیت کا خاصہ تھی جو ہر شخص میں الگ الگ طریقے سے موجود ہوتی ہے۔۔

"اچھا پھر میں بھی یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا۔۔تمہارے پاس ہی رہوں گا اسی کمرے میں تمہارے پاس ہی اسی بیڈ پر سوؤں گا۔۔۔کیونکہ ہمارا نکاح تو ہو ہی چکا ہے ہاں بس رخصتی ہی تو نہیں ہوئی تھی" وہ اسے دھمکا رہا تھا۔۔اور وہ ڈر گئی تھی۔۔

"کیووووووں۔۔۔آپ بھائی ہیں نا میرے۔۔۔میں تو ہمیشہ سے آپ کو بھائی ہی کہتی آئی ہوں۔۔"اس کی پھر سے بے تکی سی بات سن کر اس کا دل چاہا کہ اپنا سر دیوار پر دے مارے۔۔

"ہر گز نہیں۔۔۔تم مجھے بھائی نہیں کہہ سکتیں اب۔۔۔وہ پہلے کی بات تھی جب تمہیں سچ نہیں پتا تھا۔۔"اس کی آنکھوں کی گہرائی بار بار اسے سب کچھ بھول جانے کا عندیہ دیتی

تھی۔۔اور وہ مسلسل نظریں چرا رہا تھا۔۔۔وہ بار بار ایسی بات تپانے کے لیئے کر رہی تھی۔۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے ب۔۔بھائی آپ جائیں یہاں سے "غصہ سے کہا بھی تو کیا۔۔۔بھائی۔۔۔

"تم ڈول سدھر جاؤ ورنہ ابھی ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے جاؤں گا۔۔۔آئی سمجھ۔۔ "

"لیکن کیووں ں س؟"وہ گھورنے لگی۔۔۔رونا بھول چکی تھی۔۔

"نیچے چلو ورنہ میں عمل بھی کر دوں گا اپنی بات پر۔۔۔"بھاری آواز میں کہتے ہوئے وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"چلووو۔۔۔"وہ جو کھڑی مسلسل زمین کو گھور رہی تھی اس کی آواز پر اب اسے گھورنے لگی۔۔

"کیا گھور رہی ہو۔۔۔اٹھا کر بھی لے جا سکتا ہوں میں۔۔۔آؤں پھررررر"؟وہ دھڑلے سے کہہ رہا تھا۔

"آپ جائیں یہاں سے آپ کیوں نہیں سمجھ رہے کہ میں آپ سے شادی نہیں کر سکتی۔۔۔"وہ پھر سے رو پڑی۔۔

"یار ڈول ایسے نہیں سنو گی نا تم۔۔۔۔"وہ اسے اٹھانے کی نیت سے آگے بڑھا۔۔۔پر اس سے پہلے وہ اسے اٹھاتا وہ خود ہی اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"چل رہی ہوں۔۔پر یاد رکھیئے گا آپ سے شادی نہیں کروں گی میں کسی قیمت پر بھی۔"وہ غصہ میں تھی اور آنسوں بہے جا رہے تھے۔۔

"کتنی بار بتاؤں یار۔کہ شادی ہو چکی ہے۔۔۔اب صرف رسم الخط پورے کرنے ہیں۔۔"وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھ گیا۔۔وہ پیچھے اس کے ساتھ کھنچتی چلی جا رہی تھی۔

"اور سنو اب نیچے جا کر بولنا نہیں کچھ۔۔۔دیکھو تو سہی اپنے پیر نٹس کو غور سے۔۔۔کتنا تھکا دیا ہے تم نے انھیں اپنی اس حرکت سے۔۔۔اور خود کو کمرے میں بند کر کے۔"وہ سیڑھیوں پر رک کر اسے بولنے لگا۔۔اس کا چہرہ غصہ سے سرخ تھا۔۔مگر پکڑ اور لہجہ نرم تھا۔جو صاف صاف حرمین محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔

اس واقعے کو آج چوتھا دن تھا۔۔

وہ اکثر اوقات بھوک ہڑتال بھی کرتی تقریباً ہر روز ہی اس کے بھوکے رہنے کی خبر جہانزیب گل کو ملتی۔۔۔آج بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔۔جب کشور جہانزیب کے پاس یہ خبر لے کر پہنچیں۔۔

"کوئی نئی بات نہیں ہے یہ۔۔۔اسے اپنے ماں باپ کی عزت کی زرا پرواہ نہیں ۔۔۔حیرت ہے مجھے۔۔"وہ چادر تان کر لیٹے۔۔سائیڈ پر رکھا ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آن کیا۔

"وہ چاہتی ہے کہ یہ نکاح ختم کر دیا جائے۔۔۔اس کے خیال میں یہ شادی زیادہ دیر تک نہیں چلے گی۔۔۔اس لئے بہتر ہے کہ اسے یہیں ختم کر دیں۔۔۔" وہ ٹھنڈی سانس اندر کھینچ کر بیڈ پر بیٹھ کر بولیں۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔!! وہی بتا رہی ہوں جو آپ کی لاڈلی نے کہا ہے۔ جسے آپ کے بے جا لاڈ پیار نے بگاڑا ہے۔۔۔اور اب ہم سب۔۔اسے بھگت رہے ہیں" وہ پھر سے شروع ہو چکی تھیں۔

"ہاں تاکہ وہ اس سے نکاح کر سکے جس سے وہ چاہتی ہے۔۔۔اور ہماری عزت پر دھبا لگا کر واپس طلاق لے کر آ جائے۔۔" وہ سخت الفاظ کہہ گئے تھے۔۔کشور منہ کھولے انھیں دیکھے گئیں۔

"کیوں اپنی بہن کی بھی تو کروائی تھی نا آپ نے اس کی پسند سے شادی۔۔۔پھر میری بچی کے لیئے ایسی باتیں کیوں۔۔؟ءوہ ماں تھیں نا کیا کرتیں۔۔

"کیونکہ بازل ایسا لڑکا نہیں ہے۔۔۔عزت اور لاڈ سے رکھتا ہے اپنی بیوی کو۔۔۔۔یاد نہیں جب وہ گھر چھوڑ کر آگئی تھی تو کیسے اسے لیئے بغیر واپس جانے کو تیار نہیں تھا۔۔۔" وہ بھی دوبدو ہوئے۔

"ہاں تو بھول گئے آپ کیسے ہمیں پولیس اور وکیلوں کی دھمکیاں دے رہا تھا۔۔" ماحول میں گرمی بڑھ چکی تھی۔۔۔کشور اپنا نماز کی طرح بندھا دوپٹا کھول کر بیڈ سے اٹھ گئیں۔

"کشور بات کو غلط رخ مت دو۔۔جانتی ہو تم کہ وہ صرف اپنی بیوی اور بچی کو لے جانے کی وجہ سے کر رہا تھا۔۔۔وہ نہیں رہ سکتا تھا اس کے بغیر۔۔۔۔اُس کی محبت میں اور اِس کی محبت میں بہت فرق ہے۔۔۔"اشارہ اپنی بیٹی کی طرف تھا جو نا جانے کب دروازے میں آ کھڑی ہوئی تھی۔

کشور نے پلٹ کر دیکھا تو وہ کھڑی آنسوں سے رو رہی تھی۔۔

"وہ ایسا نہیں ہے۔۔بابا وہ اچھا لڑکا ہے۔۔۔آپ اس سے مل تو لیں۔۔"وہ وضاحت کے طور پر وہیں سے بولی۔

"وہ کیسا ہے میں یہ اچھی طرح جانتا ہوں۔۔۔وہ تمہارے ساتھ مخلص نہیں ہے۔اور رہی بات تمہاری پھوپو کی تو پہلے کی محبتیں آج کل کی حوس پوری کرنے والی نہیں ہوتی تھیں۔۔آج کل کے لوگ اپنی وقتی اٹریکشن کو محبت کا نام دے کر محبت کے نام کو بھی برباد کر رہے ہیں۔۔۔اور تم بھی اسی سب کا شکار ہو۔۔۔" وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اس لیئے میں نے سوچ لیا ہے کہ عزت سے جس کے ساتھ تمہارا نکاح ہو چکا ہے اس کے ساتھ رخصت ہو جاؤ۔۔۔اور یاد رکھنا کہ انھیں اس بارے میں کوئی علم نہ ہونے پائے"

وہ اپنا فیصلہ اسے سنا کر جا چکے تھے۔اس کی زندگی کا فیصلہ ہو چکا تھا۔۔۔ان کی آواز ان کا لب ولہجہ واضح کر گیا تھا کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ان کا فیصلہ اٹل تھا۔

وہ وہیں بیٹھتی روتی چلی گئی۔۔۔کشور اسے سہارا دے کر اٹھانے لگیں مگر وہ غصہ سے ان کا ہاتھ جھڑک گئی

ایک دن بعد۔۔۔۔

"آپ بھائی جان۔۔میرے گھر۔۔۔ خیریت سے۔۔۔۔۔بھائی جان میں نے آپ کو بہت یاد کیا"زرباب اوپر سے نیچے آئی تو بازل کے ساتھ جہانزیب کو بیٹھا دیکھ کر تیز تیز قدموں سے ان کے پاس آکر ان کے گلے لگ گئی۔

جہانزیب نے بھی اس کے سر پر پیار کیا۔۔۔تو وہ رو دی۔۔۔ناجانے کتنے مہینوں سے وہ ترس رہی تھی اس پیار کو۔۔۔

کافی دیر تک وہ روتی رہی پھر جہانزیب نے اسے خود سے دور کیا اور اس کی خیریت دریافت کی۔۔۔

"کیسی ہو؟ "

"میں ٹھیک ہوں بھائی جان۔۔آپ کیسے ہیں" وہ نم آنکھوں سے بولی۔

"ہاں میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔۔ تمہیں خوش دیکھ لیا ہے اب مطمئن ہوں۔۔" وہ دھیما سا مسکرا کر بولے۔۔۔اتنے میں شازم بھی وہیں آ گیا۔

"ارے شازم بیٹا آ جاؤ۔۔بیٹھو۔۔" انھوں نے شازم کو دیکھ کر کہا تو وہ نک سک سے تیار وہیں بیٹھ گیا۔

"کہیں جا رہے تھے؟" جہانزیب نے سوال کیا۔۔وہ بار بار اپنی گھڑی دیکھ رہا تھا

"۔۔۔نہیں بس وہ ایک میٹنگ تھی تو اسی سلسلے میں جانا تھا۔۔۔" وہ مسکرا کر بولا۔

"ارے بیٹا تو تم چلے جاؤ۔!!" وہ شرمندہ سا بولے

"نہیں نہیں ماموں۔۔۔کیسی بات کرتے ہیں۔۔۔میں بعد میں چلا جاؤں گا خیر ہے۔۔آپ بتائیں۔۔۔کیسے ہیں گھر میں سب۔۔۔لے آتے اپ انھیں بھی" اس کا اشارہ اپنی باربی ڈول کی طرف تھا۔

"ہاں وہ بھی ٹھیک ہیں سب۔۔۔اللہ کا شکر ہے۔" وہ اشارہ سمجھ کر اسے مطمئن کر گئے۔۔

"ویسے میں یہاں ایک خاص کام سے آیا تھا۔۔زرباب اور بازل" وہ اب اپنی بہن اور بہنوئی کی طرف مڑے۔

"جی۔۔۔جی بھائی جان آپ حکم کریں کیا بات ہے۔۔۔" بازل سہولت سے بولا۔

"وہ دراصل میں چاہتا ہوں کہ۔۔۔
اب چونکہ ماشاءاللہ سے حرمین اب بڑی ہو چکی ہے۔۔۔پڑھائی بھی اب مکمل ہونے کو ہے۔۔۔
ہو ہی گئی ہے بلکہ۔۔۔اب میں چاہتا ہوں کہ اس کی شادی کر دوں۔۔۔۔اسے ۔۔۔۔۔۔اس کے گھر کا کر دوں۔۔۔ "

وہ کبھی بازل کو دیکھتے کبھی زرباب کو تو کبھی شازم کو۔۔۔۔

شازم کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی ہاں کر دیتا۔احتراماوہ سر جھکائے اپنے ماں باپ کے فیصلہ کا انتظار کرنے لگا۔

"اب تم لوگ بتاؤ۔۔۔چونکہ نکاح تو ہو ہی چکا ہے۔بس رخصتی باقی ہے۔۔۔وہ ہمارے پاس تمہاری امانت تھی اب میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی امانت لے جاؤ۔۔۔اب جو تم لوگوں کا فیصلہ ہو"وہ ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات کر رہے تھے۔

بازل نے اپنی بیوی کو دیکھا اور اس نے شازم کو دیکھا۔۔۔اس نے سر جھکا رکھا تھا۔

"بھائی جان دراصل آپ۔۔۔۔۔۔۔"زرباب بولتے بولتے خاموش ہو گئیں۔۔۔تو شازم نے بے ساختہ نظر اٹھا کر انھیں دیکھا۔

"آپ شازم سے پوچھ لیں ایک بار ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔وہ میری ہی بچی ہے ۔۔۔میں تو اسے ہمیشہ سے ہی دل و جان سے چاہتی ہوں۔۔۔"وہ مسکرائی تو شازم نے رکا سانس بحال کیا۔۔۔اور خود بھی مسکرا کر صوفے کے آرم پر ہاتھ ٹکا گیا۔

"ماموں جان۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔جیسا آپ سب کو ٹھیک لگے۔۔"وہ سہولت سے کہتا صوفے پر آرام سے بیٹھا ٹانگ پر ٹانگ جمائی اور ہولے ہولے مسکرانے لگا۔

اس کی برسوں کی خواہش یوں پوری ہو رہی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر دن تاریخ طے کر لیتے ہیں آج ہی۔۔۔۔"

"بھائی جان اتنی جلدی"؟زرباب کو حیرت ہوئی۔۔۔

"ہاں بس۔۔میں نہیں چاہتا کہ نیک کام میں مزید دیر ہو۔۔دراصل میری بھی طبیعت اب ایسے ہی رہتی ہے تو میں اپنے سامنے ہی اس کے لیئے کچھ کر لو۔۔۔"وہ پھیکا سا مسکرائے۔

"بھائی جان کیسی بات کرتے ہیں اللہ آپ کو صحت والی لمبی عمر دے۔۔۔آمین"وہ دل سے دعا دیتی بولی۔

کافی دیر تک وہ لوگ باتوں میں مشغول رہے۔۔۔شازم کو میٹنگ کے لیئے جانا تھا تو وہ چلا گیا۔۔۔

سارے راستے وہ بس آنے والے وقت کا سوچتا رہا۔۔۔آج وہ بے حد خوش تھا۔۔۔اس نے اپنے آبائی آفس پہنچ کر پورے آفس کو مٹھائی بانٹی۔۔۔آج وہ میچیور نہیں بلکہ بلکل بچہ لگ رہا تھا۔۔وہ خوش تھا بہت خوش۔۔۔۔

دو ہفتے بعد کی تاریخ طے ہو چکی تھی۔۔۔وہ گھر آکر کشور کو یہ خبر سنا چکے تھے۔۔۔کشور خوش بھی تھیں مگر اپنی بیٹی کی حالت پر افسردہ بھی تھیں۔۔۔پر اس وقت اس کے لیئے یہی فیصلہ بہتر تھا۔۔۔پھر شازم اس کا بہت خیال رکھتا تھا۔۔۔وہ اس بات سے بہت مطمئن تھیں۔۔

"دن گزرتے گ ۓ شاپنگ اور کام کی وجہ سے وقت کا پتا ہی نہیں چلا۔۔۔اور اب دیکھو نا کیسے کل ہی شادی ہے میری بچی کی" وہ اپنی بیٹی کے پاس اس کے کمرے میں بیٹھیں اسے پیار کر رہی تھیں۔

پر اس کا رونا تھا کہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔

"بس کرو اب تو چپ ہو جاؤ۔۔۔دیکھو تم سمجھدار ہو میری اچھی بیٹی ہو۔۔۔۔میں نے تمہاری اچھی تربیت کی ہے اس بات کو وہاں ثابت کر دینا۔۔۔" وہ اسے تلقین کر رہی تھیں۔۔۔جس کا حال بے حال ہوا پڑا تھا۔۔۔

اسے تو سوچ سوچ کر ہی عجیب سا ہو رہا تھا کہ کل اس کی شادی ہے وہ بھی اس سے جس کی آنکھوں سے ہی وہ ڈر جاتی تھی۔

"تم سن رہی ہو نا۔۔۔؟ حرمین میں کیا کہہ رہی ہوں" وہ تھوڑا اونچا بولیں۔

"سن رہی ہوں،، پلیز زز ایسا مت کریں میں ان کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔۔م۔۔مجھے ڈر لگتا ہے میں نے کبھی انھیں سوچا ہی نہیں اپنے لی ئے ایسے۔۔۔پلیز زز ماما" وہ زار و قطار رونے لگی اسے پھر سے ہچکیاں لگ رہی تھیں۔

"ارے بھابھی جان، آپ لوگ یہاں ہیں میں تو یہ دلہن کا ڈریس لے کر آئی تھی۔۔۔اووا سلامُ علیکم "زرباب اپنی دھن میں چلتی آئی۔۔۔اسے دیکھ کر حرمین نے ماں کے گھورنے پر آنسوں صاف کر لی ئے اور وہاں سے اٹھ کر جانے لگی۔

"ارے میرا بچہ تم کہاں جا رہی ہوں؟ آؤ یہاں ہمارے ساتھ بیٹھو۔۔۔۔دیکھو میں تمہارے لی ئے کل ڈریس لے آئی۔۔۔

شازم نے خود اپنی پسند سے لیا ہے۔۔۔۔ تمہاری تو ساری شاپنگ اس نے اپنی مرضی اور پسند سے کی ہے۔۔۔" وہ چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھ کر بول رہی تھیں

کشور کو ان کی آنکھوں سے اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کے گھر کا ہر فرد اس رشتے پر دل سے رضامند ہے۔۔اور حرمین بجھے دل سے سب کچھ وہیں بیٹھ کر سنتی رہی۔

ان کے گھر میں دن میں ہی قریب کے کچھ رشتے دار آجاتے تھے پھر وہ رات میں اپنے اپنے گھر کو چلے جاتے۔۔۔دور والے تمام رشتے داروں کو شادی والے دن آنا تھا۔

رات ہو چکی تھی۔۔ہر طرف اندھیرا تھا اسے کچھ بھی کر کے شہروز سے بات کرنی تھی مگر کیسے۔۔۔۔وہ یہی سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہی تھی مگر رات کے اس پہر ماں کے کمرے میں جانے کی ہمت نہ ہوئی اس لیئے وہ ہار مان کر اپنی قسمت پر روتی رہی۔۔۔۔نا جانے کیا لکھا تھا آگے۔۔۔ صبح ہونے میں کچھ وقت ہی باقی تھا پھر جس کی وہ امانت تھی اسے لوٹا دی جانے والی تھی۔

تقریبا صبح کے گیارہ بجے اسے کشور نے زبردستی اٹھایا۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے اٹھ جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ۔ تمہارے خاندان والے بھی بس پہنچنے والے ہیں۔۔۔ پھر تمہیں بھی تو پارلر کے لیئے نکلنا ہے۔۔۔" وہ اسے زبردستی اٹھا کر بٹھاتی بولیں۔۔۔

حرمین کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں جن سے صاف واضح تھا کہ وہ اس رشتے پر راضی نہیں تھی۔۔وہ رو رو کر اپنا حال برا کر چکی تھی۔۔۔کشور نے اس سے نظریں چرا لیں۔۔ انھوں نے ایسا اپنی اکلوتی بیٹی کے لیئے تو ہر گز بھی نہیں سوچا تھا۔۔

وہ اٹھ کر کمبل زور سے دور پھینکتی پیر پٹختی اٹھی اور خود کو باتھ روم میں بند کر لیا۔۔۔آدھے گھنٹے بعد کشور کے غصہ اور بے بسی سے ملی جلی آواز آئی تو وہ باہر نکلی۔

"کیوں مجھے پریشان کرتی ہو حرمین تم۔۔۔آخر کیا مسئلہ ہے۔۔۔وہ اچھا لڑکا ہے تم سے محبت کرتا ہے تمہارا خیال رکھتا ہے ہر بات تو مانتا ہے تمہاری۔۔۔اور پھر غیر بھی نہیں اپنا ہے ہمارا۔۔"وہ رونے لگی تھیں۔۔۔لیکن اس وقت انھیں حرمین کو چپ نہیں کروانا تھا وہ تو خود ہی رو رو کر اپنا آپ تھکا رہی تھی۔

"وہ محبت کرتے ہیں۔۔پر میں تو نہیں کرتی نا۔۔"کافی دیر خاموش رہ کر جواب دیا۔

"ہاں تو یہ ضروری نہیں کہ جس سے محبت ہو اسی سے شادی ہو ضروری یہ ہے کہ جو آپ سے محبت کرتا ہو اسی سے شادی ہو۔۔۔ کیونکہ وہ آپ کو اہمیت دیتا ہے اس کے مقابلے میں جو آپ کو اہمیت نہ دے۔۔"۔ وہ سنجیدہ تھیں حد سے زیادہ سنجیدہ۔۔۔

حرمین خاموشی سے کھڑی تمام باتیں سنتی رہی۔ پھر کمرے سے نکل گئی اور چھت کا رخ کیا۔۔۔

چھت پر جا کر اس نے اپنے بچپن کی کچھ یادیں تازہ کیں۔۔ وہ اس جگہ پہنچی جہاں اس نے اور شازم نے مل کر ایک پودا لگایا تھا۔۔۔ آج وہ ایک شجر بن گیا تھا۔۔ سایہ دار درخت کی مانند۔۔۔ وہ اسے بیٹھی گھنٹوں دیکھتی رہی۔۔

"کیا یار یہاں ہو میں کب سے ڈھونڈ رہا تھا۔۔

اووو ہماری محبت دیکھنے بیٹھی ہو۔۔۔"وہ نا جانے کب سے یہاں بیٹھا تھا اس کے کان کے پاس سرگوشی کرتا بولا۔۔۔وہ چونکی وہ اتنی محو تھی کہ اس کے آنے کی خبر تک نہ ہوئی۔

وہ اس کے بلکل برابر میں بیٹھا تھا دونوں کے درمیان فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا۔

وہ رخ موڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی شاید یقین کرنا چاہ رہی تھی کہ وہ اس سے محبت کرتا بھی ہے کہ نہیں۔۔۔

"کیا دیکھ رہی ہو،، تمہارا ہی ہوں ہمیشہ سے۔۔۔اور ہمیشہ تک۔"وہ شوخی ہوا۔۔۔

وہ رخ موڑ گئی۔۔۔نظریں چرائیں۔۔۔کیونکہ اس کی آنکھیں چیخ چیخ کر جواب دے رہی تھیں۔

وہ مسلسل مسکرا رہا تھا۔۔۔حرمین مکمل طور پر خاموش تھی۔۔۔اور سنجیدہ بھی وہ جانتا تھا کہ وہ ذہنی طور پر اپ سیٹ ہے پر اس کا ماننا تھا کہ وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔

"چلو آؤ میرے ساتھ" وہ اٹھا

"کہاں آؤ" وہ سر جھکائے ہوئے بولی۔

"میری بننے کے لی ئے" اس کے جھکے سر پر نظریں جمائے بولا

"اگر میں انکار کر دوں تو"؟ اس نے سر اٹھایا۔

"کر کے دیکھو،، اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔" دونوں ہاتھ سینے پر باندھے۔

"نہیں جا رہی پھر لے جاؤ اٹھا کر۔۔۔" وہ غصے میں الٹا ہی بول پڑی۔۔

اس کے کہنے کی دیر تھی وہ اسے بانہوں میں بھرتا اٹھا کر نیچے لانے لگا۔۔

"کیا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔پ۔۔پلیز اتاریں مجھے" وہ اس کے حصار میں پھڑ پھڑاتی گھبرا کر بولی۔۔۔ معصومیت کی انتہاء اس کے چہرے پر آ کر تمام ہو جاتی تھی۔

"تم غصے میں بھی اس قدر حسین لگتی ہو کہ میرا دل ہی نہیں کرتا کہ تمہیں خود سے دور کروں۔۔"

اس کو نیچے اتار کر اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔

"بھاڑ میں جائیں آپ اور آپ کے یہ۔۔۔" بات ادھوری چھوڑتی وہ اسے پیچھے کر کے گھبراہٹ چھپاتی نیچے آ گئی۔۔وہ

مسکراتا رہا۔۔۔

اسے یقین تھا کہ وہ اسے منا لے گا۔۔۔وہ ایک دن اس سے محبت کرنے لگے گی۔۔۔

کچھ دیر تک وہ اس کا ڈرائنگ روم میں انتظار کرنے لگا مگر وہ نہیں آئی۔۔۔خود اٹھ کر وہ اس کے کمرے تک اسے بلانے کے لیئے آیا۔
وہ کشور سے بات کر رہی تھی۔ باتوں کی آواز باہر تک آ رہی تھی۔۔وہ وہیں رک گیا۔

"میں ان سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔آپ کو اور بابا کو کیوں سمجھ نہیں آتی۔۔۔میں صرف شہروز کو ہی پسند کرتی ہوں۔۔۔۔" وہ پھر سے رو پڑی تھی۔۔شاید رونا اس کا پسندیدہ کام تھا۔

اس کی بات پر باہر کھڑے شازم نے سختی سے لب آپس میں پیوست کیئے۔یہ بات اس پر بم کی طرح گری تھی۔

"تمہارا ہو گیا ہے دماغ خراب۔۔۔!!! سمجھا سمجھا کر میرا تو دماغ ہو گیا ہے خالی۔۔ شرافت سے ایک منٹ میں تیار ہو جاؤ وہ بچہ کب سے تمہارے لیئے نیچے انتظار میں بیٹھا ہے اپنے سب کام چھوڑ کر۔۔۔ فوراً پارلر کے لیئے نیچے آؤ۔۔" وہ اسے ڈپٹ کر مڑی پر اس کی آواز پر پھر سے پلٹی۔

"میں نہیں جا رہی۔۔ کسی پارلر میں۔۔۔۔ میں گھر میں ہی ہو جاؤں گی تیار۔۔۔ انھوں نے مجھے ایسا ہی دیکھا ہوا ہے نا تو پھر اتنی تیاری کس بات کی۔۔۔" وہ غصے سے بولتی جا رہی تھی۔

"آواز ہلکی رکھو۔۔ مہمان ہیں باہر کسی نے سن لیا تو پتا ہے کیا ہو گا۔۔ کیوں ہماری عزت کو داؤ پر لگا رہی ہو۔۔ تم "

ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کھڑے کھڑے اس کی ایسی باتوں پر اس کا منہ توڑ دیتیں۔

"مومانی جان۔۔۔!!" وہ اندر آیا۔

"ہاں۔۔۔
ہاں بیٹا۔۔۔آ۔۔۔آپ اوپر کیوں آگ ئے میں آرہی تھی بس اسے لے کر نیچے ہی۔۔"، وہ ایک دم بوکھلا کر بولیں۔۔۔گھبراتو حرمین بھی گئی تھی۔

"نہیں۔۔اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔وہ دراصل ابھی ماما کی کال آئی تھی تو انھوں نے کہا کہ پارلر والی گھر ہی آجائے گی بس ابھی کچھ دیر تک۔۔۔تو آپ اسے کہیں نا بھیجیں۔۔۔میں بھی بس چلتا ہوں لیٹ ہو رہا ہے۔۔" وہ جھوٹ بولتا انھیں شرمندگی سے بچا گیا۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے۔۔یہ بھی ویسے زرباب کو میرا شکریہ کہنا۔۔۔اس بات کے لیئے تو ۔۔۔بس اب آپ جاؤ گھر پر بھی ڈھیروں کام ہوں گے۔۔۔"وہ مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔

وہ حرمین پر بغیر نگاہِ غلط ڈالے سیدھا چلا گیا۔۔۔حرمین اس کا چہرہ پڑھنے کی کوشش میں تھی پہلے وہ خوش تھا پر اب وہ خوشی کہیں سے کہیں تک بھی نہیں تھی۔۔

کہیں وہ سب کچھ سن تو نہیں چکا تھا۔اس خیال کے آتے ہی اس نے جھرجھری لی۔۔۔

کشور اسے ڈریس پہن کر ریڈی ہونے کا کہہ کر خود نیچے چلی آئیں۔۔۔

وقت دھیرے دھیرے گزرتا جارہا تھا۔۔۔اس کا دل عجیب سی کیفیت کا شکار تھا۔پارلر والی دو گھنٹے میں اسے مکمل تیار کر کے جا چکی تھی۔۔۔اب صرف انتظار تھا لڑکے والوں کے آنے کا۔۔سارا انتظام گھر پر ہی کیا گیا تھا۔۔۔ مخصوص مہمان آئے ہوئے تھے۔۔۔دور کے بھی اور قریب کے بھی۔۔۔

وہ کمرے میں بیٹھی خود کو شیشے میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

اناری رنگ کا جوڑا جس پر کاپر نگ جڑے تھے۔لہنگہ پر وہ شارٹ شرٹ پہنے۔۔۔دوپٹا سر پر ایسے سیٹ کیا تھا کہ اس کا ایک پلو آگے اور ایک پیچھے کی طرف کو جھکا تھا۔۔۔

سوٹ شازم کی محبت اور اپنی قیمت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔

ڈارک میک اپ کی ئے وہ اتنی حسین لگ رہی تھی۔وہ خوبصورت بہت تھی پھر میک اپ کر کے پارلر والی اپنا جادو چلا کر جا چکی تھی۔۔۔

وہ واقعی حسینہ لگ رہی تھی۔۔بالوں کو جوڑے میں مقید کی ئے دونوں اطراف سے لٹیں چہرے پر آتی چہرے کو پر رونق بنا رہی تھیں۔۔

نازک سا نیکلس اس کی گردن پر پڑا تھا۔۔

کانوں میں اسی کے جیسے ائیر رنگ پہنے تھے جو چہرہ ہلانے پر ساتھ ساتھ جھول رہے تھے۔ سر پر بندیاں اور جھومر لگائے وہ دلکش لگ رہی تھی۔

وہ ایک پل کے لیئے خود کو دیکھتی اپنے ہی سحر میں ڈوب گئی تھی۔۔۔دروازہ بجنے پر وہ واپس حوش میں آئی

"آجائیں کون ہے۔۔۔؟" وہ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپی ارے۔۔۔واہ ماشاءاللہ چلیں نیچے بارات آگئی ہے۔۔اور بھائی تو بے حد حسین لگ رہے ہیں۔۔۔آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ "

اس کی ایک کزن جو اس سے دو سال چھوٹی تھی پر اس سے بھی بڑی لگتی تھی۔اسے مسکرا کر چھیڑنے والے انداز میں بولی۔۔۔جس پر اس کا دل سخت بتا ہوا۔اور اسے ساتھ لے کر نیچے آئی۔۔

جب وہ ہال نما کمرے میں پہنچی تو وہاں بیٹھے ہر فرد نے اسے سراہا۔۔۔وہ واقعی اپسرہ لگ رہی تھی۔

شازم پل بھر کے لیئے ہر بات بھلا چکا تھا۔۔۔اسے دیکھتا رہا۔۔۔سحر کن انداز میں اپنی جگہ سے اٹھا اور اسے پکڑ کر تھاما اور اپنے برابر میں بٹھایا۔۔۔۔کچھ کزنوں کے ہنسنے کی آواز بھی گونجی۔۔۔

کچھ عورتیں ڈھولک لیئے بیٹھی تھیں اور ان دونوں کے لیئے گانوں کے سر الاپ رہی تھیں۔۔۔

وہ کپکپاتے ہاتھوں سے بیٹھی تھی۔۔۔شازم اسے کنکھیوں سے دیکھتا جا رہا تھا۔۔

اس کی گھبراہٹ شازم کی نظروں سے چھپی نہ رہی تھی۔۔۔ مگر اس وقت شازم کو اس کے الفاظ یاد آئے تو وہ پھر سے بے چین سا ہوا۔۔۔ اس کی محبت میں ملاوٹ ہو گئی تھی یعنی۔۔۔ اس کی بات نے اسے توڑ دیا تھا۔۔۔ کہیں اندر سے بہت اندر تک۔

کافی دیر تک وہاں رسمیں چلتی رہیں۔۔۔ پھر رخصتی کا دور شروع ہوا تو وہ اپنی ماں سے لپٹ کر رونے لگی۔۔۔ مگر اب تو آنسوں بھی خشک ہو چکے تھے۔۔۔ اپنے باپ کا سامنا کرنے کی اس میں ہمت نہ تھی۔۔ وہ ڈرتے ڈرتے بے اختیار شازم کا ہاتھ تھام گئی۔۔۔ وہ چونکا۔۔۔ پھر اسے اس کے باپ کے پاس جاتے دیکھ کر وہ سب منٹوں میں سمجھ گیا تھا۔۔۔ کہ شادی اتنی اچانک کیوں طے پائی تھی۔۔۔

وہ اس وقت اس کا ہاتھ چھوڑوانا نہیں چاہتا تھا۔۔ اس کا ہاتھ مضبوطی سے خود سے لگائے خود کے ہمیشہ اس کے ساتھ ہونے احساس دلوا کر اسے جہانزیب سے ملوانے لے گیا۔۔۔

"بابا۔۔۔" وہ روتے ہوئے اپنے باپ سے لپٹ گئی۔۔۔اختلاف اپنی جگہ مگر وہ اس کا باپ تھا۔

وہ بھی روتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا گئے۔۔۔کشور کے آنسوں بھی رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔زرباب نے انھیں چپ کروایا۔۔۔

بلآخر رخصتی ہو چکی تھی وہ شازم کے ساتھ اس کی گاڑی میں روانہ ہو چکی تھی۔۔۔۔سارے راستے ان کی کوئی بات نہ ہوئی۔۔۔شازم لب بھینچے خاموشی سے کار ڈرائیو کرتا رہا۔۔۔

وہ اس کی خاموشی سے گھبرا رہی تھی۔۔۔لیکن کچھ بھی بولنے کی ہمت اس میں نہیں تھی اس لئے وہ منہ پھیر کر دوسری طرف رخ کئے آنکھیں موند گئی۔۔۔

شازم گاہے بگاہے اس پر بھی ایک نظر ڈال لیتا۔۔۔وہ سو چکی تھی۔۔۔سوتے ہوئے بھی وہ اتنی ہی معصوم لگتی تھی جتنی کہ جاگتے ہوئے۔۔۔وہ اس کی انوسنٹ ڈول تھی۔۔۔

کوئی ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ دونوں گھر پہنچے تو باقی سب مہمان بھی جا چکے تھے۔۔۔وہ اسے کافی دیر تک تھپتھپا کر اٹھاتا رہا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔

"اچھی خاصی ڈھیٹ ہو تم تو بھئی۔۔۔اور جتنی معصوم ہو اتنی ہی جان لیوا بھی ہو۔۔۔گھر آتے ہی نخرے اٹھوا رہی ہو۔۔۔" بڑبڑاتا ہوا وہ کار سے باہر نکلا۔

اس نے پہلے اندر آ کر دیکھا جب کوئی نظر نہ آیا تو خود باہر آ کر اسے کار سے لے جانے کے لئے اپنی گود میں بھرا اور اوپر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

اندر آ کر اس نے اسے پھولوں سے سجے کمرے میں ایک کونے پر لگے بیڈ پر لے جا کر بڑی احتیاط سے لٹایا۔۔۔اس پر جھکا وہ بس محو ہو کر اسے دیکھتا رہا۔۔۔کتنے خواب تھے اس کے آج کے دن کو لے کر۔۔۔

"ویسے اچھا نہیں کیا تم نے اختلافات اپنی جگہ مگر آج میری پہلی شادی کی پہلی رات تھی جو تم نے برباد کر دی مائے ڈیئر۔۔۔" وہ اس کے چہرے سے لٹے ہٹاتا اس کے گالوں کو چھونے لگا۔۔۔۔

نرم ملائم پھولے پھولے گال۔۔۔وہ بہت پر سکون سی تھی۔۔۔پر اس کا لمس پا کر تھوڑا کسمسائی، پھر کروٹ لے کر دوبارہ سے سو گئی۔۔وہ بدمزہ ہو کر پیچھے ہٹا۔۔۔مڑ کر ایک نظر اسے دیکھا پھر چینج کرنے چلا گیا۔

وہ دس منٹ میں فری ہو کر آیا وہ اس کے بیڈ پر پھیلی پورے حق سے سو رہی تھی۔۔۔وہ اسے دیکھ کر مسکراتا اپنی جگہ سے اس کا لہنگا ہٹاتا لیٹ گیا۔۔۔۔

آج اس کے کمرے میں ایک اور شخص کا اضافہ ہوا تھا۔۔۔اسے جتنا اچھا آج محسوس ہو رہا تھا وہ اپنے رب کو ہی بتا سکتا تھا۔۔۔ نظر ہر تھوڑی دیر بعد بھٹکتی اپنی شریک حیات پر پہنچ جاتی۔۔۔

لیکن وہ اس کی بات وہ اپنے ذہن سے نکال نہیں پا رہا تھا۔

کافی دیر کی تگ و دو کے بعد بلآخر اسے نیند نے اپنی آغوش میں لے لیا۔۔۔

اگلے دن کافی تیز روشنی ہو چکی تھی، سورج اپنی پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ لیکن کمرے میں اب تک نیم اندھیرا تھا۔ کھڑکیوں سے چھنتی ہلکی ہلکی روشنی کمرے کے اندر داخل ہوتی اندھیرے کو کم کر رہی تھی۔

ایسے میں کمرے میں بیڈ پر سوتی حرمین کسمسا کر اپنا ہاتھ شازم پر جما کر سو گئی۔۔۔خود پر کسی کا ہاتھ محسوس کرتا شازم آنکھیں کھولنے لگا۔اپنے بے حد قریب اپنی شریکِ حیات کو پا کر اس کی آنکھوں کی رہی سہی نیند بھی ختم ہو گئی۔۔۔وہ پھر سے مسکرایا۔۔دن کے آغاز کی پہلی مسکراہٹ تھی یہ اس کی۔۔۔اس نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس پر دباؤ ڈالا۔

اور اس کے تکیہ پر پھیلے بالوں میں چھپایا تو اپنے بہت پاس کسی کو پا کر حرمین نے پٹ سے کھولیں۔۔

"یہ۔۔۔یہ ک۔۔۔کیا کر رہے ہیں بھائی آپ۔۔؟"وہ جلد بازی میں اٹھتے ہوئے ایک دم ہی بھائی بول گئی۔۔

"پاگل ہو تم"شازم نے اسے سخت نظروں سے دیکھ کر گھرکا۔۔۔

"نہیں۔۔۔او۔۔۔اور یہ کیا کر رہے تھے آپ۔۔۔۔"؟وہ غصے سے دور ہوتی بولی۔۔۔جبکہ شازم کو اس کی یہ حرکت سخت بری لگی۔

"یہ کیا کر رہا تھا ہاں میں۔۔۔۔اتنا ہارش کیوں ہو رہی ہو۔۔۔بیوی ہو تم میری۔۔۔"وہ اٹھ کر بیٹھا۔۔

"ہاں تو۔۔۔۔پر ابھی۔۔۔۔ا۔۔ابھی نہیں، کچھ بھی نہیں، دور رہیں آپ مجھ سے۔۔۔۔" وہ سوچتے ہوئے بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔اس بات سے بے خبر کہ وہ حقیقت جان چکا تھا۔۔

"اور کب تک؟" مختصر سوال۔۔

"پتا نہیں" وہ مڑ کر کہتی روم سے منسلک باتھ روم میں گھس گئی۔

کافی دیر گزرنے کے بعد بھی جب وہ باہر نہ آئی تو شازم کو فکر ہوئی۔۔

"ڈول۔۔۔۔۔ہئی ڈول باہر آؤ یار۔۔۔۔" وہ دروازہ بجانے لگا۔۔ پر جواب نہ آنے پر پھر سے دروازہ بجایا۔۔۔پر اب بھی کوئی آواز نہ آئی۔۔

وہ مزید پریشان ہوا کیونکہ اندر کوئی آہٹ بھی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔اس نے دوسری چابی سے لاک کھولا تو اندر وہ فرش پر حوش و خرد سے بیگانی پڑی تھی۔

"ڈ۔۔ڈولل۔۔۔۔اٹ۔۔اٹھو یار۔۔۔۔"اس کے ماتھے پر بل پڑے وہ فورا اس پر جھکا کپڑے فرش کے گیلا ہونے کی وجہ سے بھیگ چکے تھے۔۔۔اسے اٹھا کر بیڈ تک لایا۔۔۔آہستہ سے لٹایا۔۔

۔اور پانی کے چھیٹے اس کے چہرے پر مارے ساتھ ساتھ اس کا گال تھپتپاتا رہا۔۔۔

"ڈ۔۔۔ڈول۔۔۔۔اٹھو یار۔۔۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔؟"جب حرمین نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولی تو اس کے چہرے پر فکر صاف نمایاں تھی۔۔۔وہ اسے دیکھ کر نظروں کا رخ پھیر گئی۔۔۔اس کا یوں خود کو نظر انداز کرنا اسے بلکل پسند نہ آیا۔۔۔وہ لب بھینچے وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔

"پتا ہے ڈول۔۔میں سمجھا تھا کہ تم شادی کے بعد ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔پر فرسٹ ڈے ہی تم نے میرے وہ سارے یقین ہوا کر دی ئے۔۔۔۔"وہ بیڈ سے دور ہوا تھا۔۔قریب رکھے صوفے پر ٹیک لگا کر نظریں اس پر جمائیں۔۔

"تمہیں تو میرا ہاتھ تک لگانا پسند نہیں آرہا۔۔۔تمہارا یوں نظر انداز کرنا میری جان نکال رہا ہے"اس کی گہری نظریں خود پر جمی دیکھ کر حرمین اٹھ کر بیٹھی۔۔۔مزید اس کے سامنے لیٹنا اس کے لی ئے اب محال تھا۔۔

"کیوں کر رہی ہو ایسے؟بھول کیوں نہیں جاتیں اسے۔۔۔"

اسے کمرے سے باہر جاتا دیکھ کر بولا۔۔۔ حرمین کا اس کی بات پر سانس رکا۔۔ وہ بغیر سانس لیئے کھڑی رہی۔۔۔ وہ اپنی جگہ پر جم چکی تھی۔۔۔ وہ کیا بول رہا تھا آخر۔۔۔۔

"ہاں کیا ہوا.... اسے بھول جاؤ ڈول۔۔۔۔ تم ہمیشہ سے میری تھیں۔۔۔۔ اور اپنی امانت میں خیانت میں ہر گز برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔" وہ سختی سے لفظوں کو چبا چبا کر بولا۔۔۔

"ک۔۔ کیا بول رہے ہیں آپ۔۔۔ ک۔۔ کس کی بات کر رہے ہیں؟" وہ وہیں کھڑی ہمت کر کے بولی۔۔۔ وہ اٹھا اس کے سامنے آیا۔۔۔ اس کے چہرے پر نظریں ڈالیں۔۔۔ اس کے گلابی گالوں پر نظریں پھسلی تو وہ نظریں پھیر گیا۔۔۔ وہ اس وقت پگھلنا نہیں چاہتا تھا۔

"وہیں کہہ رہا ہوں جو تم سن رہی ہو ڈول۔۔۔اسی کی بات کر رہا ہوں جسے تم میری جگہ دینا چاہتی تھیں۔۔۔۔۔۔اسے۔۔۔۔اب۔۔۔۔۔بھول۔۔۔۔۔۔جاؤ"اس کو بازوؤں سے سختی سے پکڑا وہ اس کے کانوں میں سرگوشی کرتا وہ اس کی جان نکالنے کے درپے تھا ۔۔

وہ جب کپکپانے لگی تو وہ اسے ایک جھٹکے سے چھوڑ کر خود فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

دس منٹ میں وہ فریش ہو کر آیا تو وہ صوفے پر بیٹھی پھر سے رونے میں مصروف تھی۔۔

وہ اسے اگنور کرتا شیشہ کے پاس کھڑا ہو کر بال بنانے لگا۔۔۔جسم پر صرف جینز پہن رکھی تھی۔۔۔۔

بال بنانے کے بعد وہ شرٹ پہنتا پرفیوم لگانے لگا۔۔۔پھر گھڑی پہنی۔۔۔زرا زرا سی دیر میں اس کے بہتے آنسوؤں پر نظر ڈال لیتا۔۔۔اسے روتے دیکھنا اس کے بس سے اوپر کی بات تھی پر وہ ابھی اسے چپ کروانا نہیں چاہتا تھا۔۔

"کیا ہوا؟"سخت تیور لیئے اس سے پوچھا۔۔۔

پر وہ نہیں بولی۔۔۔

"ہوا کیا ہے۔۔۔کیوں بیٹھی آنسوں بہا رہی ہو۔۔۔آج چپ نہیں کرواؤں گا۔۔۔"

دونوں ہاتھ سینے پر باندھے وہیں کھڑا ہو کر پھر سے بولا۔۔۔

اس نے نظریں اٹھا کر اس تاجی ئے کو دیکھا جو اس کے سر پر کھڑا پوچھ بھی ایسے رہا تھا کہ وہ چپ بھی ہو جائے پر چپ کرنے کو منع بھی کر رہا تھا۔

"کچھ نہیں"آنسوں صاف کرتی بولی۔۔۔

"اوکے پھر چلو نیچے" وہ کندھے اچکاتا آگے بڑھنے لگا۔۔۔پر وہ نہیں اٹھی۔۔۔اس نے مڑ کر دیکھا وہ اب تک بیٹھی کارپیٹ کو تک رہی تھی۔۔

"کیا مسئلہ ہے ڈول..؟" اب کی بار وہ اکتا گیا تھا۔۔۔اس کی آواز پر وہ ایک دم ڈر گئی۔۔۔ وہ اتنی زور سے بولا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔م۔۔مجھے مجھے ڈر لگ رہا ہے ن۔۔نیچے جانے میں" وہ فوراً اٹھ کر کانپتے ہوئے بولی۔۔

"پہلے تو یہ کانپنا بند کرو۔۔۔اور اب کہو کہ ڈر کیوں لگ رہا ہے۔۔نیچے کوئی بھوت ہیں جو تمہیں کھا جائیں گے۔۔" وہ غصے سے بولا۔۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔کل رات میں یہاں کیسے،میرا مطلب ہے کہ میں تو سو گئی تھی ناگاڑی میں ہی۔۔۔پھر یہاں کیسے آئی۔۔۔؟"اپنی بات کی وضاحت کرتی جلدی جلدی بولنے لگی کہیں وہ پھر سے نہ ڈانٹ دے۔

اس کے ماتھے پر پڑے بل ڈھیلے ہوئے،وہ مسکراہٹ چھپاتا اسے۔پھر سے گود میں اٹھا کر دروازہ کھولتا نیچے لے آیا۔۔۔اور وہ پھپھڑاتی رہی۔

زرباب اور بازل ناشتہ کرنے کے لئے ٹیبل پر بیٹھے ان کا ہی انتظار کر رہے تھے۔۔۔حرمین کو اس کی گود میں دیکھ کر بازل مسکراتا شازم کو دیکھ کر آنکھ مار کر نظریں نیچے کر گیا۔

اس نے اپنی باربی ڈول کو آرام سے اتارا۔۔۔وہ شرمندگی سے اسے گھورنے لگی۔۔۔اس کی گھوری کی پرواہ کئے بناء اسے آنکھ مار کر اس کا ہاتھ پکڑتا ٹیبل تک لا کر چیئر پر بٹھایا۔

"اسلامُ علیکم پھو پھو۔۔۔"اس نے سر جھکائے ہوئے دھیرے سے سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام....بیٹا۔۔۔"ہنستے ہوئے بازل اور زرباب نے سلام کا جواب دیا۔

"ارے چلو یار چل کرو،،،ناشتہ کرو۔۔۔ریلیکس"وہ ڈھٹائی سے اس کے آگے سینڈوچز رکھتا بولا۔۔۔وہ اسے گھور کر ایک اٹھا کر کھانے لگی۔۔۔پھر شازم نے اسے جوس کا گلاس بھر کر دیا۔۔۔

ناشتہ کر کے جب سب فارغ ہو چکے تو زرباب حرمین کو اپنے روم میں آنے کا کہہ کر چلی گئی۔۔۔بازل اپنے کام سے باہر چلا گیا۔

اور شازم اپنی بزنس میٹنگ کے لیئے روم میں چلا گیا۔

"ج۔۔جی پھوپھو۔۔آپ نے بلایا تھا" وہ سر پر دوپٹا ٹکاتی بغیر میک اپ کے سادہ سے حلیے میں ہی تھی اب تک۔۔۔زرباب اسے اندر آتا دیکھ کر گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔۔

"بیٹھو۔۔ادھر" انھوں نے پیار سے اسے اپنے پاس بٹھایا۔وہ بغیر کچھ کہے خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔۔۔

"کیا تم خوش نہیں ہو۔۔۔؟" وہ اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر بولی۔۔۔تو اسے اپنے باپ کی کہی بات یاد آئی۔۔کہ وہاں کسی کو کچھ پتا نہ چلے۔۔۔۔وہ سختی سے آنکھیں بند کر گئی۔۔۔کئی آنسوں اپنے اندر اتارے

"نہیں پھوپھو۔۔۔آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں۔۔"وہ ہونٹوں کو مسکراہٹ میں ڈال کر بولی۔۔۔بظاہر آنکھیں اب بھی سنجیدہ تھیں۔۔

"خوشی چہرے سے چھلکتی ہے۔۔۔بیٹا۔۔۔پر مجھے نہیں لگتا کہ تم خوش ہو"وہ اس کی تھوڑی پر ہاتھ رکھا اس کا جھکا چہرہ اونچا ہوا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔۔۔شازم بہت اچھے ہیں۔۔میں۔۔۔میں خوش ہوں"اس نے تھوک نگلا۔۔۔یہ الفاظ ادا کرنا اس کے لیئے مشکل تھا۔

"پھر میک اپ کیوں نہیں کیا۔۔۔تیار نہیں ہوئیں۔۔۔لگ ہی نہیں رہا کہ تم ایک ہی دن کی دلہن ہو۔۔۔دیکھو میری بیٹی ہو تم۔۔۔کوئی مسئلہ ہو تو مجھے بتانا ضرور۔۔۔

دراصل میں میک اپ کا اس لی ئے کہہ رہی ہوں کہ یہاں سب مہمان آنے والے ہیں تھوڑی ہی دیر میں۔۔۔شازم کی پھپھو کے کچھ رشتہ دار ہیں۔۔۔جو آئیں گے تمہیں دیکھنے وہ شادی میں نہیں آئے تھے اس لی ئے۔"پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا وہ سمجھ کر سر ہلاتی جانے کے لی ئے اٹھ گئی۔۔۔

"خوش رہو ہمیشہ..."انھوں نے اسے نظروں میں سموتے ہوئے دعا دی۔۔وہ زبردستی مسکرا کر باہر نکل آئی۔۔۔

کمرے میں شازم کو سوچ کر اس کا دم پہلے ہی نکلا جا رہا تھا۔اب تو اسے میک اپ کرنا تھا تیار ہونا تھا۔۔یہ بھی ایک الگ محاظ تھا۔

شازم کی گہری نظریں خود پر وہ کیسے برداشت کر رہی تھی یہ وہی جانتی تھی۔

پر اسے جانا تھا۔۔۔ہر صورت وہ سوچ سوچ کر سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔۔۔اوپر پہنچ کر اس نے کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھولا۔۔۔تو وہ بیڈ پر لیپ ٹاپ کھولا بیٹھا تھا۔

وہ خاموشی سے اسے اگنور کرتی ڈریسنگ ٹیبل تک پہنچی۔ڈریسنگ ٹیبل کچھ یوں تھا کہ شیشے میں اسے اپنے پیچھے شازم صاف نظر آتا تھا۔۔۔خوبصورت ساجوان مرد اس کی ہر لمحہ مسکراتی آنکھیں اسی پر ٹکی رہتی تھیں۔۔۔وہ نادیکھتا تب بھی اب تو حرمین کو بس یہی لگتا تھا کہ وہ اسے ہی دیکھ رہا ہے۔۔

وہ اسے غور سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

پیر پھیلائے لیپ ٹاپ تکیہ پر ٹکائے ادھا لیٹا اور آدھا بیٹھا تھا۔۔۔بال جیل سے سیٹ کیے ہوئے وہ تیزی سے اپنی لمبی خوبصورت انگلیوں سے لیپ ٹاپ پر ٹائپ کر رہا تھا۔۔۔۔وہ کچھ پل تک اسے محو ہو کر دیکھتی رہی۔۔۔پھر خود کو ڈپٹتی۔۔۔۔سیدھی ہو کر کھڑی ہوئی۔۔اور میک اپ باکس نکالا۔۔۔۔

بجھے دل سے چہرے پر بیس بنایا۔ پھر پاوڈر لگا کر ہلکا ہلکا سا شیڈ لگایا۔۔۔لائٹ سا بلش آن لگا کر خود کو دیکھا پھر ہلکا سا پنک کلر کا لپ اسٹک شیڈ نکال کر لگایا۔۔۔اور خود کو مسکرا کر دیکھا۔۔۔وہ اچھی لگ رہی تھی۔۔

شازم کی غیر ارادی نظر اس پر پڑی تو اس کی ٹائپ کرتی انگلیاں تھمی۔۔۔ حیرت نے اس کے چہرے پر اپنی جگہ بنائی۔۔۔ بھلا کیا وہ میک اپ کر رہی تھی۔۔۔ کیا اس کے لیئے؟ وہ حیرتوں کا شکار اٹھا اور اس کے پاس پہنچا۔۔وہ اپنے خیالوں میں اتنا گم تھی کہ اسے اپنے پیچھے بھی نہ دیکھ پائی۔۔۔وہ اس کے کان کے پاس جھکا۔۔۔۔

"بیوٹیفل مائے ڈول..."اس کی آواز نے اپنا سر بکھیرا۔۔۔

وہ چونکی سامنے شیشے میں وہ اسے اپنے پیچھے نظر آیا۔۔۔اگر پلٹتی تو اس سے ٹکرا جاتی۔۔۔اس لیئے ویسے ہی سانس روک کر کھڑی رہی۔۔۔شازم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف گھمایا۔۔۔۔

"تیرے گالوں کی لالی۔۔ تیری آنکھوں میں کاجل

ہے تمنا کہ تمہیں ہم خود سجائیں"

اس کی آواز کا بھی اپنا ہی سحر تھا۔

ہاتھ کے انگھوٹے سے اس کی لپ اسٹک مٹادی۔۔۔۔وہ جو آنکھیں زور سے بند کر کے ہاتھوں کو مٹھی کی صورت بند کر کے اس کے سینے پر مارنے لگی تھی رک گئی۔۔۔۔آنکھیں جھٹکے سے کھولیں۔۔۔

اسے گھورتی رہی ماتھے پر سلوٹیں پڑی۔۔۔۔مگر مقابل کو کونسا فرق پڑنا تھا۔۔وہ خاموشی سے پہلے اسے دیکھتا رہا۔۔۔پھر میک اپ باکس سے بلڈ ریڈ لپ اسٹک نکالی اور خود اس کے ہونٹوں پر لگائی۔۔۔۔۔وہ بے ساختہ اس کے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرتی سانس لینا بھی بھول چکی تھی۔۔۔۔اس کی قربت میں ایک عجیب سا تاثر تھا۔۔۔

لپ اسٹک لگا کر آئی شیڈ کٹ اٹھائی اس میں سے ریڈ کلر نکال کر شیڈ کو ڈارک کیا۔۔۔پھر بلش آن اٹھایا۔۔۔ریڈ کلر کا اس کے چہرے پر ٹچ دیا۔۔۔پھر دور ہوا اسے بغور دیکھا۔۔۔حرمین اسے صرف دیکھے جا رہی تھی۔۔۔وہ کوئی گڑیا تھی جو اس کے ساتھ یوں کھیل رہا تھا۔۔۔اندر ہی اندر اسے غصہ بھی آ رہا تھا۔

اسے دیکھ کر آگے بڑھا۔۔۔اس کا دوپٹا سر سے اتار کر بیڈ پر رکھا۔۔۔پھر واپس مڑا۔۔۔حرمین پوری جان سے کانپی تھی۔۔

وہ اس کی پرواہ کیے بغیر اس کے بالوں میں لگا کیچر نکالنے لگا۔تو بال کمر پر پھسل گئے۔۔۔جیسے کسی پٹاری سے سانپ کو نکال دیا جائے اور وہ فوراً رینگتا ہوا بھاگ جائے۔۔۔

کنگھی اٹھا کا کر اسے سر پر پھیری جو بال کیچر میں مقید ہو کر مڑ گ ئے تھے وہ اسٹریٹ سیدھے ہو گ ئے۔۔۔

اب وہ اس کے سیدھے کندھے پر دوپٹا سیٹ کرنے لگا۔۔۔پھر خود ذرا سا دور ہوا۔۔۔۔اور موبائل نکال کر اس کی ایک تصویر اتاری۔۔۔۔وہ خاموشی سے کھڑی رہی۔۔۔۔اس کا غصہ وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔اس کی غصیلی آنکھوں سے اسے ڈر لگتا تھا۔۔

اب وہ اسے دونوں کندھوں سے تھام کر واپس شیشے کے طرف موڑ گیا اور خود اس کے کندھے پر تھوڑی ٹکائی۔۔وہ گھبراہٹ سے کانپنے لگی تھی اب۔۔۔۔۔اس کی گھبراہٹ شازم اچھے سے سمجھ رہا تھا۔۔

"شیشے میں دیکھو..."اس کے جھکی نظروں کو دیکھ کر حکم دیا۔۔اس نے فوری نظریں اٹھائیں۔۔۔

خود کو شیشے میں دیکھ کر وہ دنگ رہ گئی تھی۔۔۔وہ واقعی پہلے کی نسبت اب زیادہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔اسے اپنا یہ روپ بے حد حسین لگا۔۔شازم کو اتنا قریب پا کر اس کا دل اچھل کر حلق میں آیا۔۔۔پر وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

"چشمِ بدور"اس کے کانوں میں پڑے جھمکوں کو چھو کر کہا۔اور یہاں حرمین کی بس ہوئی تھی۔

"چ۔۔چھوڑ دیں۔۔۔پلیز شازم بھا۔۔۔۔"اس سے پہلے وہ آگے کچھ بولتی شازم سختی سے اس کا منہ دبوچ گیا۔

"کیا کہہ رہی تھیں۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔بھائی ہوں میں تمہارا۔۔جواب دو۔۔۔۔۔۔آئیندہ اگر یہ لفظ غلطی سے بھی منہ سے نکلا تو یہ منہ ہی توڑ دوں گا میں۔۔۔"وہ غصے سے پھنکارا ۔۔۔۔حرمین مچلتی رہی مگر وہ اس وقت غصہ میں تھا۔

"کیوں نہ کہوں۔۔۔میں بتا رہی ہوں آپ کو کہ آپ مجھ سے دور رہیں۔۔۔۔"خود کو اس سے چھڑوا کر چیخی۔۔۔

"کیوں رہوں دور۔۔۔۔۔شادی کی ہے میں نے تم سے مزاق بات نہیں ہے۔۔۔۔"وہ بھی دو بدو بولا۔۔۔۔

اتنے میں کمرے کا دروازہ بجا تو وہ دونوں ہی خاموش ہو گئے۔۔۔

"کون؟ "

"سر بڑی بی جی آپ دونوں کو نیچے بلا رہی ہیں۔۔۔مہمان آ چکے ہیں۔۔"نوکرانی باہر کھڑی بول کر واپس لوٹ گئی۔

"چلو نیچے۔۔۔اور انسانوں والا بیہیو کرنا وہاں۔۔۔ سمجھی۔۔۔"اس کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔ پکڑ زرا سی سخت تھی۔۔

"ہاتھ چھوڑیں میرا میں چل رہی ہوں خود سے۔۔۔اور آپ مجھ سے دور رہی ئے گا مجھے آپ سے بات کرنے کا کوئی شوق نہیں۔"اس سے ہاتھ چھڑوا کر خود اس سے پہلے کمرے سے نکلنے لگی۔

شازم سختی سے لب بھینچے کھڑا رہا۔پھر نیچے کی طرف بڑھ گیا۔

کرتا ہے پرواز ایک پرندہ، اگر بھی اونچائی تک،
مگر وہ لوٹتا ہے،

اپنے ہی شجر بیاں تک،

تم بھی جب لوٹو تو میرے ہی شجرِ عشق کے سائے میں آنا،

چھوڑ کر مجھے تم نے جانا ہے،

بھلا کہاں تک،

از قلم۔۔(سویرا انصاری)

ان کی شادی کو تقریبا ایک مہینہ ہو چکا تھا۔

رات کا وقت تھا۔جب وہ اپنے کمرے میں بیٹھی اپنی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔جس سے وہ محبت کرتی تھی اسے وہ بھی نہ ملا۔۔۔وہ حد سے زیادہ پریشان رہنے لگی تھی۔۔کیونکہ شہروز کو بھولنا اس کے لیئے ایک مشکل مرحلہ ثابت ہوا تھا۔

ایک،دو بار تو زرباب بھی اس سے پوچھ چکی تھیں۔۔۔مگر وہ ٹال جاتی۔

"تم۔۔کیا چاہتی ہو ڈول۔۔؟"

وہ غصے میں تنے اعصاب لیئے کمرے میں آیا۔۔

وہ جو پہلے ہی پریشان بیٹھی تھی۔۔۔اس کے غصہ کو نظر انداز کرتی لیٹنے لگی۔۔

"کیا پوچھ رہا ہوں میں؟"وہ تن فن کرتا اسے ہاتھ سے پکڑ کر کھڑا کر گیا۔

"کیا پریشانی ہے آپ کو۔۔۔"وہ بھی چیخی۔

"آواز ہلکی رکھو ڈول" غصے سے اس کا ایک بازو دبوچے بولا۔

"اور جو آپ چیخ رہے ہیں وہ ٹھیک ہے۔۔" وہ بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔۔

"میں پوچھ رہا ہوں کہ چاہتی کیا ہو تم آخر؟"
اس کے بازو پر مزید دباؤ ڈالا۔

"کیا مطلب۔۔" اسے واقعی سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

"مطلب یہ کہ تمہیں مجھ سے مسئلہ ہے نا میں نہیں آتا تمہارے سامنے۔۔۔ مگر تم ماما اور بابا کے ساتھ ٹھیک کیوں نہیں ہو۔؟" اس نے مدعا بتایا۔۔۔ ماتھے پر بل نمودار تھے۔۔ چہرہ حد سے زیادہ سخت تھا۔

"میرا ہاتھ چھوڑیں شازم۔۔۔م۔۔مجھے درد ہو رہا ہے۔۔"وہ آنسوں گراتی نم آنکھوں سے بولی۔۔

تو شازم نے اس کا ہاتھ ایک جھٹکے سے چھوڑا۔

"اب بتاؤ"وہ تھوڑا پیچھے ہوتا گہرہ سانس خارج کرنے لگا۔

وہ اپنا ہاتھ لی ئے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔اور انگلیاں چٹھکاتی رہی۔۔

"میں۔۔۔۔ڈول میں بتا رہا ہوں میرا ضبط مت آزماؤ۔۔۔جواب دو مجھے کیا پوچھ رہا ہوں میں۔۔۔۔"وہ دھاڑا تھا۔۔بھلا وہ کتنے سکون سے بیٹھی تھی۔

لیکن وہ پھر بھی کچھ نہیں بولی۔

"یہ انگلیاں چٹکھانا بند کرو ورنہ میں ہاتھ توڑ دوں گا تمہارے۔۔۔"اس کی یہ حرکت شازم کو سخت بری لگتی تھی۔

وہ فورا رک گئی۔۔۔ کھڑی ہوئی۔۔

"میں۔۔۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھ سے دور رہیں۔۔۔ جب تک میرا دل آپ کی طرف خود سے مائل نہیں ہو جاتا۔۔۔ آپ مجھ سے زبردستی نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔۔ مجھے مجبور نہیں کر سکتے آپ۔۔۔ "
وہ چیختے ہوئے بولی۔۔

"میں تمہیں مجبور نہیں کر رہا۔۔ خود سے محبت کرنے پر۔۔" وہ آہستہ سے بولا۔

"یہ جو آپ بار بار میرے قریب آتے ہیں۔۔۔ مجھے بہانے بہانے سے ٹچ کرتے رہتے ہیں۔۔۔ سارے کام مجھ سے کرواتے ہیں۔۔۔ یہ سب کافی نہیں ہے۔۔۔ سمجھ رہے ہیں

۔۔۔مجھے پریشان مت کریں۔۔۔"وہ پھر سے چیخی تھی۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ خود کو تھکاتی شازم لب بھینچے کمرے سے نکل گیا۔۔

وہ زمین پر بیٹھی روتی رہی۔۔۔

"م۔۔مجھے ک۔۔کچھ بھی کر کے شہروز سے بات کرنی ہے۔۔۔م۔۔میں نہیں رہ سکتی ان کے ساتھ۔۔"خود کلامی کرتے ہوئے وہ واپس کھڑی ہوئی آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کیا۔۔

ادھر ادھر نظر دوڑائی تو شازم کا فون ڈریسنگ پر رکھا نظر آیا۔۔۔تو اسے جھپٹ کر اٹھالیا۔۔کیونکہ اس کو فون دینے سے کشور نے شازم کو سختی سے منع کر دیا تھا۔

"الیشبہ تم کیا کہتی ہو۔۔۔اس کا فون پچھلے ایک مہینہ سے ناٹ ریچ ایبل آرہا ہے۔۔اس کے گھر چلیں۔۔؟"شہروز اپنی بہن کے ساتھ بیٹھا بولا۔۔

"پاگل ہو گئے ہو کیا۔۔۔یہ مناسب نہیں ہے۔۔"اس نے انکار کر دیا۔۔

"تم نہیں جانتیں۔۔لیکن وہ خوبصورت حسینہ مجھے تڑپا رہی ہے۔۔"وہ چہرے پر خباثت سجائے بولا۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔اس سے اچھی اچھی لڑکیاں مل جائیں گی کیوں اس کے پیچھے پاگل بنے پھر رہے ہو۔۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں یار۔۔۔وہ تو قاتلہ ہے میرے سکون کی۔۔"اس نے اپنے موبائل پر اس کی تصویر نکال کر اسے دیکھا۔

"اچھاااجی۔۔اور وہ عدینہ جو کل رات تمہارے ڈانس کلب پر تھی تمہارے ساتھ۔۔۔ جس کے ساتھ مرنے جینے کی قسمیں کھا رہے تھے۔۔۔وہ سب کی تھا۔"اس نے اپنے بھائی کی چوری پکڑی۔۔

"ہاہاہاہاہا۔۔کم آن الیش۔۔۔تم جانتی ہو یار وہ تو بس دل لگانے کا سامان ہیں۔۔۔تم نے کہا تھا کہ اس حسینہ کو وقت دوں۔۔۔اب ایک مہینہ ہونے کو آیا ہے۔۔اور کتنا۔۔۔بس اب تک کے لیئے ہی تھی وہ عدینہ میرے ساتھ۔۔۔"وہ دونوں انگور کھاتے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔

"ہاں تو اب میں کیا کہہ سکتی ہوں مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ نمبر ہی آن نہیں کرے گی۔ چھوڑو اسے بھول جاؤ۔۔کوئی اور ڈھونڈ لو۔"اس نے پھر سے اسے بھول جانے کی بات کی۔۔

"الیش۔۔اب بس کرو۔۔۔اب مت کہنا کہ اسے بھول جاؤ۔۔وہ صرف میری ہے شہروز۔۔۔سبز واری کی۔۔"وہ غصے سے چیختا بولا۔۔۔الیشبہ اپنے بھائی کو دیکھتی رہ گئی۔۔ وہ کہہ کر چلا گیا۔۔

وہ خود کندھے اچکا کر واپس انگور کھانے لگ گئی۔۔

"سنو الیش۔۔۔تم اندر جاؤ۔۔۔اور اس کی اچھی خاصی طبیعت درست کرنا پھر میری بات کروانا اس سے۔۔۔ "

رات کا وقت ہو چکا تھا۔وہ دونوں اس کے گھر کے باہر اپنی گاڑی میں بیٹھے تھے۔

"ہاں ہاں۔۔پتا ہے۔۔زیادہ مت بتاؤ مجھے۔۔"

وہ اسے دیکھتی سنجیدگی سے اتری اور گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔۔تو شہروز بھی اتر گیا۔۔ اس نے ہاتھ میں ایک بریسلیٹ اور گلے میں چین پہن رکھی تھی۔۔ہاتھوں میں انگھوٹیاں پہنے۔۔۔۔ جینس پر بلیو ٹی شرٹ پہنے بالوں کو رف حلیہ میں چھوڑے۔ باکر ٹہلنے لگا۔۔۔

اس عجیب حلیئے والے شخص کو اپنے گھر کے باہر کھڑا دیکھ کر جاہنزیب جو کسی سے بات کر رہے تھے۔۔۔اس طرف آئے۔۔

"کون ہو تم؟" وہ اس کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

"اسلامُ علیکم۔۔انکل کیسے ہیں آپ؟" وہ مسکرا کر بولا۔

"کون ہو تم میں پوچھ رہا ہوں۔۔۔؟اور یہ۔۔۔یہاں میرے گھر کے باہر کیا کر رہے ہو۔۔؟" وہ سنجیدگی سے بولے۔

"انکل آپ مجھے نہیں جانتے کیا اپ کو۔۔۔ حرم نے کچھ نہیں بتایا۔۔ میرے بارے میں؟" وہ آنکھ ونک کرتا جہالت سے بولا۔۔ تو جہانزیب کو غصہ آگیا۔۔۔ وہ اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر بیٹھے۔۔

"انکل اچھا نہیں کیا آپ نے۔۔ بہت برا ہو گا اس کا انجام۔۔۔ یاد رکھی ئے گا۔۔۔" وہ غصہ سے انگلی اٹھاتا بولا۔۔

"جاؤ جاؤ۔۔۔ اپنا کام کرو۔۔۔ اور آئیندہ میں اپنی بیٹی کا نام تمہاری زبان سے نہ سنو۔۔۔" وہ دھاڑے۔۔۔

"ہاں تو بیٹی کو تو قابو رکھتے پہلے۔ واہ بھئی واہ۔۔ بیٹی سنبھالی نہیں جا رہی اور چلے ہیں مجھے دھمکی لگانے۔" وہ استہزائیہ ہنسا۔

جہانزیب محلہ کا خیال کرتے غصہ ضبط کرتے گھر کے اندر آگ مٹے۔وہیں کھڑا مٹھیاں بھینچتا رہا۔

کشور کچن میں کھانا بنا رہی تھیں جب انھیں ڈور بیل کی آواز آئی۔تو وہ ٹاول سے ہاتھ پونچھتی باہر کی طرف بڑھیں۔

کون؟اندر سے ہانک لگائی۔

"آنٹی میں ہوں حرمین کی دوست۔۔"اس نے جواباً کہا۔تو انھوں نے گیٹ کھول دیا۔

"اسلامُ علیکم آنٹی..."اس نے اندر آکر سلام کیا۔۔۔

"وعلیکم اسلام"انھوں نے جواب دیتے ہوئے اس کو دیکھا جو ٹائٹس پر شرٹ پہنے بغیر دوپٹے کے کھڑی تھی۔وہ اسے دیکھتی رہ گئیں۔۔

"آنٹی حرم کہاں ہے۔۔۔؟آپ اسے بلادیں گی پلیز میں اس کی دوست ہوں۔۔"اس نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔جبکہ اس کا حلیہ دیکھ کر تو کشور مسکرا بھی نہ سکیں۔

"آنٹی"وہ پھر سے بولی۔

"ہ۔۔ہاں بولو"وہ ہڑبڑا کر بولیں۔۔کیونکہ وہ گھر میں اکیلی تھیں۔

"آنٹی میں کہہ رہی ہوں کہ آپ حرم کو بلادیں۔۔"وہ ضبط سے دوبارہ بولی۔

"حرمین تو۔۔ نہیں ہے۔۔۔پر آپ کون سی دوست ہو اس کی میں نے تو آپ کو پہلے کبھی نہیں دیکھا۔۔"انھوں نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

"اچھاااا۔۔۔آنٹی میں الیشبہ ہوں اس کی دوست۔۔۔شاید آپ مجھ سے پہلی بار مل رہی ہیں نا اس لیئے۔۔۔خیر یہ بتادیں کہ حرم کہاں گئی ہے اور کب تک آئے گی۔۔"وہ پرس کندھے پر ٹانکے وہیں دروازہ کے اندر ہی کھڑی رہی۔۔انھوں نے اسے اندر آنے ہی نہیں دیا تھا۔

"اووو تو وہ تم ہو۔۔۔الیشبہ۔۔۔ویسے تمہارے بارے میں، میں نے اس سے بہت سنا ہے۔۔۔۔ویسے شہروز کو جانتی ہو تم؟"وہ بات بات میں اپنے دل میں آیا سوال بھی کر گئیں۔

"ارے۔۔جی جی آنٹی۔۔۔وہ میرا ہی بھائی ہے۔۔۔مطلب حرمین نے آپ کو سب کچھ بتادیا ہے۔۔۔ایکچیولی آنٹی شہروز میرا بھائی ہے اور وہ باہر ہی کھڑا ہے۔۔۔وہ دراصل حرمین کو۔۔۔۔"

وہ مسکرا کر کہنے لگی

"ہاں پتا ہے آگے مت بولنا۔۔۔۔اور اب جاؤ یہاں سے میں نہیں چاہتی کہ حرمین کہ بابا یہاں آجائیں۔۔فورا اسے لے کر جاؤ یہاں سے،،،اور آئیندہ یہاں آنے کی جرات بھی نہ کرنا۔۔۔"وہ ایک دم غصے سے بولیں۔وہ حیرانگی سے انھیں پل میں بدلتے دیکھنے لگی۔

"لیکن کیوں آنٹی؟"وہ اب تک حیران تھی۔

"کیونکہ حرمین کی شادی ہو چکی ہے۔۔اور وہ اپنے گھر میں بہت خوش ہے۔۔اس کا بچپن سے نکاح ہو چکا تھا۔۔۔اور اس لڑکے سے۔۔۔۔۔جو بھی نام تھا اس کا اس سے کہنا کہ

آئیندہ ہمیں پریشان نہ کرے۔۔۔۔میری بیٹی کا پیچھا چھوڑ دے۔۔"وہ ہاتھ جوڑ کر بولیں۔۔۔ان کی بات سن کر ہی الیشبہ کا غصہ ساتویں آسمان پر چڑھا۔

اتنے میں جہانزیب اندر داخل ہوئے۔۔۔اور کشور کے جڑے ہاتھ دیکھ کر ان کے پاس آئے۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔اور کون ہے یہ؟"وہ سختی سے بولے۔

"یہ۔۔۔یہ"وہ گھبرا گئیں۔

"یہ اسی بیغیرت لڑکے کے ساتھ آئی ہے نا۔۔۔جاؤ نکلو یہاں سے۔۔۔ابھی اسی وقت۔"

وہ تیز آواز سے چیخے۔

"جارہی ہوں۔۔۔اتنا ہائیپر کیوں ہو رہے ہیں۔۔۔دھوکا تو آپ لوگوں نے دیا ہے آپ کی بیٹی نے دیا ہے میرے بھائی کو۔۔۔جھوٹا محبت کا ڈرامہ کیا اس نے ہمارے ساتھ۔۔"وہ بھی ان دونوں پر برستی فورا جانے کو مڑ گئی۔

کشور سانس روکے کھڑی اس کے جاتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔۔۔۔

"اس کے لیئے تم مجھ سے کہہ رہی تھیں کہ میں اپنی بیٹی کے ساتھ ظلم کر رہا ہوں۔۔اچھا ہوا اس کی نہیں مانی ورنہ ظلم ضرور ہو جاتا مجھ سے۔۔۔وہ جو باہر کھڑا تھا گنڈا ہے گنڈا وہ۔۔۔"جہانزیب انھیں چپ کروانے کے بجائے اور مزید باتیں سنا کر اندر چلے گئے۔۔۔اور وہ روتی رہیں۔۔۔

"چلو فورا یہاں سے۔۔۔"وہ باہر کھڑا اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔وہ غصہ سے باہر نکلی اور شہروز فورا وہاں سے گاڑی آگے لے گیا۔۔

"کیا کہا انھوں نے۔۔۔ حرمین ملی تم سے" وہ اسے خاموش دیکھ کر بولا۔

"پاگل ہو گے ہو تم۔۔۔ دماغ خراب ہے تمہارا۔۔۔ اس کا انتظار کر رہے ہو۔۔۔ تم۔۔۔۔۔۔ شادی کر کے جا چکی ہیں میڈم کسی اور کے ساتھ۔" وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر بولی۔

"کیا مطلب۔۔۔؟" وہ حیران ہوا۔

"مطلب یہی کہ دھوکا۔۔۔ دھوکا دیا اس نے تمہیں۔۔۔ چھوڑ دیا۔۔۔ کسی اور کے ساتھ رخصت ہو گئی تمہیں اپنا آسرا دے کر۔۔" وہ شیشہ سے باہر دیکھنے لگی۔

"اچھا نہیں کیا اس نے یہ میرے ساتھ۔۔۔اسے بھگتنا پڑے گا" وہ غصے سے گاڑی کی اسپیڈ بڑھا گیا۔۔

"مجھے کہہ رہے تھے کہ میں جاؤ۔۔اور آئندہ نہ آؤں۔۔۔ارے میں کیا میری روح بھی نہ بھٹکے ایسے لوگوں کے گھر پر تو۔۔" وہ بڑبڑاتی اپنی بھڑاس نکالنے لگی۔

وہ پہلے کمرے کو لاک کر آئی۔ پھر موبائل ہاتھ میں پکڑے کافی دیر تک تو نمبر یاد کرتی رہی۔۔۔بلآخر نمبر ڈائل کرنے میں وہ کامیاب ہو گئی۔

"ہ۔۔ہیلو"کال ریسیو ہوتے ہی وہ جلدی سے بولی۔۔

"ہاں ہیلو۔۔۔"فون کے اس پار سے شہروز کی آواز سن کر وہ اپنے آنسوں روک نہ سکی۔۔

"ش۔۔شہ۔۔شہروز۔۔"اس نے اس کا نام پکارا تو وہ جو گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔فورا سے اپنا نام اس کے منہ سے سن کر اس کی آواز پہچان گیا۔

"حرم تم۔۔۔"وہ پہلے حیران ہوا جب اس نے جواباہاں کہا تو اس نے گاڑی سائیڈ پر روکی۔۔۔الیشبہ اسے ہی دیکھنے لگی۔

"تمہاری اتنی ہمت کہ تم نے مجھے فون کیا۔۔۔۔تم نے مجھے دھوکا دیا۔۔۔۔شادی کر لی کسی اور سے۔۔۔تمہارا تو دیکھو میں وہ حشر کروں گا کہ تمہارا شوہر بھی تمہیں چھوڑ دے گا۔۔"وہ غصے کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔۔جس کا اندازہ اسے فون ہر ہی ہو رہا تھا۔۔

"د۔۔دیکھو میں جانتی ہوں کہ تم غصہ میں ہو پر میرا یقین کرو کہ میں نے شادی نہیں کی۔۔میرا مطلب۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب اس نے اس کی بات اچک لی۔

"بکواس بند کرو تم۔۔اپنی۔۔۔۔۔ابھی تمہاری ماں اور تمہارے بپ نے زلیل کر کے نکالا ہے ہمیں وہاں سے۔۔۔۔تم سے ملنے گیا تھا۔۔۔پر تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔چھوڑوں گا نہیں میں تمہیں۔۔۔۔رسوا کر دوں گا، برباد کر دوں گا۔۔"وہ چیخنے لگا تھا۔۔وہ اپنی تزلیل بھولنے سے نہیں بھول رہا تھا۔۔۔۔

وہ ہیلو ہیلو کرتی رہی پر وہ فون کاٹ چکا تھا۔۔۔حرمین کے لیئے اس کا یہ انداز بہت شوکنگ تھا۔وہ حیران تھی کہ وہ اس سے بات کیسے کر رہا تھا۔۔۔وہ تو اس سے محبت کرتا تھا پھر برباد کرنے کی باتیں کیوں کر رہا تھا۔۔۔۔محبت کرنے والے بھی بھلا رسوا کرتے ہیں۔۔۔۔

وہ اس کے لیئے کیا کچھ کر رہی تھی۔۔۔اور وہ اسے رسوا کرنے کا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے وہیں پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

کہ ٹھر جاؤ اے حسینہ،

میرا عشق صرف تیری ذات تک،

میں نے کی ابتدا،

اس عشق سے جو ہوتا ہے بچگانے میں

پہلے پیار تھا۔،

جانے کب محبت ہوئی،

پھر وہ متبدلِ عشق ہوا،

سن کر یہ، وہ میری ہستی پر ہنسنے لگی،

اور میں، اس کی ہستی پر مر مٹنے لگا،

یہ عشق مجھ میں پروان چڑھنے لگا،

پھر ایک دن وہ حسینہ جانے لگی،

مٹا کر ہستی کو میری،

میں نے تھام کر فقط اتنا کہا،

تیرا عشق میرے لیئے ایک شجرِ عشق کی مانند،

گویا جو دے تو سایہ نہ دے تو دھوپ،

کہ ٹھہر جاؤ اے حسینہ،

میرا عشق صرف تیری ذات تک،

از قلم۔۔۔(سویرا انصاری)

ان کی شادی کو اب دو مہینے ہونے کو آئے تھے۔۔۔ حرمین اس کی باربی ڈول تھی جسے وہ پسند کرتا تھا۔۔۔

وہ اس سے کتنا دور تھی۔۔ وہ اکثر یہی سوچتا رہتا۔ کہ اس سے کہاں غلطی ہوئی تھی۔۔۔ شاید وہ اس کا خیال ٹھیک سے نہیں رکھ سکا تھا۔

حرمین کمرے میں سو رہی تھی جب وہ آفس سے لوٹا۔ یعنی وہ اس کا انتظار بھی نہیں کرتی تھی۔۔۔ وہ کتنا بدل گئی تھی۔

شادی سے پہلے وہ اس سے باتیں بھی کرتی تھی۔ اپنی منوایا بھی کرتی تھی۔۔۔ پر اب اور بات تھی۔۔۔

وہ صاف لفظوں میں شادی کے پہلے دن ہی اسے کہہ چکی تھی کہ وہ اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔وہ کسی اور کو پسند کرتی تھی۔۔۔اس کے لیئے یہ سب مشکل ہے بہت۔۔۔

اور شازم خاموش تھا۔۔

"مجھے یقین ہے جس نے تمہیں مجھ تک پہنچایا ہے وہ تمہارے دل میں میرے لیئے محبت بھی پیدا کر دے گا۔۔۔ "

وہ شوز اتار کر فریش ہوتا اس کے سرہانے بیٹھا تھا۔۔۔جب وہ سو جاتی تب وہ اس سے اکثر باتیں کرتا تھا۔۔۔اور اب یہ اس کی روٹین بن چکی تھی۔۔کیونکہ جاگتے ہوئے حرمین اس سے خود سے کوئی بات نہیں کرتی تھی۔۔جب وہ کمرے میں ہوتا تب وہ کمرے سے نکل جاتی۔

اچانک اس کا موبائل بجنے لگا۔۔۔الٹے ہاتھ سے موبائل اٹھا کر کھولا۔۔۔۔ایک انجانا نمبر واٹس ایپ پر جگمگا رہا تھا۔۔جس سے کچھ تصاویر بھیجی گئی تھیں۔۔

اسے کچھ سمجھ نہ آیا۔وہ چیٹ اوپن کر کے تصویریں دیکھنے لگا۔۔۔۔

ایک۔۔۔ایک کے بعد،،،دوسری،،،،دوسری کے بعد تیسری،،،،اس کے بعد چوتھی۔۔۔۔۔۔۔اس کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔اس کے چہرے پر سختی صاف ظاہر تھی۔ضبط کے مارے اس نے ہاتھوں کی مٹھی بنا کر زور سے دیوار پر ماری اور غصے میں اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔اس کی نظر بے خبر سوئی پڑی حرمین پر پڑی۔۔۔

وہ اس وقت غصے میں تھا شدید ری ایکشن دیتا اس سے بہتر اس نے خود کو وہاں سے دور کرنا بہتر سمجھا۔۔۔۔

وہ رات کے اس پہر گھر سے نکل آیا۔۔۔وہ بغیر گاڑی کے روڈ پر نکل آیا۔۔۔اس کا غصہ کسی بھی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔نہ ہی ماتھے پر پڑے بلوں میں کچھ کمی آ رہی تھی۔

وہ رات کے اس پہر گھر سے نکل آیا۔۔۔وہ بغیر گاڑی کے روڈ پر نکل آیا۔۔۔اس کا غصہ کسی بھی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔نہ ہی ماتھے پر پڑے بلوں میں کچھ کمی آ رہی تھی۔

اس کے فون پر کسی پرائیوٹ نمبر سے کال آئی۔۔۔اس نے پاکٹ سے موبائل جھپٹنے کے سے انداز میں اٹھایا۔۔

"ہیلو" وہ دھاڑا۔۔

"ہاں۔۔۔تو پھر کیا دیکھا تصویروں پر ہاہاہاہا اپنی محبت کو کسی اور کی بانہوں میں۔۔۔۔۔۔۔؟" مقابل خباثت سے ہنس دیا۔۔۔اس کا گمان درست ثابت ہوا۔وہ وہی تھا جس نے اسے تصویریں بھیجی تھیں۔۔۔اس کے چہرے پر بے پناہ سختی در آئی تھی.

"کمینے۔۔۔کون ہے تو۔۔۔۔۔۔۔میرا نمبر کہاں سے مل تجھے۔۔؟

جواب دے۔۔۔۔میں تیرا وہ حشر کروں گا کہ تو ساری زندگی یاد کرے گا۔۔"وہ غصہ کی آخری حد تک پہنچ چکا تھا۔۔۔

"ہاہاہاہاہاہا۔۔۔!!!!بس اتنی ہی غیرت تھی یار۔۔۔۔حشر تو تب کرے گا نا تو جب مجھے ڈھونڈ لے گا۔۔۔ڈھونڈ کر دکھا۔پہلے۔۔۔۔ویسے چل اتنا بتا دیتا ہوں کہ تیرا نمبر مجھے تیری بیوی سے ملا ہے۔۔وہی تو مجھ سے فون پر باتیں کیا کرتی تھی۔"وہ ڈھٹائی سے سچ جھوٹ ملا کر بولا۔

"بکواس بند کر۔۔ڈھونڈ تو میں تجھے اچھے سے لوں گا۔۔۔۔اور یاد رکھ تجھے جان سے مار ڈالوں گا۔۔۔یں ں س"اس کی برداشت ختم تھی۔۔۔۔اگر وہ اس کے سامنے ہوتا تو وہ اسے یقیناً اس وقت جان سے مار ڈالتا۔۔۔

"ارے ارے۔۔۔۔ویسے تم ڈھونڈو گے یہ توتب کی بات ہے۔۔۔اچھا سنو تو۔۔۔۔ایک مزے کی بات بتاؤ تمہیں شازم سبز واری" وہ اس کا نام بھی جانتا تھا۔۔۔۔ شازم ٹھٹکا۔۔۔

"تو۔۔کت۔۔۔۔۔" وہ چیخا

"ارے ارے رکو۔۔رکو زرا صبر کرو۔۔پہلے ٹوئیسٹ تو آنے دو۔۔۔میں یہ کہنے لگا ہوں کہ وہ تصویریں میں اگر سوشل میڈیا پر ڈال دوں تو۔۔۔۔۔؟" وہ کتنا مین شخص تھا اس بات کا اندازہ شازم کو اچھے سے ہو رہا تھا۔۔

"میں تیرا حال برا کر دوں گا تو جانتا نہیں ہے مجھے شاید۔۔۔۔شازم سبز وا۔" وہ اس کی بات کو اچک گیا۔۔

"ہاں ہاں شازم سبز واری ہو تم۔۔۔۔شاید تمہارا دماغ بند کر دیا اس بیوٹیفل حسینہ نے اس لی ئے غور سے سنا نہیں کہ میں نے پہلے ہی تمہارا پورا نام لے کر تعارف کروایا تھا۔ "

شازم کے لی ئے یہ سب سننا اس کی مردانگی کو للکارنے جیسا تھا۔

اگر میں تمہاری اس حسینہ آاااا کیا نام ہے اس کا۔۔۔۔ہاں حرمین۔۔۔۔۔اگر اس کی عزت کی دھج۔۔۔"

اس کی برداشت سے یہ سب باہر تھا۔۔۔وہ روڈ پر کھڑا چیخ رہا تھا۔۔ہر سو سناٹا تھا۔۔۔اس کی آواز اسے لٹ پلٹ کر آ رہی تھی۔

"خبردار اگر میری ڈول کا نام اپنی گندی زبان سے لیا تو تیری زبان تو میں گدی سے کھینچ لوں گا کمینے انسان۔۔۔۔ "

وہ چلتے چلتے بیچ روڈ پر رک گیا۔۔

"ارے ارے شازم یار۔۔۔اب تک جسے تم ڈول کہہ رہے تھے۔۔۔اب وہ صرف تمہاری نہیں بلکہ سب کی ڈول،،یعنی کھیلنے والی یونو کھیلنے والی ڈول بنے گی۔میں اس کی تصویریں دو۔۔ تین دن میں سوشل میڈیا پر وائرل کر دوں گا۔۔جب تک کا وقت ہے مجھے ڈھونڈ کر دکھا۔۔"وہ کہتے ہی فون ڈسکنیکٹ کر گیا۔۔

"تو۔۔۔۔کیا چاہتا ہے تو۔۔بتا مجھے ےےےےے"کال کٹ چکی تھی وہ اب چیخنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔دوبارہ وہی نمبر ڈائل کیا تو وہ بند جا رہا تھا۔

وہ چیختا رہا پھر اسے حرمین کا خیال آیا تو فون نکال کر اسے کال کی۔۔۔

دوسری جانب فون رنگ کرتا رہا پر کسی نے نہیں اٹھایا۔۔اس نے دوبارہ کیا۔۔۔اس بار کال اٹھا لی گئی۔۔

"ہ۔۔۔ہیلو" وہ نیندوں میں خماری سے بولی۔۔موبائل کچھ دن پہلے ہی جہانزیب کی طبجعت خرابی کی وجہ سے اسے شازم نے دے دیا تھا۔

"ڈ۔۔ڈول۔۔۔۔کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا۔۔۔جواب دووووو" وہ زور سے چیخا۔۔۔حرمین کی نیند بھک سے آنکھوں سے اڑی۔

"ک۔۔کیا ہوا؟" وہ پریشان ہو کر بولی۔۔

"تم نے اچھا نہیں کیا۔۔تم نے اچھا نہیں کیا میری زندگی کے ساتھ میرے احساسات کے ساتھ۔۔۔میری ڈول تھیں تم صرف میری کیوں بنی کسی کے ہاتھ کا کھلونا۔۔۔۔۔کیووووں "

وہ رو رہا تھا۔۔۔حرمین اس کی رونے کی آواز صاف سن سکتی تھی۔۔اس پر سکتہ طاری ہوا۔۔۔وہ گھر پر نہیں تھا اس نے فوری گھڑی پر نظر ڈالی جو تین کا ہندسہ دکھا رہی تھی۔

"گھ۔۔۔گھر آئیں ہم پھر بات کریں گے۔۔۔۔آ۔۔۔آپ آئے کیوں نہیں ں ں ں ں ابھی تک۔۔۔۔"وہ بیڈ سے اتر گئی۔۔

"نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔ڈول تم نے مجھے دھوکا دیا۔۔۔غلط شخص پر تم نے اعتبار کیا۔۔۔مجھ سے جان چھڑوا کر تم اس گھٹیا کمین۔۔۔۔۔انسان کے پاس جا رہی تھیں۔۔۔۔۔جاؤ آج میں تمہیں۔۔۔"وہ بول رہا تھا۔۔۔اس سے پہلے آگے وہ کچھ کہتا حرمین جی جان سے کانپی۔۔۔

"ن۔۔نہیں نہیں۔۔۔پ۔۔پلیز ز ز ز گھر آجائیں۔۔۔۔شا۔۔شازم پلیز ز"وہ بھی رو دی۔۔

"م۔۔میں تمہیں"وہ بول بھی نہیں پایا تھا ایک تیز رفتار گاڑی نے اسے ہٹ کیا اور وہ کار سے ٹکرا کر دور جا گرا موبائل دور پڑے ایک بورے پر جا گرا۔۔۔

حرمین کا دم نکل رہا تھا۔۔۔شازم کے دردناک چیخ کی آواز پر اس کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو رہے تھے۔۔۔وہ روتی ہوئی تیزی سے زرباب کے کمرے کی طرف بھاگی۔۔اور زور زور سے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا۔

"ح۔۔حرمین کیا ہوا ہے بیٹا ایسے کیوں رو رہی ہو۔۔تمہارا دوپٹا کہاں ہے۔۔۔؟"
زرباب کمرے سے باہر آئی اسے روتا ہوا دیکھ کر پریشانی سے اسے چپ کرنے لگی۔۔۔بازل دونوں کو دیکھ کر معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"اچھا اچھا چپ ہو کر بتاؤ۔۔۔۔"وہ اسے ہچکیوں سے روتا دیکھ کر بولی۔۔
"شازم کہاں ہے.."بازل نے فورا پوچھا۔۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔شا۔۔۔شازم۔۔۔۔شازم۔۔۔۔پھوپھو" وہ روتے ہوئے اس سے لپٹ گئی۔۔

"ہاں ہاں بیٹے بتاؤ کہاں ہے میرا بچہ۔۔۔؟" وہ اس کے ٹھنڈے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتی بولیں۔۔

"وہ۔۔وہ ان۔۔۔ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔پ۔۔پلیز مجھے ان کے پاس جانا ہے" اس نے ان دونوں پر بم پھوڑا تھا۔

زرباب سنتے ہی زمین پر گرنے لگی تھی تب ہی بازل نے انھیں سنبھالا۔۔۔

"سنو۔۔۔زرباب ہوش کرو۔۔۔۔سن رہی ہو مجھے۔۔۔" وہ اسے پکڑ کر صوفے تک لایا۔۔۔اسے بٹھایا۔وہ ایک دم سکتے میں آگئی تھیں۔۔ان کے ہلانے پر ہوش میں آئیں۔۔زور زور سے رونے لگیں۔

"ہاں۔۔ہاں۔۔۔!!!م۔۔میرا بچہ بازل۔۔۔۔۔بازل وہہہہ
ش۔۔شازم۔۔۔ک۔۔کہاں ہے۔۔۔"وہ رو رہی تھیں۔۔۔۔حرمین کا بھی رو رو کر برا حال تھا۔۔۔

"ہمت کرو۔۔۔۔ایسا کرو کار میں بیٹھو تم لوگ میں آتا ہوں فون لے کر ہم اس کی لوکیشن ٹریس کرتے ہیں۔۔۔میں کال کرتا ہوں۔۔۔پولیس کو۔۔۔"انھیں سنبھال کر کھڑا کیا۔۔۔کار نکالنے کا آرڈر پاس کر کے فون لائے اور تینوں کار میں بیٹھ کر روانہ ہوئے۔۔

"یہ یہ۔۔۔۔۔۔یہاں یہاں پر لو۔۔۔اس کا فون یہاں ہے۔۔۔۔شاید۔۔۔۔۔۔"وہ ڈرائیور سے کہتا ہوا آس پاس دیکھنے لگا۔۔

"وہ۔۔وہ رہی شازم کی گاڑی۔۔۔۔"زرباب گاڑی سے اتر کر فورا باہر بھاگی۔۔۔

"حرمین سنبھالو انھیں۔۔۔جاؤ جلدی۔۔" وہ حرمین کو بول کر خود بھی اتر کر پولیس کے پاس گۓ کیونکہ پولیس کی نفری وہاں پہنچ چکی تھی۔۔۔

ایمبولنس کو کال کر دی گئی تھی۔۔۔

اپنی کار سے زرا سی دور ہی وہ وہیں خون میں لت پت ہوش و خرد سے بیگانہ پڑا تھا۔۔ بازل نے اس کا فون اپنی پاکٹ میں ڈالا۔

حرمین کو تو اتنا خون دیکھ کر ہی چکر آنے لگے تھے۔وہ زرباب کو پکڑتی کانپنے لگی۔۔۔اس میں آگے بڑھنے کی مزید ہمت نہیں تھی۔۔۔وہ روتے ہوئے وہیں زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔اسے شازم کی آخری باتیں یاد آرہی تھیں۔

لوگ اسے اٹھا کر ایمبولنس میں لے جا رہے تھے۔وہ بھی پیچھے پیچھے بھاگی۔

"شا۔۔شازم۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ روتے ہوئے ایمبولنس کے پاس بھاگی تھی۔۔۔

"پلیز زانکل انھیں کہیں کہ م۔۔مجھے بھی جانا ہے۔۔۔شازم کے ساتھ۔۔"وہ بازل کے پاس گئی۔۔۔کیونکہ ایمبولنس میں اسے بیٹھنے سے لوگ منع کر رہے تھے۔

"ہاں ہاں میرا بچہ جاؤ۔۔۔جاؤ پلیز اسے بٹھائیں اپ لوگ ہم لوگ گاڑی سے آرہے ہیں اپنی۔۔۔ "

اس نے اپنی روتی ہوئی بیوی کو تھام کر گاڑی میں بٹھایا۔۔۔اور حرمین کو ساتھ لے کر ایمبولنس والوں سے کہا۔۔پھر پولیس کے اشارے پر اسے بٹھالیا گیا۔۔۔ایمبولنس روانہ ہو گئی۔۔۔

ایمبولنس میں مسلسل اس کا علاج چلتا رہا ایک ڈاکٹر اس کے آکسیجن لگا کر مسلسل سر سے بہتا خون صاف کر رہے تھے۔

"ش۔۔۔شازم۔۔۔۔۔۔شازم۔۔۔پلیز اٹھیں نا۔۔۔"وہ روتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے سرہانے بیٹھی۔

"شازم۔۔۔دیکھیں نا۔۔میں آپ کے پاس ہوں۔۔۔دیکھیں۔۔۔پلیز اٹھیں نا۔۔۔۔ "اس کے رونے میں زرا کمی نہیں آئی تھی۔۔۔آگے کا سوچ کر تو اس کا دم خشک ہو رہا تھا۔۔۔

وہ بیٹھے بیٹھے شادی کے دنوں میں پہنچتی چلی گئی۔۔۔

"ڈول یار سنو تو۔۔۔" وہ جب اس کے آتے ہی کمرے سے اٹھ کر جانے لگی تو وہ اس کا ہاتھ تھام گیا۔۔وہ رک گئی پر مڑی نہیں۔

"یار کیا ناراض ہی رہو گی۔۔۔بس ختم کرو اتنی بے رخی۔۔۔" وہ محبت سے اس کے کان کے پاس چہرہ لا کر بولا۔۔

پر وہ نہیں بولی۔

"ڈول۔۔۔میری ڈول ہو تم۔۔۔۔جانتی ہو تمہیں پانے کے لیئے کتنا تڑپتا تھا میں۔۔۔ "

وہ اس کا رخ اپنی طرف موڑ گیا۔۔۔حرمین کا دل اس کی بات پر دھڑکا۔پر وہ ان لمحات میں کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ اس پر غالب آتا۔۔۔وہ آہستگی سے اسے خود سے دور کرتی وہاں سے باہر نکل گئی۔۔۔

شازم پیچھے بس اس کی پیٹ کو ہی دیکھتا رہا۔۔

وہ روز ہی اسے اپنے پیار کا ایسے ہی احساس دلاتا رہا۔۔ کہ ایک مہینہ گزر گیا۔۔۔ کبھی حرمین کو اچھا لگتا کبھی وہ اس کا لمس محسوس کرتی۔۔۔اسے اس کی عادت سی ہونے لگی تھی۔۔

شادی کے ایک مہینے بعد کشور نے اسے گھر رکنے کے لیئے بلایا تھا۔ تو وہ اپنے گھر رہنے کے لیے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔

کپڑے پیک کر کے وہ ریڈی ہو چکی تھی جانے کے لیئے۔۔۔۔ایک مہینہ بعد اتنا اس میں فرق آیا تھا کہ وہ شازم سے ہلکی پھلکی پہلے کی طرح اس سے باتیں کرنے لگی تھی۔

جب شازم کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔تو اسے دیکھ کر اپنی جگہ ہی رہ گیا۔۔۔ کیونکہ وہ کم کم ہی تیار ہوتی تھی۔۔۔اور آج وہ تیار ہوئی تھی۔۔۔وہ ہلکے سے میک اپ میں بھی اسے اچھی لگتی تھی۔

"آگ ئے۔۔۔آپ مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ کہاں رہ گ ئے تھے۔"اس کی بات سن کر وہ جو گیٹ میں ہی رک گیا تھا۔۔ مسکرا کر اندر آیا۔

"ہاں یار بس۔۔۔آ ہی رہا تھا۔ "

"میں انتظار کر رہی تھی۔آپ کا۔۔"وہ اس کی بات پر چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔

"اور کچھ کہنا ہے بیگم۔۔؟"وہ اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔۔وہ صرف مسکرائی۔۔ شازم کے لیے یہ بھی کافی تھا۔۔

"ویسے یہ بتائیں شازم میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔؟"وہ نامحسوس انداز میں ہاتھ چھڑوا کر بولی۔

"ارے میری ڈول۔۔!!!تم تو ہلکا سا بھی میک اپ کر لو تو قیامت لگتی ہو۔۔۔"وہ مدحوش ہونے کو تھا۔۔۔

"بھئی کیا ہے شازم...آپ سے اتنی بات کر لیتی ہوں یاد رکھیں وہ سب ماما کے کہنے پر ہے۔۔۔۔مجھے آپ پلیز وقت دیں۔۔۔"وہ اس سے نظریں چراتی ہوئی پھر سے وہی پرانی بات دہرانے لگی۔اور سامان اٹھایا۔

"ہمممم...!!!خیر چھوڑو تم کب سمجھو گی میرے جزبات کو۔۔۔"وہ خود کو ہوش دلاتا پر سکون کرنے لگا۔۔

"اچھا سنو۔۔۔"وہ جو باہر جانے کو تھی اس کی آواز پر مڑی۔

"کیا سنوں اب؟ "

"واپس کب آؤ گی۔۔"

"کبھی نہیں"

"مارنا چاہتی ہو تو ویسے ہی کیوں نہیں کہہ دیتیں۔۔"

"مار نہیں سکتی آپ کو۔۔۔ محبت نہیں ہے تو کیا ہوا آپ عزیز تو بہت ہیں مجھے۔۔۔ "

"کیا کہا۔۔ کیا کہا۔۔۔" وہ جو بیڈ پر بیٹھ چکا تھا دوڑ کر اس کی طرف آیا۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ آپ چلیں اب۔۔۔ ورنہ ماما کی کال آجائے گی۔۔"

وہ اسے گھسیٹ کر باہر لے گئی۔۔۔ وہ ہنستا رہا۔۔۔

"ڈول تمہیں مجھ سے کب محبت ہو گی۔۔" گاڑی چلاتے ہوئے وہ بولا۔۔۔

"پتا نہیں۔۔" اس نے کندھے اچکائے۔

"تم پلیز... مجھے اتنا مت تھکاؤ اپنی محبت میں۔" وہ اس کی تھکن کو چہرے سے ہی دیکھ سکتی تھی۔۔ پر نظریں چراتی باہر کی طرف منہ کر گئی۔

"کیاہوااب"اس کے جواب کاانتظار کرتاخود ہی بولا۔

"کچھ نہیں۔۔۔مجھے جس سے محبت تھی میں اسے بھول نہیں پاتی۔"وہ آنکھیں بند کرتی سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا گئی۔

"ڈول پلیز زز۔۔۔وہ تمہارے لی ئے نہیں بناہے۔۔اورنہ ہی تم اس کے لی ئے پلیز زز مجھے ایکسیپٹ کرلو۔۔۔"وہ اس کے آگے خود کو ہمیشہ سے ہی سرینڈر کر دیتا تھا۔۔۔پر وہ اپنی بات پر ہی اٹکی تھی۔۔

وہ لوگ گھر پہنچ چکے تھے۔۔۔

"آپ نہیں آرہے کیا؟"وہ اتری پر شازم نہیں اترا۔

"نہیں " یک لفظی جواب دیا۔۔تو وہ بھی بغیر کچھ پوچھے وہاں سے اندر چلی گئی۔

اور وہ گاڑی تیزی سے آگے لے گیا۔

"ماما کیا ہوا ہے۔۔؟" وہ اندر آئی تو گھر میں خاموشی نے اس کا استقبال کیا۔۔ وہ اپنی ماں کے پاس کمرے میں آئی تو وہ لیٹی ہوئی تھیں۔۔۔ آنکھ سے آنسوں ٹپک رہے تھے۔

"ارے۔۔۔ تم کب آئیں۔۔۔؟" اسے وہاں دیکھ کر وہ مسکرا کر اٹھی اور آنسوؤں کو فوری صاف کیا۔۔

"بس ابھی آئی۔۔" وہ سامان سائیڈ پر رکھ کر ان کے پاس بیٹھی

"کیاہواماما۔۔؟"اسے فکر ہوئی۔۔

"اہمم کچھ نہیں۔۔۔یہ بتاؤشازم نہیں آیا۔۔؟"وہ اس کے سر پر پیار دیتی بولیں۔

"نہیں چلے گ ئے باہر سے ہی۔۔"شازم کے نام پر اس کا چہرہ بجھ گیا۔

"ہمم۔۔۔آئے گا بھی کیسے۔۔۔جب بیوی ہی اس کی اپنی نہیں ہے تو۔۔"وہ اسے کہتی اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔

"ماما۔۔کیابات ہے۔۔۔آپ کے کہنے پر اتنی تو بات کرنے لگی ہوں اب۔۔"وہ بھی اٹھی۔

"ہاں تو کونسا احسان کر رہی ہو شوہر ہے وہ تمہارا۔۔اور ویسے بھی واپسی کے راستے تم نے خود ہی اپنے لیئے بند کی ہیں۔۔۔تمہارے بابا اب تک ناراض ہیں تم سے۔۔"وہ نروٹھے لہجے میں بولیں۔

"میں منالوں گی انھیں آپ فکر نہ کریں۔۔۔"وہ ان کے سینے سے لگی۔۔

"ہاں پتا نہیں بس کب۔۔جب اولاد بڑی ہو جاتی ہے تو اسے لگتا ہے کہ وہ سمجھدار ہو گئی ہے۔۔۔ماں باپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔۔۔انھیں فیصلہ کرنے کی تمیز نہیں ہے پر درحقیقت اولاد ان سے تجربے میں کم ہی ہوتی ہے۔۔۔"وہ بھی اس کے گرد ہاتھ پھیلاتی بولیں۔۔۔

"بابا آئیں گے تو مجھے بتا دیجیئے گا میں انھیں اس بار منائے بغیر نہیں جاؤں گی۔۔۔"وہ دور ہوتی فریش ہونے چلی گئی۔۔

دو دن تک وہ کوشش کرتی رہی بلآخر جہانزیب کو منانے میں وہ کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔

اس کے واپس جانے سے پہلے کشور نے اسے اس دن والا سارا واقعہ من و عن سنا ڈالا تھا۔۔۔پر اب بھی اس پر شہروز کا ہی بھوت سوار تھا۔۔

گھر واپس آنے کے بعد بھی وہ شازم سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرتی رہتی۔۔اب وہ اس کے آنے سے پہلے ہی سو جاتی۔۔۔لیکن کچھ وقت تک ہی یہ سب چلا۔۔۔اس نے محسوس کیا کہ شازم کے لمس کی اس کی محبت کی اسے عادت ہو چکی تھی۔۔۔

کچھ دن تک وہ خود پر کنٹرول کرتی رہی مگر سب بس سے باہر تھا۔۔اسے شازم سے محبت ہو چکی تھی۔۔شازم کی یک طرفہ محبت اپنا اثر دکھا چکی تھی۔۔پر اس کی خاموشی محسوس

کر کے اس کی خود سے احتیاط وہ نوٹ کرتا۔۔۔خود ہی گھر دیر سے آنے لگا۔۔اس کے اٹھنے سے پہلے چلا جاتا۔۔۔

آپ کو پتا ہے شازم انسان کی ضرورتیں پوری ہو جاتی ہیں لیکن عادتیں زہر کی مانند ہوتی ہیں۔۔۔وہ جان تک لے لیتی ہیں بندے کی"

حرمین بیٹھی آج رات اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔مگر وہ نہیں آیا تھا۔۔۔وہ مایوس ہو کر لیٹ گئی۔۔۔اسے نیند نے آگھیرا۔۔اس نے سوچا تھا کہ آج رات وہ اسے خوش کرے گی۔۔۔اسے اس کے صبر کا پھل دے گی۔۔۔

رات کے دوسرے پہر اسے اپنے پاس جانا پہچانا سا لمس محسوس ہوا۔۔۔وہ کسمسا کر دوبارہ سو گئی۔۔۔یہ وہ وقت تھا جب وہ اس سے باتیں کر رہا تھا۔۔

وہ ایمبولنس میں شازم کے سرہانے بیٹھی اسے دیکھتی مسلسل آنسوں بہا رہی تھی۔۔۔اب آواز بند ہو چکی تھی بلکل بند۔

ہسپتال آ چکا تھا۔۔۔اسے اندر لے جایا جا رہا تھا۔۔آس پاس بہت سی آوازیں تھیں مگر اسے اس وقت صرف شازم کی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔۔

"تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔اچھا نہیں کیا میرے ساتھ میری زندگی کے ساتھ۔۔"وہ روتے روتے آپریشن تھیٹر کے پاس ہی زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔

"حرمین۔۔"۔زرباب اور بازل کے پیچھے اس کے ماں باپ بھی تھے۔۔۔کشور اسے یوں دیکھ کر تڑپ اٹھیں۔۔۔وہ حیرت زدہ تھیں کہ وہ رو رہی تھی۔۔۔وہ بھی اتنا بے تحاشہ۔۔۔اس کے پاس آئیں۔۔

"حرمین اٹھو بیٹا۔۔۔کھڑی ہو جاؤ۔۔۔"اسے سہارا دے کر اٹھانے لگیں۔۔

"ماما۔۔وہ ش۔۔شازم۔۔۔۔ان۔۔انھیں کہیں نا کہ وہ اٹھ جائیں۔۔۔"وہ ہچکیوں کے درمیان رک رک کر بولی۔

"ہاں ہاں بیٹا تم دعا کرو۔۔وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"وہ اس کے آنسوں صاف کرنے لگیں۔۔اسے یوں روتا دیکھ زرباب بھی اپنا صبر کھونے لگیں۔۔۔اور اپنے بھائی جہانزیب کے سینے پر سر رکھے رونے لگیں۔۔

"بس کرو۔۔۔زرباب تم بھی۔۔۔یار اسے صبر دو۔۔۔۔کتنا سمجھایا تھا نا میں نے ۔۔۔کچھ نہیں ہوا اسے وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔ڈاکٹرز کوشش کر رہے ہیں۔۔"

بازل اسے خاموش ہونے کا کہنے لگے تو وہ چپ ہو گئیں۔۔

اور کشور اور حرمین کے پاس ہی بینچ پر بیٹھ گئیں۔۔

کوئی دو گھنٹے کے بعد ڈاکٹرز باہر نکلے۔۔۔

حرمین دوڑ کر سب سے پہلے ڈاکٹر کے پاس پہنچی۔۔

"وہ۔۔۔وہ کیسے ہیں۔۔۔"ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔

"ہم۔کوشش کر رہے ہیں۔۔۔باقی آپ لوگ دعا کریں۔۔ان کی حالت ابھی کریٹیکل ہے۔۔خون کی مزید ضرورت ہے آپ لوگ جلد ہی انتظام کریں۔۔۔"ڈاکٹر کہہ کر جا چکا تھا۔۔

پر حرمین یہ سن کر حواس کھو بیٹھی اور کشور کے ہاتھوں میں گر گئی۔۔۔

"ح۔۔حرمین۔۔۔۔اوہو اسے اسے یہاں بٹھاؤ پانی لاؤ۔۔۔بازل۔۔پلیز" جہانزیب جلدی سے آگے بڑھے۔

بازل فوراً پانی کہ بوتل لائے اور اس کے منہ پر چھینٹے مارے۔۔۔تو وہ کچھ حوش میں آئی۔۔وہ لوگ اسے لیڈی ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے لیے لے آئے۔۔۔

"یہ بہت ویک ہیں۔۔انھیں سٹریس سے دور رکھیں۔۔۔اور کوئی بات نہیں ہے۔۔بس یہ سب سٹریس کی وجہ سے ہوا۔۔۔میں دوا لکھ رہی ہوں آپ لوگ وہ باقاعدگی سے انھیں دیں۔۔"لیڈی ڈاکٹر اپنی بات مکمل کر کے اسے دوا دے چکی تھی۔۔۔اور انجیکشن بھی لگا دیا تھا۔۔

"تم گھر چلی جاؤ۔۔ کشور اسے لے کر۔۔۔ یہ آرام کر لے گی۔۔ اور زرباب کو بھی لے جاؤ۔۔۔ ہم ہیں یہاں۔۔" جہانزیب بھاری آواز میں بولے۔۔۔ بازل خود پر کنٹرول کیئے کھڑے رہے۔۔

"نہیں بابا۔۔ میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔ میں یہیں رہوں گی۔۔ شازم کے پاس۔۔۔۔" وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

"بیٹا..." وہ سمجھانے لگے۔۔۔ پر وہ نہیں مانی۔

"بابا.. نہیں۔۔۔ بس آپ شازم کو ٹھیک ہونے دیں۔۔۔ پھر میں ان کے ساتھ ہی گھر جاؤں گی۔۔" وہ اپنی بات پر بضد تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ان دونوں کو لے جاؤ اس کے پاس میں ہوں۔۔۔" جہانزیب نے بازل سے کہا۔۔

"ٹھیک ہے میں چھوڑ کر آتا ہوں۔۔اور کچھ پولیس سے بھی بات کرنی ہے۔۔۔۔تو زرا سی دیر ہو جائے گی۔۔۔جیسے ہی کوئی کام ہو یا ڈاکٹر باہر آئے تو فوری مجھے کال کر لیجئے گا آپ۔۔"

وہ جہانزیب کے کندھے پر ہاتھ رک کر انھیں دلاسہ دے کر ان دونوں کو گھر لے آئے

خون کے انتظام کے بعد بھی مزید دو گھنٹے تک آپریشن چلتا رہا۔۔۔ بازل بھی واپس آ چکا تھا۔۔۔۔ بلآخر انتظار کا وقت تمام ہوا۔۔۔ حرمین بے چینی سے دعا کرتی یہاں وہاں چکر کاٹتی رہی۔

ڈاکٹر کو باہر آتا دیکھ کر وہ اس کی طرف لپکی۔ اسے اپنے پاس آتا دیکھ ڈاکٹر ٹھنڈی سانس خارج کرتا بولا۔

"جی جی۔۔۔ آپریشن ہو چکا ہے۔۔۔ دیکھیں میں جھوٹی کوئی تسلی نہیں دوں گا۔۔۔ ان کے لیئے چوبیس گھنٹے بہت اہم ہیں۔۔ اگر ہوش آ گیا تو یہ آپ لوگوں کے لیئے خوش قسمتی ہے ورنہ وہ۔۔۔"

"ورنہ"۔۔ وہ کانپی۔۔

"ورنہ وہ قومہ میں بھی جا سکتے ہیں۔۔"ڈاکٹر اپنی بات کہہ کر چلے گ ئے۔۔ مگر اس بات نے حرمین کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔وہ جی جان سے کانپی تھی۔۔۔اسے بازل نے پکڑ کر بٹھایا۔۔۔

"انکل۔۔۔بابا۔۔۔م۔۔مجھے ش۔۔شازم سے ملنا ہے۔۔۔پلیز ز ز مجھے اندر جانے دیں۔۔۔"وہ روتے ہوئے منت کرنے لگی۔۔

"پر بیٹا۔۔ "

"بابا پلیز ایک کی پر میشن تو ہے نا۔۔۔مجھے جانے دیں۔۔۔"وہ پھر سے منت کرتی بولی۔

"اچھا ٹھیک ہے جاؤ" بازل نے کہا۔

"جانے دیں بھائی جان اسے اس کی کوشش کر لینے دیں شاید اسے ایسے ہی حوش آجائے۔۔"

جہانزیب اس کی بات سن کر خاموش ہو گ ئے۔

وہ روتی ہوئی دوڑ کر اس کے پاس اندر چلی گئی۔۔نرس کو ہاتھ کے اشارے سے باہر جانے کا کہا۔۔

"کیا کر لیا ہے شازم خود کو۔۔۔" وہ زور سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بولی۔

"بتائیں مجھے۔۔۔مجھے تو روتے ہوئے آپ دیکھ ہی نہیں سکتے تھے۔۔۔پھر اب۔۔اب کیوں ستا رہے ہیں مجھے۔۔۔۔شازم پلیز نا اٹھ جائیں نا۔" وہ آواز میں گھلی نمی کو اندر اتارتی آنسوں بہاتی رہی۔۔۔

"جواب دیں نا!!۔۔کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ ایسا۔۔۔میں نے ایسا بھی نہیں کیا کچھ آپ کے ساتھ۔۔۔کہ آپ یوں مجھے چھوڑ کر چلے جائیں۔۔۔۔" وہ روتے روتے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی رہی۔۔

پھر اس کے کندھے پر سر ٹکا لیا۔۔

"خدا کے لیے مجھے مت چھوڑ کر جائیں شازم۔۔میں مر جاؤں گی آپ کے بغیر۔۔۔۔۔پلیز زز اٹھ جائیں ں ں س" وہ سر اٹھاتی چیختے ہوئے اسے مسلسل ہلا رہی تھی۔

"شاز ممم پلیز زز زا گر میں مر گئی تو اس کے ذمہ دار آپ ہوں گے۔۔۔" وہ غصے کی حد تک روتے ہوئے اسے ہلاتی رہی۔۔۔اتنے میں نرس اندر آئی۔۔

"میم آپ، آپ پلیز باہر چلیں آپ پیشنٹ کو یوں ڈسٹرب نہ کریں۔۔۔" نرس اسے پکڑ کر لے جانے لگی مگر اس کا ہاتھ شازم کے ہاتھ میں تھا۔۔۔اس کا ہاتھ اس سے چھوٹنے لگا تو شازم کے ہاتھوں نے ہلکی سی حرکت کی۔۔۔

وہ ٹھٹکی۔۔۔آنسوں تواتر سے بہہ رہے تھے۔

"ش۔۔شازم" وہ منہ میں بڑبڑاتی اپنے ہاتھ میں اس کا ہاتھ ہلتا ہوا آسانی سے دیکھ سکتی تھی۔اس کی نظروں کے تعاقب میں نرس نے بھی دیکھا تو اسے چھوڑ کر فوراً ڈاکٹر کو بلا لائی۔۔۔ڈاکٹر کو اندر آتا دیکھ وہ دونوں بھی اندر آگ ئے۔

"بابا۔۔۔انکل۔۔۔۔۔د۔۔دیکھیں ناش۔۔شازم ہا۔۔ہاتھ ہلا رہے ہیں۔۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ م۔۔میرا ہاتھ نہیں چھوڑ رہے۔۔۔" وہ روتی آنکھوں سے اب ہنسنے لگی تھی۔۔۔۔وہ اس کی محبت میں کس قدر گرفتار تھی یہ وہ بھی نہیں جانتی تھی۔۔ جیا نزیب اور بازل نے بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھا۔

"آ۔۔۔آپ رکیں بھائی جان میں زرباب اور بھابھی کو کال کر کے یہ گڈ نیوز دے دوں۔۔" وہ بھی بہت خوش تھے۔،،یعنی حرمین کا اس کے پاس آنا ان کے لیئے اچھا ثابت ہوا تھا۔۔

ڈاکٹر نے چیک اپ کے لیئے ان سب کو باہر نکال دیا تھا۔۔کچھ دیر تک زرباب اور کشور بھی ڈرائیور کے ساتھ ہسپتال آچکی تھیں۔ان کی دعائیں رنگ لا رہی تھیں۔۔۔ڈاکٹر نے آکر مزید جلد ہی اس کی ریکوری کی خوشخبری سنادی تھی۔

ایک گھنٹے بعد ہی وہ مکمل حوش میں تھا۔۔سب اس کے پاس موجود تھے مگر حرمین باہر تھی۔۔اس کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کا سامنا کر پاتی۔

"بھئی جاؤ۔۔۔ہماری حرمین بیٹی کو بھی بلاؤ زرباب اسی کی دعائیں تو رنگ لائی ہیں۔۔جو ہمارا بیٹا ہمیں واپس ملا ہے۔۔"حرمین کا نام سن کر شازم کے چہرے پر سختی ابھر آئی۔۔

"جی ابھی بلاتی ہوں"وہ کہتی باہر نکل آئیں۔

"حرمین چلو اندر۔۔۔ابھی تو اتنا رو رہی تھیں اور اب اندر بھی نہیں آ رہیں۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی اندر لے آئیں۔۔۔ منع کرنے کا کوئی جواز اس کے پاس نہ تھا۔

شازم اسے دیکھ کر منہ دوسری طرف موڑ گیا۔اسے یوں غصے میں دیکھ کر اس کا دل ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ لیکن اس کا حق بنتا تھا۔وہ کافی دیر اس کے پاس کھڑی رہی مگر اس نے چہرہ موڑ کر اپنی اس ڈول کو دیکھا تک نہ تھا۔

"پلیز آپ سب باہر چلے جائیں پیشنٹ کے پاس ابھی اتنے لوگ مت رکیں۔۔۔ کوئی ایک ہی رک جائے۔ "

سب لوگ ڈاکٹر کی بات پر حرمین چھوڑ کر جانے لگے۔

پیچھے پیچھے حرمین بھی باہر نکلنے لگی۔

"ارے تم کہاں جا رہی ہو۔۔؟" کشور نے اسے پکارا۔

"م۔۔میں باہر جا رہی ہوں.." وہ معصومیت سے بولی۔

"پاگل ہو گئی ہو کیا.. جاؤ اس کے پاس خیال رکھو اس کا" وہ اسے ڈپٹ کر خود باہر نکل گئیں۔

وہ کافی دیر تک کھڑی خود کو کمپوز کرتی رہی۔۔پھر شازم کے پاس چلی گئی۔۔جانتی تھی کہ وہ اس سے ناراض ہے۔۔

"ش۔۔شازم آپ مجھے دیکھیں گے بھی نہیں؟" وہ پیار سے اس کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔

"مجھ سے دور رہو تم۔۔۔تم نے میرے ساتھ وہ کیا ہے جو میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔" اس کا ہاتھ جھڑک کر اپنی سسکیاں دباتے ہوئے ہاتھ اوپر کیا۔وہ اس کا یہ انداز دیکھ کر حیران رہ گئی۔

"موبائل لاؤ میرا...." وہ ایک دم دھاڑا۔۔۔فوراً حرمین کی آنکھوں میں آنسوں جمع ہونے لگے۔

"جاؤ فوراً۔۔۔سنا نہیں" وہ پوری جان سے چیخا تو اس کا سانس پھولنے لگا۔۔۔وہ اس کی حالت دیکھتی اس سے دور ہو کر باہر کو لپکی۔۔۔۔
اور کچھ دیر میں ہی اس کا فون لے کر آ گئی۔۔

"یہ۔۔۔یہ رہا آپ کا فون" وہ ڈرتے ڈرتے آگے آئی۔

"کھولو۔۔۔اسے۔۔۔۔۔ گیلری نکالو۔۔" روٹھے انداز میں بولا۔۔۔آواز میں زرا بھی نرمی نہیں تھی۔

"ج۔۔جی" وہ خاموشی سے اس کی باتوں پر عمل کرنے لگی۔۔

پر گیلری نکالتے ہی اس کے ہاتھ کپکپانے لگے۔۔۔وہ آنکھیں کھولے ان تصاویر کو دیکھ رہی تھی۔۔جو اس کے ہاتھ میں پکڑے فون میں اس وقت جگمگا رہی تھیں۔۔

وہ اتنی شدید حیرت کا شکار تھی کہ اسے سمجھ نہ آیا، کیا کہے۔۔۔

"کیا ہوا؟ دیکھ لی اپنی اصلیت۔۔۔؟" وہ نفرت سے ہنکارا بھرتا بولا۔۔۔اس کے لہجے میں اپنے لیۓ نفرت وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔

"ن۔۔۔نہیں ش۔۔شازم یہ۔۔یہ جھ۔۔جھوٹ ہے۔۔۔" وہ بہتے آنسوں سے بولی۔۔۔ہاتھ ہنوز کپکپا رہے تھے۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔یہ تصاویر چیخ چیخ کر اپنے سچا ہونے کی گواہی دے رہی ہیں" وہ اس کے ہاتھ سے فون چھینتا بولا۔۔

"آ۔۔۔آپ۔۔۔آپ میرا یقین کریں۔۔۔یہ میں نہیں ہوں۔۔۔"

"واہ بیگم واہ۔۔آپ تو جھوٹ بولنے کا ہنر بھی رکھتی ہیں۔۔" وہ بول رہا تھا کیا کچھ نہ تھا اس کے لہجے میں۔۔بے یقینی۔۔۔غصہ۔۔۔نفرت۔۔۔

"میں تمہارا یقین کروں۔۔۔جو مجھ سے نکاح کر کے بھی کسی اور کی ہے۔۔۔۔میری امانت میں یوں خیانت کر کے بیٹھی ہے کہ اس کی تصاویر چند گھنٹوں میں سوشل میڈیا پر وائرل ہو جائیں گی۔۔۔میں۔۔۔بتا رہا ہوں تمہیں۔۔۔۔میں اپنی عزت پر ایک حرف بھی برداشت نہیں کروں گا۔۔میں یا تو تمہیں مار ڈالوں گا یا پھر چھوڑ دوں گا۔۔۔" وہ انگلی اٹھا کر غصے سے نفرت سے بول رہا تھا۔۔۔

اور حرمین کا رو رو کر برا حال تھا۔۔۔۔وہ تصاویر جن میں وہ آدھے کپڑے پہنے کسی لڑکے کی بانہوں میں کھڑی تھی۔۔۔ایسی تصویر اس نے کبھی نہیں لی تھی۔۔

"میرا یقین کریں۔۔خدا کے لی ئے۔۔۔۔۔میرا یقین کریں۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔ہاں میں اسے پسند کرتی تھی مگر میں نے ایسا کچھ نہیں کیا یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔"وہ روتے ہوئے ہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

شازم بیڈ پر لیٹا اسے بس خالی نظروں سے دیکھتا رہا۔۔

"ش۔۔شازم۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔آپ۔۔۔آپ کو مجھ پر اعتبار کرنا ہو گا۔۔۔پلیززززز میں نے نہیں کیا کچھ بھی۔۔۔اگر۔۔اگر بابا کو پتا چلا تو۔۔۔۔شازم۔۔۔پلیز کون ہے یہ اسے روکیں نا آپ۔۔۔۔آپ آپ مجھے کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔۔۔۔"وہ پھر اٹھی اس کے پاس آئی۔۔۔اس کا ہاتھ پھر سے اپنے ہاتھ میں لے کر بولی۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟کیوں کروں میں یہ سب۔۔۔۔ہاں تمہارے لیے۔۔۔جو میری کبھی تھی ہی نہیں۔۔۔۔جو خود مجھ سے پیچھا چھڑانا چاہتی تھی۔۔۔اب چلی جاؤ اسی کے پاس۔۔۔" وہ اپنے سر سے اٹھتی ٹیسوں کو دباتا بولا۔۔

"ن۔۔ نہیں شازم۔۔۔۔آپ۔۔۔۔غلط کہہ رہے ہیں۔۔۔میں کبھی آپ سے پیچھا چھڑانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔میں آپ سے بہت محبت کرنے لگی ہوں۔۔۔۔۔پلیززززز پلیززززمیرے ساتھ ایسامت کریں۔۔۔"وہ اس کے آگے اپنی محبت کی بھیک مانگ رہی تھی۔۔

شازم کادل ڈوب کرابھرا۔۔۔

"اووو کم آن محبت کاتومزاق مت اڑاؤ۔۔۔۔ابھی جاؤیہاں سے مجھے تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی۔۔۔اور جاتے ہوئے بابا کواندر بھیجنا۔۔"اسے وہاں سے جانے کابول کر وہ خود آنکھیں موند گیا۔۔۔اس کے لی ئے یہ سب ہر گزآسان نہ تھا۔۔وہ یہاں رہ کر کبھی اپنی عزت نہیں بچاپاتا۔

"بابا۔۔۔۔جلدی آئیں مجھے آپ کی ہیلپ چاہی ئے۔۔"بازل کواندر آتادیکھ کر بولااور اٹھ کر بیٹھنے لگا۔

"ہاں بولو۔۔کیا کام ہے۔۔۔اتنے پریشان کیوں ہو۔۔۔؟"وہ اس کی پریشانی کا اندازہ اس کے چہرے سے لگا سکتے تھے۔اسے تھام کر آرام سے بٹھایا۔

"بابا ایک نمبر ٹریس کرنا ہے....اور اس بندے کو اٹھوانا ہے۔۔۔پلیز صرف ایک گھنٹے کے اندر اندر۔۔اور ابھی کچھ بھی مت پوچھیں آپ۔۔۔۔صرف میرا یہ کام کر دیں۔۔۔میں آپ کو اس وقت کچھ بھی نہیں بتا سکتا۔"وہ بے بسی سے بولا اور اس شخص کی تصویر کو کراپ کر کے بازل کے نمبر پر بھیج دی۔۔

بازل اس کے چہرے پر چھائی سنجیدگی دیکھ کر کچھ نہیں پوچھ سکا۔

"ہاں بھئی مجیب۔۔۔ تم نے یاد کیا۔۔ یہ سب کیسے ہوا کس نے کیا۔۔۔ کچھ۔۔۔۔۔۔ پتا چلا۔؟" بازل پولیس اسٹیشن میں بیٹھا تھا۔

"یار بس ہم اپنی کوشش کر رہے ہیں۔۔ بہت سے قابل آفیسرز کو لگایا ہے میں نے اس کیس پر۔۔۔۔" وہ قلم سے کاغذ پر کچھ لکھتے ہوئے بولا۔

"اچھا۔۔ لیکن مجھے یہ کیس کل تک ختم چاہیئے۔۔۔ جو چاہے مانگ لو۔ میں دینے کے لیئے تیار ہوں پر میرا اکلوتا بیٹا اس وقت جس کسی کی وجہ سے بھی ہسپتال میں ہے یاد رکھنا وہ بچ کر نہ جانے پائے۔"

اور ایک کام اور تھا۔" وہ ٹیبل پر ہاتھ جمائے بولے۔

"ہاں بولو۔۔۔۔" وہ اب مکمل توجہ ان کی طرف کیئے ہوئے تھا۔

"یہ کچھ تصاویر میں تمہیں بھیج رہا ہوں اس کا مکمل ڈیٹا چاہیئے مجھے۔اور وہ بھی آج ہی۔۔"وہ موبائل ہاتھ میں پکڑے بولے۔

"ٹھیک ہے باس ہو جائے گا۔اب یہ بتاؤ کہ گرم پیئو گے یا پھر ٹھنڈا منگوادوں۔ "

"ارے نہیں۔بس اب چلتا ہوں ویسے بھی آج ڈسچارج کروانا ہے شازم کو ہوسپٹل سے۔"وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔۔کپڑوں پر پڑی شکنیں درست کیں۔

"ٹھیک ہے پھر انشاءاللہ جلد ہی کیس مکمل ہو جانے پر ہی ملاقات ہو گی۔۔۔"وہ بھی اٹھ کر مصافحہ کرنے لگا۔۔

"ہاں انشاءاللہ مگر یاد رکھنا کہ صرف دو دن۔۔۔اور نہیں۔۔۔وہ یوں کھلے عام نہیں گھوم سکتا اسے پتا ہونا چاہیئے کہ اس نے کس شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالا ہے۔۔۔" وہ انتہائی سنجیدگی سے بولے اور اس کا بڑھا ہاتھ تھام لیا۔

شام ڈھل چکی تھی۔۔۔اندھیرا ہر چیز پر چھانے لگا تھا۔۔شازم ڈسچارج ہو کر گھر آ چکا تھا۔۔۔اور وہ اب تک کمرے میں نہیں گئی تھی۔۔۔ مسلسل انگلیاں چٹکھاتے ہوئے لاؤنج میں ٹہل رہی تھی۔

"ارے تم یہاں کیا کر رہی ہوں۔۔۔۔جاؤ بیٹا اپنے کمرے میں شازم کا خیال رکھو۔۔اسے کسی چیز کی ضرورت نہ پڑ جائے۔"زرباب کمرے سے پانی کا جگ لی ئے باہر آئی۔۔

"ج۔۔جی پھوپو۔۔بس جا رہی ہوں۔۔"وہ ہولے سے بولی۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا۔۔؟"وہ اسے سوچ میں ڈوبا دیکھ کر فکر مندی سے اس کے پاس آئیں۔

"ج۔۔جی پھوپھو بس۔۔۔میں انھیں اس حالت میں دیکھ نہیں سکتی"وہ رو دینے کو تھی۔۔

"اشششش۔۔۔اچھا رو مت یہاں بیٹھو میرے پاس۔"اس کا ہاتھ تھام کر پاس ہی سیٹھی پر بٹھایا۔۔خود بھی اس کے پاس بیٹھیں۔۔

"تمہیں پتا ہے کہ تمہارا اور شازم کا نکاح میں نے کیوں کروایا تھا۔۔؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولیں۔

"ن۔۔نہیں"وہ منمنائی

"چلو آج میں تمہیں بتاتی ہوں کہ تمہارا نکاح میں نے کیوں کروایا تھا۔۔۔۔یہ بات بہت پہلے کی ہے جب تم بہت چھوٹی سی تھیں۔۔۔کوئی تین یا چار سال کی۔۔۔اور میرا شازم گیارہ سالہ تھا۔۔"وہ اپنے ماضی کی تلخ یادوں کی طرف بڑھنے لگی۔۔

"بھائی جان میں ان کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔۔آپ ان سے کہہ دیں جا کر کہ میں آپ لوگوں کو چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔۔۔"وہ جان تھی اپنے بھائی کی۔۔

"نہیں زرباب تمہیں جانا پڑے گا اس کے ساتھ۔۔۔ہم تمہیں اس سے دور نہیں کر سکتے تم دونوں بہت محبت کرتے ہو ایک دوسرے سے۔۔۔۔یہ بات کسی سے نہیں چھپی نہیں۔۔۔اور پھر بھولو مت کہ تمہارا اس سے ایک بیٹا بھی ہے"جہانزیب گل کی مخصوص بارعب آواز تھی کہ باقی سب خاموش تھے۔۔

"بھائی جان یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔۔آپ جانتے بھی ہیں کہ میرے لیئے آپ سب کیا ہیں پھر وہ۔۔۔۔"

وہ حیران سی انھیں دیکھتی بیڈ پر بیٹھی۔۔۔

"اور ویسے بھی ان کی آپ سب کو ہمیشہ کے لی ئے چھوڑنے والی شرط تو کم از کم میرے بس کی بات نہیں۔۔"

"میری بات سنو زرباب۔۔۔"وہ رعبدار آواز کے ساتھ قدم بہ قدم چلتے چھوٹی بہن کے پاس پہنچے اور پھر اپنی بہن کے پاس بیٹھ گ ئے۔۔

کشور جہانزیب گل کی بیوی تھوڑے فاصلے سے کھڑی ہو گئیں۔۔

"اس کی ایک اولاد ہے اور وہ بھی بیٹا۔۔۔اس کا نام،اس کی نسل اسی سے آگے بڑھنی ہے وہ اپنا بیٹا تمہارے پاس کبھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔ سمجھ رہی ہوں نا۔۔۔اور تم اس کے بغیر نہیں رہ سکتیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور ہم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔۔۔ ہمیں دیکھو

ہم میں اتنا دم نہیں کہ ہم اس کا۔۔۔۔۔۔۔۔سامنا کر سکیں۔۔۔تم واپس چلی جاؤ۔۔۔"وہ بے بسی کی انتہا پر تھے سب جانتے تھے۔۔۔لیکن آواز میں زرا برابر بھی کمی نہ آئی تھی۔۔۔

وہ تڑپ کر ان کے سینے سے لگی رو پڑی۔۔۔۔

"بھائی جان۔۔۔میں آپ پر کبھی بوجھ نہیں بنوں گی خدا کے لیئے مجھ پر رحم کریں مجھے خود سے جدا نہ کریں۔۔۔ "

"دیکھو میری بہن۔۔۔مجھے تم میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہو۔۔۔صرف تم ہی نہیں شازم بھی"ساتھ بیٹھے اس کے بیٹے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

"لیکن اس وقت اس کے سر پر خون سوار ہے وہ زیادہ دیر تک تمہارا انتظار نہیں کر سکتا۔۔ وہ تمہیں لینے آیا ہے۔۔۔۔وہ ہر بار خالی ہاتھ لوٹ جاتا ہے اس بار وہ کہہ چکا ہے کہ اپنی بیوی اور بچے کے بغیر واپس نہیں جائے گا۔۔۔۔میرا یقین کرو وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔۔"وہ اب بھی اسے سمجھا رہے تھے۔۔۔

"جاؤ بیٹے آپ باہر جاؤ شاباش"کشور نے شازم کو باہر بھیجا۔۔

"بھائی جان وہ اپنی پھوپھی کے کہنے پر ہی چل رہے ہیں۔۔۔اور وہ چاہتی ہیں کہ میں واپس نہ جاؤں اگر چلی گئی تو پھر وہ آپ سب سے میرا رشتہ ختم کروادیں گی۔۔یہ بات بازل بھی کہہ چکے ہیں۔۔۔"وہ رونے لگی۔اس کے لئے یہ سب آسان نہ تھا۔

"اور اس کی پھوپھی کیا چاہتی ہیں؟"ان کے ماتھے پر لکیریں پڑیں۔

"وہ اپنی بیٹی کی شادی ہمیشہ سے انھیں سے کروانا چاہتی تھیں مگر۔۔۔میری ان سے شادی کے بعد وہ مجھے بہت برا بھلا کہتیں۔۔۔

بازل سے میری شکایتیں بھی لگا دیتیں۔۔ کبھی وہ اگنور کر دیتے، کبھی لڑنے لگتے۔۔۔پھر شرمندہ ہو کر معافی بھی مانگ لیتے۔۔۔

اب تو انھوں نے حد ہی کر دی۔۔۔ مجھ پر الزام لگا کر وہ مجھے طلاق دلوا کر اپنی بیٹی سمرین سے بازل کی شادی کروانا چاہتی ہیں۔۔" وہ اب ہر بات بتا رہی تھی۔۔جو اس نے پچھلے دس سالوں سے کبھی نہیں بتائی تھیں۔۔

"تم نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا تو یہ سب۔۔" کشور بولیں۔

"بھابھی میں نہیں چاہتی کہ آپ لوگ بازل سے اس حوالے سے کوئی بھی بات کریں میں جتنا کر سکتی تھی میں نے کیا۔۔۔اب بس۔۔۔۔اب تو وہ ہر تعلق ختم کروانا چاہتے ہیں۔۔۔اور میں یہ نہیں ہونے دوں گی۔" وہ خود کو مضبوط کرتی آنسوں صاف کرنے لگی۔

"لیکن میں نہیں چاہتا کوئی بھی تیسرا شخص تم دونوں کے درمیان آکر تمہارا رشتہ خراب کرے۔۔۔تم یہاں مزید رہ کر ان لوگوں کو مزید موقع دے رہی ہو ہر چیز کا۔۔۔جاؤ اپنے گھر،،

ہمارا کیا ہے۔۔۔جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا ملوا دے گا۔۔۔"وہ کسی صورت بھی اسے روکنے کو تیار نہ تھے۔

"بھائی جان اچھا آپ میری ایک بات مانیں گے۔۔"وہ ان کا ہاتھ پکڑ کر آس بھری نگاہوں سے دیکھ کر بولیں۔۔

"ہاں کہو"اس کے پریشان چہرے کو دیکھا۔

"آپ۔۔۔۔آپ اپنی بیٹی حرمین کو میری بہو بنادیں۔۔اس۔۔۔۔اس کا نکاح کر دیں آپ میرے شازم سے "اس کی آنکھوں میں بے پناہ آس تھی۔۔

کشور اور جہانزیب نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"نہیں۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔کہ میں اپنی بیٹی کا نکاح اتنے بڑے سے کر دوں۔۔"وہ صاف گوئی سے انکار کر گئیں۔۔

"پلیز بھابھی پلیز زززز بھائی جان۔۔۔آپ دونوں کے سوا میرا کوئی نہیں ہے۔۔۔پلیز زززز میرا گھر اور آپ دونوں سے تعلق ایسے ہی برقرار رہ سکتا ہے۔۔۔"وہ منت کرنے لگی۔۔

"نہیں بھئی۔۔۔شازم مجھے پسند تو بہت ہے پر ابھی سے نہیں۔۔اس کے بڑے ہونے کے بعد ہی میں کوئی فیصلہ لوں گی۔"وہ اب بھی انکاری تھیں۔

جہانزیب خاموش تھے۔۔۔

"بھائی جان خدا کے لی ئے پلیز ز۔۔۔مان جائیں نا" وہ ہاتھ جوڑنے لگی۔۔

"لیکن زرباب یہ میری بیٹی کے ساتھ زیادتی ہے۔۔" وہ بھی مجبوری سے بولے۔

"بھائی جان میرا بیٹا بہت اچھا ہے کسی چیز کی کمی نہیں ہے ہمیں۔۔جب آپ چاہیں گے تب شادی کریں گے۔۔۔جیسے آپ چاہیں گے ویسا ہی ہو گا۔۔پلیز ز بھائی جان پلیز زمان جائیں" اس کے رونے میں شدت آگئی تھی۔۔۔

"پر بازل کو کیسے مناؤ گی اس کی موجودگی کے بغیر تو میں یہ نکاح نہیں دوں گا۔" وہ اسے دیکھ کر بتانے لگے۔

"میں۔۔۔میں بات کروں گی۔۔ان سے ابھی۔۔۔۔۔۔آپ راضی ہیں نا۔۔۔؟" وہ ان کی آنکھوں میں امید سے دیکھ کر بولی۔

"ہاں" وہ یک لفظی جواب دے کر اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر چلے گ ئے۔۔۔ پیچھے پیچھے کشور بھی چلی گئیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"پتا ہے تمہیں۔۔۔میرا شازم اتنا سیدھا تھا کہ اسے پتا ہی نہیں تھا کہ اس کا نکاح ہو رہا ہے۔۔۔وہ بڑے مزے سے ہاں کر کے اپنا انگھوٹا لگا گیا۔۔۔اور تم نے بھی۔۔۔کیونکہ

تم دونوں سے بھابھی نے کہا تھا کہ یہ گیم ہے جو جیتے گا اسے انعام ملے گا۔۔۔اور تم دونوں بہت خوش تھے انعام کا نام سن کر۔۔۔" وہ حال میں لوٹتی ہنس کر بولیں۔۔۔

حرمین کے شرمندگی سے آنسوں بہنے لگے۔۔

"کیا ہوا رو کیوں رہی ہو؟" اس کے بہتے آنسوؤں کو صاف کیا۔

"پھوپھو مجھے لگتا تھا کہ میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے پر نہیں،، ماما بابا کو میری فکر تھی بہت ۔۔۔۔وہ نہیں مان رہے تھے۔۔۔پر آپکا گھر بچانا تھا انھیں۔۔انھوں نے درست فیصلہ کیا تھا۔۔" وہ مسکرا کر کہتی ان کے سینے سے لگ گئی۔۔

"شکر ہے تمہیں یہ بات سمجھ آگئی" پیچھے سے کشور کی آواز پر وہ پلٹی۔۔

اپنے ماں باپ کو کھڑا پا کر دوڑ کر ان کے سینے سے جا لگی۔۔۔

"ماما، بابا مجھے معاف کر دیں۔۔۔میں نے غلط کیا بہت غلط۔۔۔آپ لوگوں کا دل دکھایا ہے بہت۔۔میں بہت شرمندہ ہوں۔۔" وہ سر اٹھا کر انھیں دیکھتی روتی رہی۔ اور وہ مسکرا کر اسے چپ کرنے لگیں۔

شازم جو بہت ہمت کر کے کمرے سے باہر زرباب کو آواز دینے آیا تھا۔کمرے کے باہر سے یہ سب کھڑا حیران پریشان دیکھتا رہا۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔۔۔آپ کو پتا ہے بابا۔۔۔آپ نے ٹھیک کہا تھا کہ آج کل کی محبت محض اٹریکشن اور صرف مزے لینے کے لیئے ہے۔۔۔پہلے کی محبت ہی اصل محبت تھی جس میں حیا شرم باقی تھی۔۔۔خدا کے لیئے میرے لیئے دعا کریں کہ شازم مجھے سمجھ سکیں ماما۔۔۔ "

وہ اب صوفے پر بیٹھے تھے وہ پھر سے بیٹھی اپنی غلطیوں کا اعتراف کر رہی تھی۔۔۔ہر وہ تصویر جو اس نے دیکھی تھی اس کے دماغ میں چل رہی تھی۔۔اسے واقعی یقین نہیں تھا کہ وہ ایسا کر گزرے گا۔

زرباب اندر جا چکی تھیں۔۔وہ چاہتی تھیں کہ وہ اپنے ماں باپ سے بیٹھ کر آرام سے باتیں کر سکے۔۔

"تم پریشان مت ہو۔۔۔اللہ سب بہتر کریں گے۔۔۔اللہ کا شکر ہے کہ اس نے تمہیں عقل دے دی وقت پر۔۔۔" وہ اسے خود سے لگائے خود بھی اشک بار تھیں۔۔۔
شازم اب تک اوپر ہی کھڑا ہر منظر کو بغور دیکھ رہا تھا۔وہ خوش تھا کہ اس کی ڈول اب مکمل طور پر اس کی تھی۔۔۔ مگر اسے افسوس اس بات کا تھا کہ وہ اس کی محبت سے نہیں بلکہ ان تصاویر کی وجہ سے پوسیبل ہوا تھا۔۔

"ماما۔۔۔واقعی اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ جو ہوتا ہے انسان کو اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔۔۔جو سب کہتے ہیں نا کہ اگر خدا آپ کو آپ کے انتخاب پر چھوڑ دیتا تو آپ

ڈوب جاتے۔۔۔وہ بات مجھے آج سمجھ آئی ہے۔۔۔اگر میں اپنے انتخاب کو چوز کرتی تو آج میں رسوائی کے سوا کچھ نہیں پا سکتی تھی۔۔۔"

وہ اپنی غلطیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے بولی۔

شازم اس کا بدلہ رویہ اپنے ہوش میں واپس آجانے سے ہی بہت نوٹ کر رہا تھا۔۔۔۔وہ پلٹ کر اپنے کمرے میں واپس آگیا۔۔جو اس کے دل میں بے چینی تھی وہ زرا سی کم ہو چکی تھی۔۔۔

اب اسے صرف ایک کام کرنا تھا۔۔۔اور وہ تھا اس شخص کو پکڑنا جس نے اس کی ڈول کے احساسات کو یوں رلوادیا تھا۔۔

اس نے فون اٹھا کر ایک نمبر ملایا۔۔۔

"ہاں ہیلو۔۔ کیا ہوا اس کام کا۔۔۔۔ مجھے دو گھنٹے میں وہ شخص چاہیے تو چاہی ئے۔۔۔۔ ہر حالت میں اور وہ بھی زندہ۔۔۔ چاہے تم کیسے بھی لاؤ۔۔۔" وہ چیختا ہوا بولا اور کال کاٹ کر فون کو بیڈ پر پھینک کر خود بھی لیٹ گیا۔۔۔۔ اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔

کچھ ہی دیر میں کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو وہ سر پر ہاتھ رکھ کر جان بوجھ کر آنکھیں موند گیا۔۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی۔ بیڈ تک اس کے پاس آئی۔۔۔ اور انگلیاں چٹھکاتی رہی۔۔۔

"یہ انگلیاں چٹھکانا بند کرو۔۔۔ اور جو کام کرنے آئی ہو وہ کرو اور جاؤ یہاں سے" وہی سخت لہجہ۔۔ حرمین کا دل کیا کہ وہ چیخ چیخ کر رو دے۔۔

وہ اس کے پاس بیٹھی۔۔۔ اس کا سر آہستہ آہستہ دبانے لگی۔۔

جہاں اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔اس کا ملائم ہاتھ اپنے سر پر پا کر اس کا درد فورا رفو چکر ہو گیا۔۔

"ہٹ جاؤ یہاں سے۔۔۔"خود پر جبر کرتا وہ اس کا ہاتھ ہٹانے لگا۔۔

"کیا ہو گیا ہے شازم۔۔۔۔خدا کے لیئے بس کریں۔۔۔مجھے اتنی بے رخی مت دکھائیں مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔"

وہ بے بسی سے بولی۔۔۔اس کی آواز رندھ چکی تھی۔۔

"پلیز زشازم میرا یقین کریں وہ تصویریں جھوٹی ہیں۔۔۔میں نے کچھ ایسا نہیں کیا جس پر مجھے یا آپ کو شرمندگی ہو"وہ اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھے پھر سے دبانے لگی تھی۔وہ خاموشی سے لیٹا رہا۔

"شازم مجھ سے بات کریں نا۔۔میں تو ڈول ہوں نا آپ کی۔آپ کو مجھ پر بس اتنا ہی یقین تھا۔۔"وہ اب ناراض سی بولی۔

"ہاں بس اتنا ہی یقین تھا۔۔کوئی بھی یقین نہیں کرے گا ان تصاویر کو دیکھنے کے بعد کہ یہ جھوٹی ہیں۔"بلآخر اس کی چپ ٹوٹی تھی۔

"مجھے سب سے فرق نہیں پڑتا شازم۔مجھے صرف آپ سے غرض ہے۔ "

"اگر مجھ سے غرض ہوتی تو آج تم میری ہوتیں نا کہ اس کی جس نے تمہارے ساتھ اتنا گھٹیا کھیل کھیلا۔"وہ اب اٹھ کر بیٹھنے لگا مگر جسم میں درد اب بھی کافی زیادہ تھا۔مگر دل کے ٹوٹنے سے کم۔

"آ۔۔۔آپ لیٹے رہیں۔۔پلیز۔۔"وہ تڑپ کر آگے بڑھی۔

"پیچھے رہو۔۔۔جب کسی سے محبت نہیں ہوتی تو اس کے اتنے قریب آکر اپنی عادت بھی نہیں ڈالتے۔" وہ جو اسے اٹھانے کے لیئے آگے بڑھی تھی واپس سیدھی کھڑی ہو گئی۔۔

"نہیں۔۔۔آپ کو کیا لگتا ہے۔۔۔۔جب آپ میرے پاس آتے تھے۔۔مجھے اپنی بیوی ہونے کا احساس دلاتے تھے۔۔تب تو میں نے کچھ نہیں کہا۔۔ہاں بس وقت ہی تو مانگا تھا ۔۔۔اور آپ نے کیا کیا۔ان جھوٹی تصویروں پر یقین کر لیا۔آپ اچھے سے جانتے ہیں کہ میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔۔۔" آنسوں بھل بھل اسکی آنکھوں سے بہنے لگی۔۔شازم نے نگاہیں فورا پھیر لیں۔

یہ وقت تو حساب برابر کرنے کا تھا اس کا۔۔

"ہاں ہو نہیں ایسی لڑکی، پر تصویر تو بنوائی تھی نا تم نے اس کے ساتھ۔۔ایسی نہ سہی ویسی ہی سہی۔۔موقع تم نے اسے دیا۔۔تصویر تو دی نا۔۔۔باقی کا کام اس نے انجام دے لیا۔ میرے فون سے تو بات ہی نہیں ہوئی تھی تمہاری اس سے۔۔۔ہے نا۔۔۔کہہ دو سب جھوٹ ہے "

وہ تکلیفاور کرب سے اسے سنتی رہی۔

پھر بری طرح روتی رہی تھی۔۔اور یہ بات شازم کے لی ئے نا قابل قبول تھی کہ وہ اسے روتا ہوا دیکھتا۔۔۔وہ کمزور پڑتا اس سے پہلے ہی اٹھ کر دیوار کے سہارے باتھ روم چلا گیا۔

وہ کافی دیر روتی رہی مگر جب وہ باہر نہ آیا تو وہ وہیں بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا ئے بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی۔

جب شازم باہر کی خاموشی محسوس کر کے واپس آیا تو وہ سو چکی تھی۔۔۔
خود بھی اسے پیار بھری نظروں سے دیکھتا رہا۔۔۔وہ کتنی خوبصورت تھی لیکن ان دو دنوں میں وہ کتنی مختلف ہو گئی تھی۔۔۔
اس کی آنکھیں رو رو کر سوج چکی تھیں۔اس کے پھولے پھولے گال اسے آج تھوڑا کم لگے تھے،اسے دیکھ کر شازم کو یقین ہو گیا تھا کہ اب وہ واقعی اس سے محبت کرنے لگی

ہے۔۔۔وہ اپنا آپ اس کے پیچھے تھکا رہی تھی۔۔۔۔اس کی خوبصورتی شازم کی وجہ سے کم ہو رہی تھی وہ ان دو دنوں سے اپنے سے زیادہ شازم کا ہر وقت خیال رکھتی۔۔۔جس کی وجہ سے وہ اتنی جلدی ریکور کر رہا تھا۔۔پھر وہ ہار مانتا اپنی جگہ پر نیم دراز ہو گیا۔۔۔

اسے سہی کرنے کے خیال سے اٹھنے لگا مگر پھر اس کی خوش فہمیاں بڑھ جاتیں اس لیئے واپس لیٹ گیا۔

اس کی آنکھ کھلی تو وہ جائے نماز پر بیٹھی تھی۔۔۔دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھی۔۔دوپٹا نماز کی طرح باندھ رکھا تھا۔۔کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔وہ پھر بھی اس کا چہرہ،،اس کی آنکھ سے گرنے والا ہر آنسوں بغور دیکھ سکتا تھا۔۔

وہ اس کی منمنانے والی آواز کو آنکھیں بند کر کے پورے فوکس سے سننے لگا۔

"یااللہ۔۔۔میں جان گئی ہوں تیری رضاپر راضی نہ رہنے والوں کی کیا سزاہوتی ہے۔۔۔۔۔

مجھے میرے ہی انتخاب کردہ شخص نے رسوا کرنا چاہا۔۔اور جسے آپ نے میرے نصیب میں لکھاوہ مجھے بچارہاہے۔۔۔ہر اس برائی سے جو میرے قریب آرہی ہے۔۔۔۔

اے اللہ۔۔۔۔!!!میں آپ کی رضامیں راضی ہو چکی ہوں۔۔۔میں مان چکی ہوں کہ جو انسان کے پاس ہے اس سے بڑھ کر کچھ بھی اس کے لیئے بہترین نہیں ہو سکتا۔۔۔آنکھوں کو خیرہ کر دینے والا منظر بھی نہیں۔۔۔"وہ بے تحاشہ رو رہی تھی۔۔

"میں اس یقین سے آئی ہوں کہ آپ میرے شوہر کے دل میں میرے لیئے نرمی ڈال دیں۔۔۔مجھے میری غلطیوں کی سزا اتنی بڑی مت دیں۔۔۔آپ جانتے ہیں میں آج بھی پاکیزہ ہوں۔۔میں نے وہ گناہ نہیں کیا جس کے بارے میں مجھے بدنام کیا جارہاہے "

یہ اس کے اور رب کے درمیان کا وہ تعلق تھا جس کی وجہ سے وہ یقین سے سب کچھ اپنے رب سے مانگا کرتی تھی۔

اس کی آنکھوں سے وہ بے ہودہ تصاویر چاہ کر بھی نہیں جا رہی تھیں۔۔آنسوں گالوں پر لڑھک رہے تھے۔۔۔ گویا موتی لڑی سے ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے ہوں۔۔۔شازم آہستہ سے اٹھا۔۔۔

اس کے پاس آیا۔۔۔

جھک کر اسے اٹھایا۔۔۔

اس کے دونوں آنکھوں سے آنسوں کو اپنی انگلیوں کے پوروں پر اٹھایا۔۔

اور وہ اسے اپنے پاس پا کر خوش تھی۔

"بس کر دو ڈول۔۔۔میری جان مت نکالو۔۔۔میں ویسے ہی زندگی اور موت سے لڑ کر یہاں پہنچا ہوں۔۔۔کیوں اب مجھے یوں رو رو کر دکھا رہی ہو۔۔میری جان لو گی کیا۔۔۔بس کرو۔۔"وہ اسے اپنے کشادہ سینے سے لگا گیا۔۔

اسے اپنے قریب پا کر وہ حیرتوں میں ڈوبی اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

"بس کرو۔۔کیوں اللہ سے میری شکایتیں کر رہی تھیں۔۔؟"اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اوپر کیا۔۔

"میں۔۔۔میں شکایت نہیں کر رہی تھی میں تو۔۔۔۔میں تو آپ کی تعریف کر رہی تھی۔۔۔اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی کہ اس نے مجھے آپ جیسا تحفہ دیا۔۔""وہ بھیگی آنکھوں سے مسکرائی۔

"اچھا۔۔۔ویسے اچانک سے کیسے محبت ہو گئی میری ڈول کو مجھ سے۔۔۔وہ بھی اتنی شدید میں تو حیرت میں رہ گیا۔۔"وہ منہ کھولے ایکٹنگ کرتا بولا۔۔۔تو وہ ہنس دی اور سر واپس اس کے سینے سے ٹکا لیا۔

"بس ہو گئی نا۔۔۔آپ۔۔۔آپ ناراض تو نہیں ہیں۔۔۔مجھ سے۔۔۔۔میرا یقین کریں وہ تصاویر جھوٹی ہیں۔۔"وہ پھر سے سر اٹھا کر بولی۔

وہ اسے دیکھ کر یقین کرنا چاہ رہی تھی کہ یہ کوئی خواب تو نہیں۔۔۔مگر نہیں وہ اس کے پاس تھا۔۔اس سے بات کر رہا تھا۔یہ خواب نہیں تھا۔

"اہمم۔۔۔اگر تم آئندہ کے لیئے اس سے سبق سیکھنے کو تیار ہو تو۔۔۔؟"وہ اس کا چہرہ تھام کر بولا۔۔

"جی۔۔۔۔آپ کو آئندہ کبھی کوئی شکایت نہیں ہو گی مجھ سے۔۔مگر۔۔۔شازم وہ تصویریں اگر میڈیا پر۔۔۔؟"اسے ڈر تھا۔۔

"بے فکر رہو۔۔میرے بھی کچھ سورسز ہیں۔۔۔میں نے اس شخص کا ڈیٹا ہیک کر لیا ہے اور وہ خود بھی اس وقت میرے بندوں کی گرفت میں ہیں۔۔وہ اب بچ کر کہیں نہیں جائے گا۔۔۔اب دیکھنا میں اس کا کیا حشر کروں گا وہ ساری زندگی یاد کرے گا۔۔۔" شازم کے باتھ روم سے باہر آنے کے بعد اسے کال آئی تھی جس پر اسے اس کے پکڑے جانے کی اطلاع ملی تھی۔۔

"آپ کو پتا ہے مجھے یقین نہیں آتا کہ وہ شخص مجھ سے اتنی محبت کے دعوے کرنے والا۔۔مجھے آج بھی یقین نہیں ہے کہ اتنی اچھی اچھی باتیں کرنے والا اتنا معصوم دکھنے والا وہ شخص میرے ساتھ ایسا کر سکتا ہے۔۔۔"وہ اب بھی بے یقین تھی۔۔

"جسے آپ جانتے ہی نہ ہوں پہلی بات تو یہ کہ آپ کو اس کے ساتھ تصویر لینی ہی نہیں چاہیئے۔۔اور دوسری بات یہ کہ جب آپ کو محبت تھی تو اسے یوں ملنے جانا غلط ہے اپ کو اپنے پیرنٹس کو انفارم کرنا چاہیئے تھا نا گڑیا۔۔۔آپ کے پاس تو میں تھا۔۔۔شازم

بازل۔۔۔جس نے آپ کو کور کر لیا۔۔۔اگر میں نہ ہوتا تو۔۔"وہ اسے بیڈ تک لایا اور بٹھایا۔۔۔حرمین نے فوراً اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔

"نہیں ڈول۔۔۔ہاتھ مت رکھو بتاؤ مجھے جواب دو۔۔۔۔تمہیں پتا ہے جس کی محبت میں تم مری جا رہی ہو نا۔۔۔وہ تم جیسی نا جانے کتنی لڑکیوں کو ایسے ہراس کر کے بیچ چکا ہے باہر ملکوں میں۔۔۔۔کیونکہ ان کے پاس شازم بازل نہیں تھا۔
ہر انسان کو اپنی حفاظت خود کرنی ہوتی ہے۔۔کوئی کسی کی مدد کرنے نہیں آتا۔۔۔یہاں لوگ صرف تماشہ دیکھنے آتے ہیں۔۔۔"

وہ اسے زندگی کی وہ حقیقت بتا رہا تھا۔۔جسے وہ آج تک سمجھ بھی نہ پائی تھی۔۔وہ اس سے بہت چھوٹی تھی۔۔اور معصوم بھی
اور اس دکھاوے کو محبت کا نام دے رہی تھی۔۔

"لیکن وہ تصاویر۔۔۔تو میں نے لی نہیں پھر وہ کیسے بنی ایسی بیہودہ" وہ اب تک یہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔وہ اداسی سے اس معصوم کو دیکھ کر مسکرایا۔۔

"ڈول وہ صرف ایڈیٹ کی ہوئی تصویریں تھیں۔ "

"ہیں ں س۔۔لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی میرے ڈریس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر سکے وہ بھی تصویر میں صرف۔۔" وہ سچ میں معصوم تھی شازم کو اس کی معصومیت پر بے تحاشہ پیار آیا۔۔

"وہ ایسے کہ آج کل سب کچھ ایڈوانس ہو چکا ہے۔۔سائنس اتنی جدید ہو چکی ہے کہ کسی کی بھی تصویر کو کسی بھی بیہودہ لڑکی کی تصویر سے ایکسچینج کیا جا سکتا ہے۔

بلکل ویسے ہی جیسے تمہارا چہرہ کسی اور لڑکی کی باڈی پر فکس کیا گیا تھا۔۔اور تمہیں پتا ہے کہ لوگ تو کسی بھی بوڑھے انسان کی تصویر کو جوان بھی کر سکتے ہیں اور جوان کو بوڑھا یعنی

کہ یہ دیکھنے کے لی ئے کہ وہ اپنی جوانی میں کیسا ہو گا۔۔ یا پھر وہ بوڑھاپے میں کیسا لگے گا۔۔"

وہ بول رہا تھا اور حرمین شدید شاکڈ میں منہ کھولے اسے سن رہی تھی۔ شازم نے ہنستے ہوئے اس کا منہ بند کیا۔۔

"اب یہ بتائیں اچھا کہ۔۔۔ کہ آپ کو کیسے پتا چلا پھر کہ وہ میں نہیں ہوں وہ تصویر سچ میں جھوٹی ہے۔؟ "

ایک اور سوال کیا۔۔۔ سب کچھ جانے بغیر اسے کہاں سکون آنا تھا۔

"بتاؤں کیسے ؟" وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ تو شازم اسے لے کر شیشہ کے سامنے لے کر جا کھڑا ہوا۔

اور اس کی گردن پر انگلی رکھی وہاں جہاں ایک تل تھا چھوٹا سا۔۔۔ وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"اس سے پہچانا میں نے تمہیں۔۔کیونکہ بے شک اس تصویر میں چہرہ تمہارا ہی تھا مگر میں نے بہت غور کیا اس تصویر پر، وہ تھی تو تمہاری یعنی۔۔۔۔اس تصویر والی باڈی کی گردن پر یہ تل کہیں سے کہیں تک بھی نہیں تھا۔۔۔نہ ہی اس کے ہاتھ اتنے خوبصورت تھے۔۔۔"وہ آخری فقرہ پر شوخی پر اتر آیا۔

"ش۔۔شازم۔۔۔خدا نے مجھ پر کتنا کرم کیا ہے نا۔۔۔۔۔"وہ خوشی سے چھلکتے چہرے پر پھر آنسوں سجائے بولی۔۔۔

"جانتی ہو کیوں۔۔۔"وہ اسے دیکھ کر اس کے آگے بولنے کا انتظار کرنے لگی۔

"کیونکہ۔۔میں نے تمہیں تہجد کی نمازوں میں اپنے لیئے مانگا ہے۔۔۔۔تم وہ واحد لڑکی ہو جس کے لیئے میں گڑگڑایا ہوں اللہ کے آگے،،

اسے بتایا ہے میں نے کہ میں تمہیں کتنا پسند کرتا ہوں۔۔۔ جس کے لیئے میں نے بے تحاشہ آنسوں بہائے ہیں تاکہ تمہاری ان خوبصورت آنکھوں میں کبھی آنسوں نہ آنے دوں۔۔۔ چلو اب خاموش ہو جاؤ۔۔" وہ اسے چپ کرواتا اپنی آنکھوں میں بسانے لگا۔۔

"بس اب زیادہ اوور ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔" وہ اسے فری ہوتا دیکھ کر وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی اور وہ پیچھے ہنستا رہا۔۔۔

چار مہینے بعد۔۔۔

"شازم آپ کہاں ہیں آجائیں نا۔۔آپ کو پتا بھی ہے کہ آج بابا کے گھر جانا ہے میں نے۔۔۔"کال ریسیو ہوتے ہی وہ دیسی عورتوں کی طرح لڑنا شروع ہو چکی تھی۔۔

"اب بولیں بھی بولتے کیوں نہیں۔۔۔؟"وہ غصے سے پھر چیخی۔

"یار میری باربی ڈول۔۔۔!!!تم فل اسٹاپ لگاؤ گی تو میں بے چارہ معصوم کچھ کہوں گا نا۔۔"وہ فل معصومیت اپنائے کہنے لگا۔

"بس کر دیں آپ اور معصوم۔۔۔آپ سے بڑھ کر آپ جیسا میں نے کوئی نہیں دیکھا۔۔ اچھا اب جلدی بولیں وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔مجھے میرے ہی کے ساتھ اپنی ماما کے گھر جانا ہے۔۔"وہ ایسے بولی جیسے اس سے بات کر کے احسان عظیم کر رہی ہو

سنو اے مکینوں محبت کے،

سنو اے امینوں محبت کے،

محبت کے بارے میں،

کیا ہے، کیوں ہے، کیسے ہے،

بے مول سوال ہیں یہ،

محبت ہے صرف، محبت ہے صرف،

اور دل و جاں سے ہے یہ،

میں جو چاہوں کہ بھول جانا تم کو،

میں جو چاہوں کہ بھول جانا تم کو،

مٹ جائے ہستی میری، مگر گوارا نہ کرے یہ،

آؤ میں بتاؤں تم کو،

ایک کہانی اس پرندے کی،

جو مر جانے کے خوف سے بھی،

اپنا شجر کسی کے حوالے نہ کرے،

سنو اے مکینوں محبت کے،

سنو اے امینوں محبت کے،

)از قلم۔۔ سویرا انصاری۔(

وہ اس کی ہر بات کو اگنور کرتا اسے شاعری کے زریعے اپنے حال دل سے آگاہ کرنے لگا۔۔

"ہو گیا آپ کا" وہ غصے سے چڑی۔

"ارے کہاں یار پتا نہیں اور کتنا ویٹ کرواؤ گی۔۔۔تم۔۔۔"وہ آہ بھرتا بولا۔۔۔تو وہ شرما گئی۔۔۔اس کی شرماہٹ سے بھرپور چہرہ وہ فون کے پار بھی بآسانی محسوس کر سکتا تھا۔

"اچھا سنو۔۔اپنے ہبی سے کہنا کہ میں بس دس منٹ میں آیا۔۔وہ تمہیں لے کر اڑنہ جائے۔۔۔میری بیوی بھی میرا ویٹ کر رہی ہے۔۔تو اب تم فون رکھو۔۔۔ورنہ وہ تو مجھے کھا جائے گی۔۔"وہ بھی ہنستے ہوئے بدلہ پورا کر گیا۔۔

اور کال کاٹ دی ورنہ کھا جانے کے نام پر تو اس نے سچی میں اسے کھا جانا تھا۔۔دوسری طرف وہ اس کی بات پر منہ پھلا کر بیٹھ گئی۔۔

"سر چلیں۔۔۔ورنہ دس منٹ یہی ہو جائیں گے آپ کو۔"وہ کھڑا موبائل میں ہاتھ پکڑے اب تک مسکرا رہا تھا۔۔پیچھے سے کسی کی آواز پر ہوش کی دنیا میں آیا، چہرہ پھر سے وہی حد سے زیادہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔

وہ باہر والوں کے لیئے ایسا ہی تھا۔۔۔ سنجیدہ۔۔۔ خاموش۔۔ غصیلہ شازم۔۔۔

وہ چلتا ہوا ایک راہداری تک پہنچا۔۔۔ وہاں مکمل اندھیرا تھا۔۔ اسے عبور کر کے کچھ جالیاں جگہ جگہ دیوار پر نسب تھیں جن سے باہر کی روشنی چھن چھن کر تھوڑی بہت اس اندھیرے کو مات دے دیتی تھی۔۔

وہ بغیر رکے چلتا ہوا ایک سلاخوں سے بنے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

جہاں اندر ایک شخص مکمل رسیوں سے جکڑا ایک چیئر پر بیٹھا تھا۔۔ جس کے ہاتھ بری طرح زخمی تھے۔۔ اور اس کے سر سے بھی خون رستا تھا۔۔ شازم ہر مہینے یہاں آ کر اس شخص کو بہت مارتا ہر اس لڑکی کا بدلہ لیتا جس کے ساتھ وہ غلط کر چکا تھا۔۔ اپنی بیوی کا بدلہ لیتا۔۔۔

یہ شخص شہروز تھا وہی شہروز جو حرمین کے ساتھ شازم کی ڈول کے ساتھ اس کے جزبات احساسات کے ساتھ کھیلا تھا۔۔

"سر بس کریں۔۔۔اب یہ مر جائے گا۔۔"جو شخص ساتھ آیا تھا اس نے شازم کو پکڑ کر پیچھے کیا۔

"سر اب میرا مشورہ ہے کہ ہم اسے پولیس کے حوالے کر دیتے ہیں باقی پولیس سنبھال لے گی سب کچھ۔۔"وہ مشورہ دینے لگا۔۔

"جتنا پوچھوں اتنا کہا کرو تم"وہ اسے ڈپٹ کر آخری بار اسے زور سے ٹانگ مار کر آگے بڑھ گیا۔۔گھڑی دیکھنے لگا جس میں ابھی بھی دس میں سے آٹھ منٹ باقی تھے۔۔

وہ تیز تیز قدم چلتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ کر گھر کے لیئے روانہ ہو گیا۔۔

"تم کب اپنے گھر والوں کو میرے بارے میں بتاؤ گی۔۔" وہ دونوں صوفے پر بیٹھے سالگرہ کا کیک انجوائے کر رہے تھے۔

"شہروز پلیز بار بار ایک ہی سوال مت کرو میں نہیں بتاؤں گی انھیں" وہ کیک سائیڈ پر رکھ گئی۔۔

"لیکن کیوں۔۔؟ تم خود مجھے ان سے ملواؤ ورنہ میں کسی دن آ کر مل لوں گا۔۔" اس کا لہجہ پل میں بدلہ۔

"کیا ہو گیا ہے شہروز؟" پاس کھڑی اس کی دوست الیشبہ ان کے پاس آئی۔۔

"یار وہی کہ میں اپنے گھر والوں کو نہیں بتاؤں گی۔۔۔۔"اس نے اس عجیب لہجہ سے کہا تو حرمین کو لگا کہ وہ اس کا مزاق اڑا رہا ہے۔

"شہروز تم سمجھ نہیں رہے۔۔۔ابھی میری شادی نہیں ہو گی اتنی جلدی جب ہو گی تو دیکھیں گے۔۔۔"

"تب بھی تم یہی کہو گی کہ مجھ میں ہمت نہیں ہے۔۔۔وہی سو کالڈ ماماز گرل۔۔۔"وہ بظاہر غصہ میں تھا۔

"ہاں یہ سچ ہے میں کیسے۔۔۔؟ مجھ میں ہمت نہیں ہے۔۔"وہ الیشبہ کو دیکھ کر بولی۔

"کیا یار ہمت نہیں ہے ادھر دیکھو میری آنکھوں میں تمہیں پیار نہیں نظر آتا ان میں" وہ اس کا چہرہ تھام کر اپنی طرف کرنے لگا۔

"سنو میری بات حرمین۔۔۔!!! تمہیں اپنے لیئے اسٹینڈ لینا پڑے گا ورنہ۔۔۔وہ کسی کو بھی تم سے باندھ دیں گے۔۔۔" وہ اسے اس کے ماں باپ کے خلاف کر رہا تھا۔۔۔اور وہ سب کچھ سمجھنے سے قاصر تھی۔

آج بھی وہ ساری باتیں لفظ، لفظ یاد تھیں اسے۔۔

کوئی کیسے ہم لڑکیوں کو پاگل بنا جاتا ہے اور ہم سمجھ ہی نہیں پاتے۔۔۔پیار کے دو بول۔۔ صرف پیار کے دو بول ہماری یوتھ کے لیئے اب اتنے ضروری ہو گئے ہیں کہ جو بھی ہم لڑکیوں سے پیار سے بات کرے زرا سی محبت کا جھانسا دے تو ہم اس پر اپنا آپ وارنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔۔

آخر ہمیں ہماری عزتوں کا خیال کیوں نہیں رہتا۔۔۔ کیوں ہم اپنی،، اپنے ماں باپ کی عزتوں کا پاس نہیں رکھ پاتے۔۔ کوئی اپنا ہو یا غیر۔۔۔۔ ہماری محبت پر حق تو صرف شوہر کا ہوتا ہے نا پھر ہم لڑکیاں کیوں کسی کی باتوں میں آکر بہک جاتی ہیں۔؟؟؟۔ "

وہ شیشے کے سامنے کھڑی خود سے سوال کر رہی تھی۔۔۔ جو خود بھی ایک وقت میں خود کو غلط شخص کے ہاتھوں میں دے کر نقصان اٹھانے والی تھی۔۔ ہر کسی کے پاس واقعی میں شازم نہیں ہوتا۔۔ جو اسے بچا سکے۔۔

وہ بھی تو ایک غیر شخص کے لیئے اپنے ماں باپ کے آگے کھڑی ہو گئی تھی جنھوں نے اسے پیدا کیا تھا۔۔ پالا تھا۔۔۔ تعلیم۔۔ شعور دیا تھا۔۔۔ وہ انھی کے خلاف ہو گئی تھی۔۔ ایک بے آواز آنسوں آج بھی ندامت کا اس کی آنکھ سے گرا تھا۔۔۔ جسے اس نے صاف کرنے کی بھی زحمت نہ کی۔۔۔

شازم کی گاڑی کی آواز پر وہ خود کو کمپوز کرتی مسکراتی ہوئی اپنا پرس پکڑے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

وہ اپنی زندگی میں شازم کے ساتھ آگے بڑھ گئی تھی۔۔وہ خوش تھی، مطمئن تھی، جو تھا اس کے پاس وہ اس پر راضی تھی۔اسے کھرے کھوٹے کی پہچان ہو گئی تھی۔

تھوڑے پر راضی ہو جانا زیادہ اچھا ہے بجائے اس کے کہ زیادہ رسوائی کا سبب بنے۔

"اس نے مان لیا تھا کہ اس کے پاس جو ہے وہی بہترین ہے۔اور جو نہیں ہے وہ نقصان دہ ہے۔"اور آپ لوگ۔۔۔۔مانتے ہیں اس بات کو؟؟؟

ختم شد۔۔۔۔

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959